

جلد سوم

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول مترجم اردو

جو تہ سیمات قلیلہ اصل تجرید الاصول مولفہ

قاضی لقضات شرف الدین ہیبتہ السدین عبد الرحیم البارزی رحمہ اللہ ہے

(در علم حدیث) مسئے بہ

تیسیر الوصول الی جامع الاصول



مترجمہ اردو

باہتمام

شیخ عبدالحی عبد السلام تاجران کتب و نا لکان مطبع صدیقی لاہور

در مطبع صدیقی لاہور طبع گردید

فہرست مضامین تلخیص الصحیح ترجمہ اردو تفسیر لوصول جلد سوم

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱	کتاب الدیات	۲۰	فصل تیسری آلہ رہتیار، ذبح کے بیان میں	۲۰	اور زکوٰۃ کے زویشے والے کے گناہ کے بیان میں
۲	فصل پہلی جان کی دیت کو بیان میں	۲۲	فصل چوتھی جن ذبیحہ کا کھانا منع ہے	۲۲	باب دوم زکوٰۃ مالیک کے بیان میں
۳	فصل دوسری عضا اور زخم کی دیت کو بیان میں	۲۳	اس کے بیان میں	۲۳	جس میں دس فصلیں ہیں
۴	آئینہ کی دیت کے بیان میں	۲۴	کتاب ذمہ الدنیا - دنیا اور اس کے بعض مقامات کی برائی کا بیان جن میں دو فصلیں ہیں	۲۴	فصل اول زکوٰۃ مالیک کی مشرکہ حدیث کے بیان میں
۵	واغیرہ کی دیت کے بیان میں	۲۵	فصل پہلی دنیا کی برائی کے بیان میں	۲۵	فصل دوسری (بیٹہ بکری - دنبہ) کی زکوٰۃ کے بیان میں
۶	انگلیوں کی دیت کو بیان میں	۲۶	فصل دوسری بعض خاص مقامات کی برائی کے بیان میں	۲۶	فصل تیسری - زکوٰۃ کی زکوٰۃ کے بیان میں
۷	جراثیم کی دیت کے بیان میں	۲۷	حرف الراء	۲۷	فصل چوتھی پہلوں اور ساگ ترکار کی زکوٰۃ کے بیان میں
۸	فصل تیسری ان اہل دیت کو بیان میں جو جان پر عضا کی دیت کے باب میں مشرکہ نہ ہو	۲۸	جس میں چار کتابیں ہیں - رحمتہ - نفقہ - رہن - سرریار	۲۸	فصل پنجمی پہلوں اور ساگ ترکار کی زکوٰۃ کے بیان میں
۹	فصل چوتھی بچوں کی دیت کے بیان میں	۲۹	کتاب الرحمتہ رحمت کا بیان جہر میں تین فصلیں ہیں	۲۹	فصل چھٹی گورم اور لوٹدی غلام کی زکوٰۃ کے بیان میں
۱۰	فصل چوتھی نیک احکام کے بیان میں جو دیت پر مستحق ہیں	۳۰	فصل پہلی رحمت کی ترغیب کے بیان میں	۳۰	فصل ساتویں شہد کی زکوٰۃ کا بیان میں
۱۱	کتاب الدین و آداب الوفاء	۳۱	فصل دوسری خدا کی رحمت کو بیان میں	۳۱	فصل آٹھویں مال تقسیم کی زکوٰۃ کے بیان میں
۱۲	فصل کا بیان اور اس کی ادائیگی کے آداب	۳۲	کتاب الرافق نرمی کا بیان	۳۲	فصل نویں زکوٰۃ کے جلد ادا کرنے کے بیان میں
۱۳	حرف اللال	۳۳	کتاب الرمن رہن (گرد) کا بیان	۳۳	فصل دسویں زکوٰۃ کے متفرق حکام کے بیان میں
۱۴	نہل تین کتابیں ہیں - ذکر کا بیان - ذبح کے احکام - دنیا اور زمین کے بعض مقامات کی قیمت کا بیان	۳۴	کتاب الریاء یا ریش کا بیان	۳۴	فصل یازدہم زکوٰۃ کے جلد ادا کرنے کے بیان میں
۱۵	نہل تین کتابیں ہیں - ذکر کا بیان - ذبح کے احکام - دنیا اور زمین کے بعض مقامات کی قیمت کا بیان	۳۵	حرف الزاء	۳۵	باب تیسرا فطر کی زکوٰۃ کا بیان میں
۱۶	کتاب اللہ با کھر، ذبح کا بیان جس میں چار فصلیں ہیں	۳۶	جس میں تین کتابیں ہیں	۳۶	باب چوتھا مال زکوٰۃ کے فرائض مضبی اور اس کے سفید اور طہر اور کے بیان میں
۱۷	فصل پہلی ذبح کے آداب و سنہیات کے بیان میں	۳۷	زکوٰۃ - زبدہ - زینت	۳۷	باب پانچواں ان اہل خاص کے بیان میں
۱۸	فصل دوسری ذبح کی ہیئت اور مقام ذبح کے بیان میں	۳۸	کتاب الزکوٰۃ - زکوٰۃ کا بیان جس میں پانچ باب ہیں	۳۸	باب اول زکوٰۃ کے فرض ہونے

فہرست مختصر بعض کتب دینیہ مطبع صدیقی لاہور

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۲	فتح الغیب مع شرح فارسی	۱۲	کتب فقہ بزبان اردو	۱۲	عین الہدایہ ترجمہ اردو ہدایہ کامل
۱۲	دلیل العارفین فارسی	۱۲	خلاصۃ السائل بزبان اردو	۱۲	ترجمہ اردو فتاویٰ عالمگیری کامل
۱۲	مجموعہ راہ برہا حق اردو	۱۲	فضائل الشہور و اصیام	۱۲	غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار
۱۲	حکایت اصالحین مجسم اردو	۱۲	فضائل چہار یار	۱۲	ترجمہ اردو شرح و فتاویٰ کامل
۱۲	راہ ہشت ترجمہ اردو مہناج العابد	۱۲	مجموعہ ہزار مسائل	۱۲	حسن السائل ترجمہ اردو کنز الدقائق
۱۲	مرغوب اقلوب فارسی	۱۲	ضروریات دین	۱۲	تحفۃ المعجم ترجمہ اردو کنز نو لکھنوی
۱۲	مذاق العارفین ترجمہ اردو چہار	۱۲	سرمایہ آخرت معروف بہ چراغ رست	۱۲	مفتاح کجنتہ اردو
۱۲	المعلوم کامل چہار جلدوں میں	۱۲	کتب تصوف اردو فارسی	۱۲	راہ نجات مترجم اردو
۱۲	امام غزالی صاحب	۱۲	کیمیائے سعادت فارسی	۱۲	صلوۃ الرحمن ترجمہ اردو منیۃ المصلی
۱۲	تحفۃ الابرار ترجمہ اردو پند نامہ	۱۲	پیرائے یوسفی یعنی ترجمہ اردو مثنوی	۱۲	مالا بدینہ اردو کانپوری
۱۲	عطار	۱۲	مولانا روم کامل چہار دفتر و جلدوں میں	۱۲	شرح محمدی اردو کانپوری
۱۲	می باید دید فارسی	۱۲	بستان معرفت شرح مثنوی مولانا روم	۱۲	بحر حقیقت اصلاح نفس میں عجیب
۱۲	می باید شنید فارسی	۱۲	اردو کامل چہار دفتر	۱۲	کتاب ہے
۱۲	فتح الغیب مترجم اردو مصنف فتح	۱۲	شجرہ معرفت ترجمہ اردو مثنوی	۱۲	فہرست اردو
۱۲	محی الدین عبدالقادر جیلانی	۱۲	مولانا روم یعنی لب لباب	۱۲	آثار مختصر اردو
۱۲	تذکرۃ الاولیاء اردو	۱۲	بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم	۱۲	ترکیب الصلوۃ
۱۲	فارسی لاہوری	۱۲	فارسی	۱۲	قیامت نامہ ہشت نامہ
۱۲	کتب وظائف	۱۲	اکسیر ہدایت ترجمہ اردو کیمیائے سعادت	۱۲	خدا کی رحمت
۱۲	الحزب الاعظم مترجم اردو خواشاندہ	۱۲	امام غزالی صاحب نو لکھنوی	۱۲	مفتاح لہر آں کلان
۱۲	الحزب الباقی من احادیث الرسول	۱۲	لطائف معنوی شرح مثنوی مولانا روم	۱۲	راہ جنت
۱۲	اسمیں تمام دعائیں جو رسول اللہ صلی	۱۲	فارسی نو لکھنوی	۱۲	گلزار جنت
۱۲	علیہ وسلم نے پڑھی ہیں وہ سب اکبر	۱۲	شرح مثنوی مولانا روم معروف	۱۲	مسائل پر وہ پوشی
۱۲	درج ہیں نہایت خوب خط خواشاندہ	۱۲	بکاشفات مضمونی فارسی	۱۲	زبور ایمان
۱۲	شفا علیہ السلام ترجمہ قول البصیر اردو	۱۲	مثنوی مولانا روم قول کشوری	۱۲	مہنت حکام لہر آں
۱۲	کتاب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی	۱۲	ارشاد الطالبین کامل فارسی مصنفہ	۱۲	مجموعہ فتاویٰ کامل سہ جلد عربی و
۱۲	اور ترجمہ اردو مولوی خرم علی	۱۲	اخوان درویشہ صاحب		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۰۷	بیان میں فضل پانچویں رتبتوں کے ڈھانکنے کے	۱۰۷	رشتہ جوڑیکا بیان صحبت کا بیان مہر کا بیان - شکار کا بیان - صفائے	۱۰۷	ملائیکا کا بیان صلوۃ لظہر و عصر و ظہر اور عصر کی نماز میں
۱۰۸	بیان میں فضل چہنی متفرق احادیث کے بیان میں	۱۰۸	کتاب بیان کتاب الصلوۃ نماز کا بیان جبکی	۱۰۸	قراۃ کا بیان صلوۃ المغرب مغرب کی نماز میں قراۃ کا بیان
۱۰۹	باب دوم شرابوں اور مہذوبوں کے بیان میں حسین جہ فیصلین میں	۱۰۹	دو قسمیں ہیں قسم پہلی فرائض نماز کا بیان میں جس میں	۱۰۹	صلوۃ اہل عشا کی نماز میں قراۃ کا بیان
۱۱۰	فضل پہلی ہر سرگراشتہ لانیوالی چیز کے حرام ہونے کے بیان میں	۱۱۰	قسم دوم بایں میں باب پہلا نماز کی فضیلت کے بیان میں	۱۱۰	بیان الحجر پکار کر قرآن پڑھنے کا بیان
۱۱۱	فضل دوسری لانیوالی شے کے حرمت اور اسکو پینے والے کی برائی	۱۱۱	باب دوم نماز کو واجب ہونے کے بیان میں اور ہونے کی اور قضا ہونے	۱۱۱	الاعتدال رکوع - سجود رکوع -
۱۱۲	کے بیان میں فضل تیسری شراب کی حرمت اور	۱۱۲	کی صورت میں باب تیسرا نماز کی وقتوں کے بیان میں	۱۱۲	حلیہ وغیرہ نماز کے تمامی ارکان کو پورے
۱۱۳	اسکے بیان میں کہ شراب کس چیز کی ہوتی ہے	۱۱۳	اوقات الکرۃ - مکروہ وقتوں کا بیان	۱۱۳	طور پر ادا کرنا -
۱۱۴	فیصل چوتھی کے بیان میں کہ	۱۱۴	باب چوتھا اذان اور تکبیر کے	۱۱۴	مقدار رکوع و سجود رکوع اور سجود کے
۱۱۵	بنیاد میں کہ کس قسم کی بنیاد حلال ہے	۱۱۵	بیان میں جس میں تین فرع ہیں	۱۱۵	مقدار رکوع کا بیان
۱۱۶	اور کس قسم کی بنیاد حرام ہے	۱۱۶	فرع پہلی اذان کی فضیلت کے	۱۱۶	مدیۃ رکوع و سجود - رکوع اور سجود کی
۱۱۷	فضل پانچویں رتبتوں کے بیان میں	۱۱۷	بیان میں	۱۱۷	ہبتہ اور شکل کے بیان میں
۱۱۸	میں کہ ان میں کون کا استعمال جائز ہے	۱۱۸	فرع دوسری اذان کے شروع ہونے کے	۱۱۸	عضو سجود و سجود کے اعضا کا بیان
۱۱۹	ہے اور کن کا ناجائز	۱۱۹	فرع تیسری ان احکام کے بیان میں	۱۱۹	القنوت دعا قنوت کا بیان
۱۲۰	فضل چوتھی ایسے امور کے بیان میں	۱۲۰	جواز اذان اور تکبیر سے متعلق ہیں	۱۲۰	التمتہ - التحیات کا بیان
۱۲۱	جو اس باب سے متعلق اور ملحق ہیں	۱۲۱	فضل قبلہ کی طرف متوجہ ہونے کے	۱۲۱	الحجابوس نماز میں التمشید کیلئے بیٹھنے
۱۲۲	کتاب الشکرۃ شکر کا بیان	۱۲۲	بیان میں	۱۲۲	کا بیان
۱۲۳	کتاب الشعر شعر کا بیان	۱۲۳	باب پانچواں نماز کی کیفیت اور ارکان کے	۱۲۳	السلام سلام کا بیان
۱۲۴	حرف الصاد	۱۲۴	ارکان کے بیان میں	۱۲۴	احادیث جامعہ وہ حدیثیں جن میں نماز
۱۲۵	جس میں دس کتابیں ہیں - نماز کا	۱۲۵	القراۃ نماز میں قرآن پڑھنے کے	۱۲۵	کے افعال اور حالات پورے طور پر درج ہیں
۱۲۶	بیان - روزہ کا بیان - صبر کا بیان	۱۲۶	بیان میں	۱۲۶	فی طول الصلوۃ وقصر نماز کو طول اور
۱۲۷	سجائی کا بیان - خیرات کا بیان	۱۲۷	آمین کی فضیلت کا بیان	۱۲۷	قصر کے بیان میں
۱۲۸		۱۲۸	السورۃ سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ	۱۲۸	شرائط الصلوۃ نماز کو شرائط جو آہستہ
۱۲۹		۱۲۹		۱۲۹	احادیث طہارت الطہارت ایک نوع خاصیت
۱۳۰		۱۳۰		۱۳۰	حقیقی اور حکمی سے طہارت حاصل کرنا
۱۳۱		۱۳۱		۱۳۱	تاہنا طہارت الصلوۃ نماز کی دوسری
۱۳۲		۱۳۲		۱۳۲	شرط طہارت کی طہارت ہے یعنی کپڑے پاک ہونا

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۵۵	میں جبکہ قصہ (مذکورہ) لینا حلال ہے اور جبکہ حلال نہیں جس میں دفعہ فیروزہ	۹۳	تیل کے بیان میں باب چٹنا زینت اور آرائش کے مختلف اور متعدد اسوہ کے بیان میں	۹۳	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۵۶	میں جبکہ زکوۃ لینا حلال نہیں ہے	۹۴	باب ستاون نقش و نگار اور تصویر اور پردہ کے بیان میں	۹۴	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۵۷	میں جبکہ صدقہ لینا حلال ہے	۹۵	مصوروں کی مذمت کی بیان میں	۹۵	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۵۸	کتاب الزہد و الفقر - زہد و دنیا سے نفرت اور ترک دنیا اور فقر کے بیان میں	۹۶	تصویروں اور پردوں کی برائی میں	۹۶	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۵۹	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۹۷	حرف الشین	۹۷	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۶۰	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۹۸	جس میں پانچ کتابیں ہیں - سخاوت	۹۸	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۶۱	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۹۹	سفر گھوڑہ وڑ - ہبیک مانگنا - جادو	۹۹	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۶۲	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۰۰	کتاب البخا و الکرم سخاوت اور بخشش کے بیان میں	۱۰۰	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۶۳	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۰۱	کتاب السفر سفر اور اس کے آداب اور طریقہ کا بیان جو (دس قسم ہیں)	۱۰۱	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۶۴	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۰۲	قسم پہلی سفر کرنے کے دن کے بیان میں	۱۰۲	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۶۵	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۰۳	قسم دوم سفر کے فریق اور سہرا کے بیان میں	۱۰۳	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۶۶	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۰۴	قسم تیسری چلنے اور اترنے کے بیان میں	۱۰۴	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۶۷	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۰۵	قسم چوتھی ساتھی کی اعانت اور مدد کرنے کے بیان میں	۱۰۵	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۶۸	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۰۶	قسم پنجم پانچویں عہد کے سفر کے بیان میں	۱۰۶	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۶۹	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۰۷	قسم چھٹی ان چیزوں کے بیان میں جن کا سفر میں ساتھ رکھنا مذموم اور برا ہے	۱۰۷	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۷۰	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۰۸	قسم ساتویں سفر سے واپس لوٹنے کا بیان میں	۱۰۸	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۷۱	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۰۹	قسم آٹھویں دریا کے سفر کے بیان میں	۱۰۹	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۷۲	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۱۰	قسم نواں سفر کے ملنے وغیرہ استقبال کے بیان میں	۱۱۰	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۷۳	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۱۱	قسم دسویں سفر کے بیان میں	۱۱۱	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۷۴	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۱۲	قسم سترہویں سفر کے بیان میں	۱۱۲	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۷۵	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۱۳	قسم آٹھویں سفر کے بیان میں	۱۱۳	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۷۶	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۱۴	قسم نواں سفر کے بیان میں	۱۱۴	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں
۷۷	کتاب الزہد و الفقر کی تعریف اور ان کی طرف ترغیب کے بیان میں	۱۱۵	قسم دسویں سفر کے بیان میں	۱۱۵	قسم دسویں: الہی سفر کی دو رکعت کے بیان میں

کِتَابُ الدِّيَّاتِ وَفِيهِ سِتَّةُ فُصُولٍ

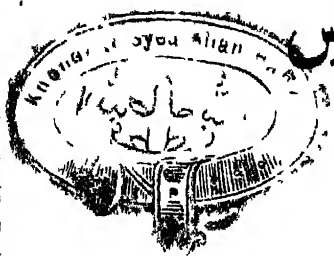
کتاب الدیات

(دغنیہا کے بیان میں جس میں چھ تفصیلیں ہیں۔)

الفصل الأول فی دية النفس

پہلی فصل

جان کی دیت کے بیان میں



(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ خَطَا فِدْيَتَهُ مِنَ الْإِبِلِ مِائَةً وَتَلْتُونَ بَنَتْ مَخَاضٌ وَتَلْتُونَ بَنَتْ لَبُونٌ وَتَلْتُونَ حَقَّةً وَعَشْرَةُ ابْنِ لَبُونٍ ذَكَرَ أَخْرَجَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي نَوَائِذِ الْأَثَرِ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا أَدْبَعَ إِلَى الْأَقْلِيَاءِ الْقَتُولِ فَإِنَّ شَأْنًا قَتَلُوا أَوْ لَوْ شَأْنًا أَخَذُوا الدِّيَّاتَةَ وَهِيَ تَلْتُونَ حَقَّةً وَتَلْتُونَ جَدَنًا عَمَةً وَارْبَعُونَ حَقَّةً وَمَا صَوَّلُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذَلِكَ لِتَشْدِيدِ نَدْبِ الْعَقْلِ وَالْمُرَادُ بِالْعَقْلِ هُنَا الدِّيَّةُ وَلَمْ تَكُنْ الْقَاتِلُ يَجْمَعُهَا وَيُعْقِلُهَا إِنْ شَاءَ الْأَقْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ لِيَقْبَلُوهَا مِنْهُ سَمِيَّتْ عَقْلًا تَرْجُمُ عَمْرُ بْنُ شُعَيْبٍ كَيْ دَاوَسَ رَوَايَتِ هُوَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَاكَهُ جَوْشَخُ خَطَا قَتَلَ كَيْ جَاوَسَ كَرَسَكَ دِيتَ (دغنیہا) اور مٹل میں سو اونٹن ہیں (بدین تفصیل کہ) تیس بنت مخاض اور تیس بنت لبون اور تیس حقہ۔ اور دس ابن لبون۔ نز۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ لیکن ترمذی کی روایت میں مذکور ہے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے اسے ایسا قاتل مقتول کے اولیاء کے سپرد کر دیا جائے اگر وہ چاہیں اسکو قصاص میں قتل کر ڈالیں اور اگر چاہیں تو اس کو دیت لیں اور اسکی دیت حسب تفصیل ذیل سو اونٹن ہیں) تیس حقہ تیس جذعہ اور چالیس حاملہ اونٹنیاں اور چار سو اولیاء مقتول مصاحبت کریں وہ اونکو دینا چاہیئے۔ اور یہ دیت سخت ہوا و عقل سے یہاں دیت مراد ہے اسلئے کہ قاتل ان سب کو اکٹھا کر کے اولیاء مقتول کے صحن میں باندھ دیتا ہے تاکہ وہ اسکو قبول کر لیں اسوجہ سے اسکو عقل سے موصوم کیا۔

سلفہ برس بہر کی اونٹنی جسے دوسرے برس میں قدم رکھا ہو ۱۱ شہ دو برس کی اونٹنی جسے تیسرے میں قدم رکھا ہو ۱۲ تین برس کی اونٹنی جسے چوتھے میں قدم رکھا ہو ۱۳ یعنی دس زراونٹ و دریں الے جسے تیسرے میں قدم رکھا ہو ۱۴ تین برس کی اونٹنیاں جسے چوتھو میں قدم رکھا ہو ۱۵ چار برس کی اونٹنیاں جسے پانچویں میں قدم رکھا ہو ۱۶ شہ عقل کے بندہ کی ہیں لہذا اس بندہ شران رصھا اولیاء مقتول کی وجہ سے اس کو عقل سے موصوم کیا ۱۷

صفحہ	مصنوع	صفحہ	مصنوع	صفحہ	مصنوع
۲۰۱	تائشہ اسر العورۃ تیسری شرط نماز کی ہے یعنی شرک گاہ کا ڈھانپنا ہے	۲۰۰	فصل پانچویں مقتدی کی حکام اور صفوں کی ترتیب اور اقتدار کی جیسے سلاطین اور مقتدی کے آداب کے بیان میں	۲۵۸	ظہر کی سنتوں کا بیان
۲۰۲	راہبہ اسکنہ اصلوہ چوتھی شرط نماز کی نماز کے مقامات میں کہ کمان نماز نہیں پڑھنی چاہیے اور کمان پڑھنی چاہیے	۲۰۱	باب ساتواں نماز جمعہ کے بیان میں جس میں پانچ فصلیں ہیں	۲۵۹	عصر کی سنتوں کا بیان
۲۰۳	پانچویں شرط نماز کی ترک کلام ہو لینے نماز میں بات نہ کرنا چاہیے	۲۰۲	فصل پہلی جمعہ کی فضیلت اور اس کو واجب ہونے اور اس کے احکام کے بیان میں	۲۶۰	مغرب کی سنتوں کا بیان
۲۰۴	چوتھی شرط نماز کی یہ ہو کہ جو افعال سنانی ہیں انکو ترک کرنا چاہیے	۲۰۳	فصل دوسری نماز جمعہ کی وقت اور اذان کے بیان میں	۲۶۱	عشا کی سنتوں کا بیان
۲۰۵	ساتویں شرط نماز کی قاضی ہے	۲۰۴	فصل تیسری خطبہ اور اس کو متعلق اس کے بیان میں	۲۶۲	جمعہ کی سنتوں کا بیان
۲۰۶	آٹھویں شرط نماز کی متفرق حدیثیں ہیں نماز میں جو بے بجا گو گو دین امثالینا جو شخص نماز میں اٹھنے لگا تو کیا کرے	۲۰۵	فصل چوتھی نماز جمعہ اور خطبہ میں قرآن پڑھنے کے بیان میں	۲۶۳	فصل دوسری نماز وتر کے بیان میں
۲۰۷	عقصر الشعر بالون کا جوڑہ باندھنے کا بیان	۲۰۶	فصل پانچویں جمعہ میں جہاں اور اس میں بیٹنے کے آداب کے بیان میں	۲۶۴	فصل تیسری رات کی نماز یعنی تہجد کی نماز کے بیان میں
۲۰۸	پیشاب اور باخلاء سے فارغ ہو کر نماز پڑھنی چاہیے	۲۰۷	باب آٹھواں سفر کی نماز کے بیان میں جن میں تین فصلیں ہیں	۲۶۵	فصل چوتھی رات کی نماز یعنی تہجد کی نماز کے بیان میں
۲۰۹	سجدوں کے بیان میں	۲۰۸	فصل پہلی قصر کے بیان میں	۲۶۶	فصل پانچویں صحن کی نماز کی بیان میں
۲۱۰	سجدہ سہو کا بیان	۲۰۹	فصل دوسری نماز و نماز کے حجم کرنا یا کرنا	۲۶۷	صلوۃ التراويح
۲۱۱	ملاوت (قرآن) کے سجدوں کا بیان	۲۱۰	فصل تیسری سفر میں نفل وغیرہ پڑھنے کے بیان میں	۲۶۸	فصل چوتھی عیدین کی نماز کے بیان میں
۲۱۲	قرآن کے سجدوں کی تفصیل	۲۱۱	باب خوف کی نماز کے بیان میں	۲۶۹	اجتماع عیدین و جمعہ عید اور جمعہ کا ایک ہی دن جمع ہونا
۲۱۳	شکر کے سجدے کا بیان	۲۱۲	کتاب الصلوۃ کی دوسری قسم نفل نمازوں کے بیان میں جس میں دو باب ہیں	۲۷۰	باب دوسرا نفل نمازوں کے بیان میں جو اس باب سے متفرق اور متصل ہیں جس میں چار فصلیں ہیں
۲۱۴	باب چھٹا جماعت کی نماز کے بیان میں جس میں پانچ فصلیں ہیں	۲۱۳	باب پہلا ان نوافل سنتوں کے بیان میں	۲۷۱	فصل پہلی گنن کی نماز کے بیان میں
۲۱۵	فصل پہلی جماعت کی فضیلت کی بیان میں	۲۱۴	اوقات سے متعلق اور متصل ہیں چھ فصلیں ہیں	۲۷۲	فصل دوسری نماز استسقاء کی بیان میں
۲۱۶	فصل دوسری جماعت کو واجب ہو کر اس کی گنہ گشت کے بیان میں	۲۱۵	فصل پہلی ان سنتوں کے بیان میں جو پانچ وقت کے فرض اور جمعہ کی نماز سے متعلق اور متصل ہیں	۲۷۳	فصل تیسری نماز جہانہ کی بیان میں
۲۱۷	فصل تیسری نماز کی وجہ ترک جماعت کے بیان میں	۲۱۶	تمام شد	۲۷۴	فصل چوتھی متفرق نمازوں کے بیان میں
۲۱۸	فصل چوتھی امام کی حیثیت کے بیان میں			۲۷۵	فصل چوتھی امام کی حیثیت کے بیان میں

کے برابر دلو الی حالانکہ وہ دونوں ذمی تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔
 (۸) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ أَهْلِ الدِّينِ يَضَعُ عَقْلُ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ أَيْمُونُ وَالنَّصَارَى أَخْرَجُوا النَّسَائِيَّ تَرْجُمَهُ عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ وَادَّاسُ رَوَيْتَ هُوَ كَمَا
 ابدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذمیوں کی دیت مسلمانوں کی دیت کے نصف جو یہو واد و نصاریٰ ہیں سنائی ہو کر روایت ہے
 (۹) وَعَنْهُ أَيْضًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْتُ عَقْلِ الْكَافِرِ يَضَعُ عَقْلُ الْمُؤْمِنِ - أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ تَرْجُمَهُ عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ وَادَّاسُ رَوَيْتَ هُوَ كَمَا رَوَى ابدا صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی دیت مسلمانوں کی دیت کے نصف ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثاني في دية الأعضاء والجراح

دوسری فصل

اعضا اور زخم کی دیت کے بیان میں۔

(۱) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَيْسَارٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ نَاصِطٍ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةُ إِذَا طُفِقَتْ
 آنکھ کی دیت مائتہ دینار یا خرچہ مالک ترمجمہ سلیمان بن سیار رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ زید بن ثابت فرماتے
 تھے کہ ایسی آنکھ جیسے بینائی نہ ہو لیکن اپنی جگہ پر قائم ہو اگر ہو تو ایسا ہے تو اس کی دیت سو دینار ہو مالک اسکے راوی ہیں۔
 (۲) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ
 السَّادَةُ لِكُلِّهَا ثَلَاثُ دِينَارٍ خَرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ قَضَى فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَةُ
 لِكُلِّهَا إِذَا طُفِقَتْ ثَلَاثُ دِينَارٍ الْقَائِمَةُ الَّتِي تَكُونُ فِي الْحَاظِي مَوْضِعَهَا إِلَّا أَنَّهَا لَا تُقْضَى وَالسَّادَةُ لِكُلِّهَا
 هِيَ الَّتِي مَكَانُهَا غَيْرُ مَحَارِجٍ قَبْلُهَا وَآمَنَ ذَهَبٌ وَنِصَابٌ وَهَذَا تَرْجُمَهُ عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ وَادَّاسُ رَوَيْتَ هُوَ كَمَا رَوَى ابدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی آنکھ کی نسبت جو اپنی جگہ پر قائم ہو لیکن اس میں بینائی نہ ہو اگر نکال لی جائے ثلث دیت دینے کا
 حکم دیا ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہیں اور نسائی کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی
 آنکھ کی نسبت جو اپنی جگہ پر قائم ہو لیکن اس میں بینائی نہ ہو اگر نکال لی جائے ثلث دیت دینے کا حکم صادر فرمایا
 الْقَائِمَةُ بِجَانِبِي جُجْهَةٍ بِمَوْضِعِهَا لِكُلِّهَا ثَلَاثُ دِينَارٍ خَرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ قَضَى فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ
 (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْتُ عَقْلِ الْكَافِرِ يَضَعُ عَقْلُ الْمُؤْمِنِ - أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ تَرْجُمَهُ عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ وَادَّاسُ رَوَيْتَ هُوَ كَمَا رَوَى ابدا
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی دیت مسلمانوں کی دیت کے نصف ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔
 ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔

لے جس میں عورت و مرد برابر ہیں لے کہ لث دیت تک عورت کی دیت مرد کے برابر ہے جیسا کہ صفحہ سابقہ میں گزرا لے مطلب ایک ہی چیز
 کہ بقدر الفاظ میں فرق ہے۔ تھ یعنی ہر دانت میں بائیں بائیں دانت میں دیت دینا ہوگی چوڑے بڑے کی کوئی قید نہیں ہے۔

۶۔ وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دية العاهل نصف دية الحر جنة أبو داود ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیتِ ذی کا نصف دیتِ آزاد کے ہے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

۷۔ وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال سئى رسول الله صلى الله عليه وسلم العامرين بدينه
المسلمين وكان لهما عهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم أخرجه الترمذي ترجمه ابن عباس رضی
تعالی عنہما روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (قبیلہ) بنی عامر کے دو شخصوں کی دین مسلمانوں کی دین

بلکہ ہر اس سے زیادہ شہسوریت کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہے۔ ۱۳
۱۴ وہ غلام جو مالک سے نہ لکھ رہا ہو کہ ہفتہ رقم ادا کرنے کے بعد وہ آزاد ہو سکے مثلاً ایک مکان سے قتل کیا گیا اور اس کی بدل کتابت اکبر لڑتی ہوئی جس نے
سورہ پیدا کر دیا تھا تو مالک کو نصف ادا کی بابت اس کی قتل کی نصف اظ و شد کی دیت پچاس اونٹ وغیرہ ہو گا اور نصف باقی مال کی دیت یعنی غلام کی نصف
دی ہو گی۔

اصَابِعُ الْيَدِ وَالرَّجُلِ عَشْرُونَ الْاِوِيلُ وَفِي الشَّيْءِ خَمْسُونَ مِنَ الْاِوِيلِ وَآتُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ بِاَمْرِ آتٍ وَعَلَى أَهْلِ الدَّهَبِ كَفْتُ دِينَارٍ وَمِصْفَاةٌ اَوْعِبَ اسْتَوْفِيَ جَدْعُهُ وَالنَّقْلَةُ الشَّيْءُ الْكَلْبُ كَفْتُ مِصْفَاةً بِاَمْرِ الْعِظَامِ تَرْجَمَهُ عَبْدُ الْمَدِينِ الْبُكْرَا بِنِ الْوَالِدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ مِنْ رَوَايَتِ كَرْتَمِ بْنِ رَسُولِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ تَرْجَمَهُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ كَوَيْتٍ مِنْ تَعْلُقٍ لَكَبْكَبِي هِيَ اسْكَامُ مَضْمُونٍ يَدُ كُلِّ جَانٍ كِي دَيْتٍ سَوَافِثُ هُوَ اَوْر نَاكُ جَنْبُ جُرْسٍ كَاثُ دَالِي جَانِ تَوَسُّكِي پُورِي دَيْتِ هُوَ اَوْر اِیْ ضَرْبُ كِي جَوْدَاعُ تَكِ بِنِجِ جَانِ۔

اور جو ضرب پیٹ تک پہنچ جائے ثلث دیت ہے اور ایک انگلی کی دیت پچاس اونٹ ہے اور ایک ہاتھ کی دیت پچاس اونٹ ہے اور ایک پاؤں کی دیت پچاس اونٹ ہے اور اسی وجہ سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے اور ہر ایک دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے اور اسی ضرب کی دیت جس سے ہڈی نمایاں ہو جائے پانچ اونٹ ہے اور ہڈی نمایاں ہو جائے۔ اور ہڈی کی ایک روایت میں ہے کہ کورسہ جان کی پوری دیت ہے اور ناک جب بالکل ہی جڑ سے کاٹ ڈالی جائے تو اس کی پوری دیت ہے اور زبان کی پوری دیت ہے اور دونوں ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور دونوں خضیوں کی پوری دیت ہے اور عضو سائل کی پوری دیت ہے اور پٹھ کی پوری دیت ہے اور دونوں ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور ایک پاؤں کی نصف دیت ہے اور اسی ضرب کی جو جَوْدَاعُ تک پہنچ جائے ثلث دیت ہے۔ اور اسی ضرب کی جو پیٹ تک پہنچ جائے ثلث دیت ہے اور اسی ضرب کی دیت جس سے ہڈی اپنی جگہ سے سرک جائے یا چھوٹی چھوٹی ہڈیاں باہر نکل آئیں۔ پندرہ اونٹ ہے۔ اور ناک پاؤں کی ہر ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہے۔ اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے اور اسی ضرب کی دیت جس سے ہڈی نظر آنے لگے پانچ اونٹ ہے اور مرد و عورت کے قصاص میں قتل کیا جائیگا اور مالدار پر ہزار دینار دیت جان ہے۔ اور عیب کے معنی یہ ہیں کہ بالکل ہی جڑ سے کاٹی جائے۔

۲ وَكَفُّ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دِينَارٌ خَطَا عَلَى أَهْلِ الْقُرْآنِ أَوْ دِينَارٌ قَعْدَ لَهَا مِنَ الْوَرَقِ وَيَقُولُ مَا عَلَى أَهْلِ الْقُرْآنِ الْاِوِيلُ فَإِذَا غَلَّتْ دَفْعَةٌ فِي قِيَمَتِهَا فَإِذَا هَاجَتْ أَوْ رَخِصَتْ لَقَضَى مِنْ قِيَمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَابِغِينَ أَزْبَحَ مَائَةً دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِي مَائَةٍ قَعْدَ لَهَا مِنَ الْوَرَقِ ثَمَانِيَةَ الْاَوِفِ وَزَهْرٌ قَعْدَ عَلَى أَهْلِ الْقُرْآنِ مَائَةً نَقْرَةً وَفَرَجٌ كَانَ دِينَارٌ عَقْلُهُ فِي سَاءٍ قَالَتْ كَأَشَاءُ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقْلُ مِثْرَانِ بَيْنَ وَرَكَّتِ الْقَيْدُ عَلَى كَرِّ الْقَيْدِ مَا فَضَّلَ فَلِلْعَصْبَةِ وَفَضْلُهُ فِي الْعَصْبَةِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ أَخْرَجَهُ ابْنُ قَدَادَةَ وَدَالَ الشَّيْءُ تَرْجَمَهُ عَمْرِو بْنُ شُعْبَةَ رَوَاهُ رَوَايَتِ هُوَ كَرْتَمِ بْنِ رَسُولِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ تَرْجَمَهُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ كَوَيْتٍ مِنْ تَعْلُقٍ لَكَبْكَبِي هِيَ اسْكَامُ مَضْمُونٍ يَدُ كُلِّ جَانٍ كِي دَيْتٍ سَوَافِثُ هُوَ اَوْر نَاكُ جَنْبُ جُرْسٍ كَاثُ دَالِي جَانِ تَوَسُّكِي پُورِي دَيْتِ هُوَ اَوْر اِیْ ضَرْبُ كِي جَوْدَاعُ تَكِ بِنِجِ جَانِ۔

وہیت کی قیمت کے بیان میں

۱۔ عن ابن عمر وبن العاص قال كانت قيمة الدية على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانمائة ديناراً وثمانمائة ألف درهم وكانت دية أهل الكتاب يومئذ على النصف من دية المسلمين إلى أن استخلف عمر ابن الخطاب فقام خطيباً فقال إن الإيل قد عذت ففرها عنكم على أهل الذهاب ألف دينار وعلى أهل الوريث اثني عشر ألف درهم وعلى أهل بقر مائة بقره وعلى أهل لئاء ألف شاة وعلى أهل الحنظل مائة حلة وترك دية أهل الكتاب لغير فعلها فيما رقع من الدية آخرجه أبوة أو ذ

ترجمہ ابن عمر بن عباس روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور اس زمانہ میں اہل کتاب کی دیت کو نصف تھی تا آنکہ حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے یہ بیان کیا کہ اب اونٹ بہت ہی گراں قیمت ہو گئے اسکے بعد حضرت عمر نے سونے والوں پر ہزار دینار اور روپہ والوں پر بارہ ہزار درہم اور گائے بیل والوں پر دو سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں مقرر فرمادیں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے کپڑے مقرر کر دیئے اور اہل کتاب کی دیت علی الہ قائم رکھی۔ انہیں کوئی زیادتی نہیں کی جس طرح کہ مسلمانوں کی دیت میں زیادتی فرمائی تھی۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

الفصل السادس في أحكام تتعلق بالذريات
چھٹی فصل

ان احکام کے بیان میں جو دیت سے متعلق ہیں۔

اِخْرَجَ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَ نَاشِئًا مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
 أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ جَنَادَةَ اللَّيْثِيُّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِكُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ أَوَّلَ غَيْرِ قَتْلٍ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَتَحَكَّمُ عَيْنُهُ فِي قِتْلِ الْأَنْفِجِيِّ لِأَنَّهُ مِنْ عَطْفَانٍ وَتَحَكَّمُ آخَرُهُ ابْنُ حَابِسٍ وَتَحَكَّمُ لِأَنَّهُ مِنْ خَنْدَافٍ
 فَأَذَقَتْ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّحْظُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ
 الْغَيْرَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ حَتَّى أَذْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ مِنْ الْحَرْبِ وَالْهَرَبِ مَا أَدْخُلُ عَلَى نِسَائِي ثُمَّ أَذَقَتْ الْأَصْوَاتُ
 وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّحْظُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغَيْرَ فَقَالَ عَيْنَةُ مُثَلِّ
 ذَلِكَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لُبَيْثٍ اسْمُهُ مَكِيلٌ عَلَيْهِ شِكْرٌ فِي يَدِهِمْ دَرَقَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ لِي أَهْلًا
 هَذَا فِي عُرْوَةِ الْإِسْلَامِ مَثَلًا لِأَعْمَامِكَ وَرَدَدْتُ قُرْبِي أَوْلَهَا ثُمَّ أَخْرَجَهَا اسْتَبْرَأَ الْيَوْمَ وَعَدِيَ كَاعْدَاً فَقَالَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ يُعْطِيكُمْ خَمْسِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي قَوْمٍ نَاهِذٍ أَوْ خَمْسِينَ إِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَذَلِكَ
 فِي بَعْضِ اسْفَارِهِ وَتَحَكَّمُ رَجُلٌ طَوِيلٌ أَدَمٌ وَهُوَ فِي طَرَفِ النَّاسِ فَلَمَّا رَأَى الْوَاحِتَةَ تَخْلَصُ فَحَسَسَ بِأَنَّ يَدَيْهِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ الْبَرَّ فَقَدْ فَعَلْتُ وَالْوَقْتَ

۱۲۔ ایک چادر اور ایک ہتھکڑی اور ایک جوڑا ہوتا ہے کہ میں ذمہ کی دیت وہی چار سو دینار یا چار سو ار دو سو باقی ہے ۱۲

وہ عصبہ کا قی ہوگا۔ اور عضائی دیت کے باب میں آپ نے وہی حکم صادر فرمایا جو اس سؤ قبل مذکور ہو چکا ہے۔ ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۳۔ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ مِثْلَانِ وَاللِّسَانُ كَالْقِرْنِ سَوَاءٌ هَذِهِ وَسَوَاءٌ آخَرُهَا أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب انگلیاں برابر ہیں اور سب دانت برابر ہیں سامنے کے چھوٹے دانت اور ڈاٹیں برابر ہیں اور وہ سب برابر ہیں۔ ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔**

۴۔ **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْغَوَّارَةِ السَّادَةَ لِكُلِّهَا إِذَا طَلَسَتْ ثَلَاثَ يَوْمٍ أَوْ فِي الْبَدَنِ السَّلَاةُ إِذَا طَلَسَتْ ثَلَاثَ يَوْمٍ أَوْ فِي السِّنِّ الشَّوْبَاءُ إِذَا تَرَعَتْ ثَلَاثَ يَوْمٍ أَوْ فِي الْوُدِّ وَكَهْلٍ الْوَدَّ فَإِنَّهَا تَحْجُزُ النَّفْسَ كَمَا مِلَا نَزَجُ عَمْرٍ وَابْنُ شُعَيْبٍ وَادَّاسَے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم کو بائیں حصے میں مانی نہ ہو لیکن اپنی جگہ پر قائم ہو اگر نکال لجا تو نوٹیں آنکھ کی ٹٹ دیت دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اور ایسا دانت جو بالکل ٹٹیا ہو گیا ہو اگر کھا لیا جائے تو ہمیں ہاتھ کی ٹٹ دیت دینے کا حکم دیا۔ ابو داؤد نے صرف آنکھ سے متعلق حدیث کی روایت کی ہے اور نسائی نے پوری حدیث بیان کی ہے۔**

الفصل الرابع في دية الجنين

چوتھی فصل

پیٹ کے بچہ کی دیت کا بیان

۱۔ **عَنْ أَنَسٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ بَطْنٌ مِنْ بَنِي خَيْبَةَ غَيْرُهُ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ ذَكَرْتُ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَأَوْفَرُشٍ أَوْ بَعْلٍ وَقُتِلَ بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَائِلَتِهَا وَوَدَّهَا وَلَكِنَّهَا وَنَّ مَعَهُمْ أَخْرَجَهُ السَّنَةُ وَتَرْجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنیل کی دو عورتوں میں آپس میں جنگ و جدل ہوئی تو ایک سے دوسری کو پتھر پھینک مارا جس کی وجہ سے وہ عورت مر گئی اور اسکے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا جب یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوا تو آپ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ پیٹ کے بچہ کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ مذکور ہے کہ یا ایک گھوڑا یا ایک خچر ہے اور مقتولہ عورت کی دیت کی اداسے قاتلہ عورت کے کہنے والوں کے ذمے ہے اور مقتولہ عورت کا وارث اسکا بیٹا ہوگا اور جتنے ورثا اسکے موجود ہوں۔ چھٹوں اسکے راوی ہیں۔**

الفصل الخامس في قيمة الدية

پانچویں فصل

دلہ بھتیجہ سب کی قیمت کا ایک ہی حکم ہے جو نئے بڑے کی کوئی قیمت نہیں ہے ۱۰۰۰ یعنی ہر ایک یا سیدہ اور گرنے کے قریب ہو گیا ۱۲۰

سرو و کتب عمرو بن شعیب ان رجلین بنی مذ لم یقال لہ قتلا و محمدات ابنہ بسیف فاصاب ساقہ
فترک فی جرحہ فمات فقدم سراقہ بن جعشم علی عمرہ فذکر ذلک لہ فقال لہ عمر اعد ذل علی ما قد بدی
عشرین ومانۃ نعید حق اقدم علیک فلما قدم عمر و اخذ من مالک الایر ثلثین حقة وثلثین جندۃ واربعتین
خلفۃ لہ قال ابن اخو المقتول فقال ہا انا ذاقک حذہا یا ک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لکیس
لقابیل شیء آخر جہ مالک تجری اتی تجری دمہ فاکم ینقطع ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ (قبیلہ)
بنی مرہ کے ایک شخص نے جکوتادہ کہنے تھے اپنے بیٹے کو توار سے ایک زخم لگایا جو اسکی پیڈلی میں لگا اور اس
سے خون بہنے لگا جو بند نہ ہوا جبکی وجہ سے وہ مر گیا تو سراقہ بن جعشم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر ان کو اس قصہ
کا ذکر کیا تو حضرت عمر نے ان کو فرمایا کہ تم قتلہ کے پانی پر ایک لسو میں اونٹ میرے گائے تک نہیں رکھو جب حضرت عمر رضی اللہ
عنہ وہاں تشریف لائے تو انہوں نے ان اونٹوں میں سے تیس حقہ اور تیس جندہ اور چالیس حاملہ اونٹیاں چن لیں پھر فرما
کہ مقتول کا بھائی کہاں ہے اسنے جواب دیا کہ یہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا کہ یہ اونٹ تم لے لو اسلئے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل پر (اس سے زائد) اور کوئی چیز نہیں ہے مالک اسکے راوی ہیں فکڑے یعنی اسکے ترجمہ
سے خون بہنے لگا موقوف ہوا۔

۴- وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَمْرًا ثَلَاثِينَ مِنْ هَذَا نِيلَ قَتَلَتْ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَةَ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مَهُمَا زَوْجٌ وَكَانَ لِكُلِّ مَقْتُولَةٍ عَلَى عَاقِلَتِهَا الْقَاتِلَةُ وَبَرَّأَتْ زَوْجَهَا وَوَلَدَ هَا لِأَقْرَبِهَا مَا كَانَ مِنْ هَذَا نِيلَ فَقَالَ عَاقِلَتُهَا مِيرَاثُهَا لَنَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِيرَاثَ لَهَا لِزَوْجِهَا وَ وَلَدِهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجَمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے رَوَايَتِ ہِے کہ (قبیلہ) ہذیل کی دو عورتوں میں ہر ایک نے اسوا تو ایک نے دوسرے کو مار ڈالا اور ان میں سے ہر ایک شوہر اور بچہ والی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقتولہ عورت کی میت قائمہ عورت کے کنبے والوں کے ذمہ (و جب الاداء) قرادوی اور ایک شوہر اور لڑکے کو (دیت) سے یہ حق اللہ سے کر دیا اس لیے کہ وہ دونوں ہذیل سے نہ تھیں۔ تو مقتولہ عورت کے کنبے والے کہنے لگے کہ اسکی میراث ہم کو ملے گی تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اسکی میراث اسکی شوہر اور لڑکے کو ملے گی ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

[illegible]

اَنُوبِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَمَا كُنْتُ لَكَ رُسُوْلًا حَتّٰى لَاحِقَ عَلَيَّ سَلَامٌ اَمَلْتُكَ سَيِّدًا لِّكَ فِيْ غَسْرَةِ الْاِسْلَامِ
اَللّٰهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِحَدِيْثِكَ كَلَّا يَصْنُوْبُ عَالٍ وَرَاةُ لَيْسَتْكَ دُمُوْعَةٌ يَرُدُّاكَ قَالَ ابْنُ اَسْحَقٍ وَدَعَمَ قَوْمًا مِّنْ
رُّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرْ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ ابُوْ دَاوُدَ وَالتَّحِيْمِيُّ وَالتَّيْمِيُّ وَالتَّيْمِيُّ وَالتَّيْمِيُّ
وَقَوْلُهُ اَدْرَكْتُمْ اَقْبَضْتُ لَوْ تَوَلَّوْا اِلَى السَّوَادِ مِنْ شِدَّةِ سُمُرَتِهِ وَغَسْرَةِ كُلِّ شَيْءٍ يَرُدُّوْهُ تَرْجُمُهُ زِيَادُ بْنُ صَبِيْهِ سَلَمَى
كے باب اور داد اسے روایت ہو جو دونوں جنگ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حاضر تھے۔ کہ محرم
بن حنظلہ لیشی نے بحالت اسلام (قبیلہ) انصاح میں سے ایک شخص کو مار ڈالا اور یہ پہلی دیت سے جس کا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا تو عیینہ نے مقتول کی جانب سرود کا لٹہ گفتگو کی اسلئے کہ وہ قبیلہ غطفان سے تھے
اور اقرع بن حابس نے محرم (قاتل) کی جانب سر گفتگو کی اسلئے کہ وہ قبیلہ خندف سے تھے جسے کہ آوازیں بلند
ہو گئیں اور لڑائی بڑھ گئی اور شور و غل مچ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عیینہ کیا تم دیت
نہیں لیتے تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم (ہرگز دیت نہ لوں گا) تا آنکہ انکی عورتوں کو وہی صدمہ اور رنج نہ پہونچاؤ
جو میری عورتوں کو پہونچا ہے اسکے بعد پیر آوازیں بلند ہو گئیں لڑائی بڑھ گئی شور و غل مچ گیا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عیینہ کیا تم دیت نہیں لیتے تو عیینہ نے پہلے ہی سا جواب دیا اسکے بعد قبیلہ
بنی لیث کا ایک شخص مسعتہ بنتیں جو ہتیار لگائے تھا اور جسکے ماتھ میں سپر تھی کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ
اسنے جو ابتداء اسلام میں پیش کیا ہے اسکی مثال بجز اسکے اور کچھ میں نہیں پاتا کہ ایک چشمہ پر چنیدیکریاں (پانی
پینے) آئیں تو ان میں سے جو پہلے آئے اسکو تیرا ر دیا جائے تو پیچھے کی سب بکریاں بہاگ جائیں آج ایک طرف تیر
اختیار کیا جائے اور کل اسکو مستغیر کر دیا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچاس اونٹ تو ابھی ویدر
اور بچاس اونٹ جب ہم مدینہ کو واپس جائیں سا ور یہ کسی سفر کا واقعہ ہے اور محرم (قاتل) ایک طول القامت
گندمی رنگ کا آدمی تھا جو سب کے کنارے بیٹھا ہوا تھا لوگ اسکے لیے کوشش کرتے رہے تا آنکہ اسکی رہائی
ہو گئی تب وہ رہائی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھا اور اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے
اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے جو گناہ ہو گیا وہ ہو گیا اب خدا کی جانب توبہ کرتا ہوں آپ میری مغفرت
کی دعا کیجئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہتیار سے ابتداء اسلام میں قتل کیا۔ یا اللہ حکم کی
مغفرت مت فرما۔ یہ جملہ آپ نے تین بار بار از بطلہ فرمایا اسکے بعد محرم اٹھ کھڑے ہو اور اپنی آنسو پانی چادر سے پونچھے
جائے تھے۔ ابن اسحق کہتے ہیں کہ محرم کی قوم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے بعد انکی مغفرت
کی دعا فرمائی ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ الخ و دیت التثانیہ ہتیار آدمی نے غایت گندم گولن ہونے کی وجہ سے اسکا
رنگ مائل بسیا ہی ہو گیا تھا غسرتہ ہر شے کے ابتدائی حصہ کو کہتے ہیں۔

ملہ یعنی قاتل کی ملے یعنی جسطرح مقتول کی عورتوں کو اس کے قتل سے بچ اندر مدد سجا رہے اس طرح قاتل بھی توبہ کو اس کے قتل سے بچ اور منکر پہنچ کر مطلب یہ ہے کہ دیت بہر بیعتھماص چاہتا ہوں بلکہ یعنی قاتل جو ابتدا اسلام میں قتل واقع ہوئے یہ ایک مثال ہے جسے اگر آپ قاتل سودیت لیکر توبہ کر دیں گے اور اسکو قصاصاً قتل نہیں کریں گے تو لوگ دین اسلام سے نفرت کر کے آئندہ اس میں داخل نہ ہونگے بلکہ یہ کتنے گینگے کہ اسلام میں پورا اقصا نہیں جو تا ممان کو بدل جائے نہیں دلی جاتی تو گو ایک بری چیز ایک شخص کے گناہ پر کرنے سے اوپر کر بیان یعنی اور گو کہ اسلام صحیح ہو جائیگا مطلب کہ قصاص مل جائے یہ ہی ایک مثال ہے یعنی اگر قصاص کا طریقہ جاری کریں تو پہل کر انہیں پیش ہی طریقہ ہو گا جاری رہے گا بلکہ آئندہ قصاص بھی ایسا جائیگا کہ پہلے اس طرح ضرور متبع ہو جائیگا مطلب یہ کہ آپ قصاص کو جاری

ملہ قاتل وارث مقتول کو

اپنے بہائی کی دیت مانگنے کی غرض سے حاضر ہوئے جسکو بنی سدوس نے مار ڈالا تاہو بنی ذہل سے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی مشرک کی دیت دلاتا تو تمہاری بہائی کی بھی دیت دلاتا لیکن میں عنقریب تمکو دلاؤں گا۔ پھر آپ نے اول خمس میں سے جو مشرکین بنی ذہل سے حاصل ہو سواونٹ کی بابت ایک تحریر لکھ دی اسکے بعد وہ کچھ ہی اونٹ لینے پائے تھے کہ بنی ذہل مسلمان ہو گئے تو اسکے بعد مجامعہ نے ان اونٹوں کا حضرت دیو مگر یعنی المدینہ سے (انکے زمانہ خلافت میں) مطالبہ کیا اور انکے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر پیش کی تو حضرت ابو بکر نے انکے لیے پیامہ کے صدقہ سے بارہ ہزار صاع لکھ دیے۔ چار ہزار صاع لکھ دیے۔ اور چار ہزار صاع جو اوپر چار ہزار صاع کچھ رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر میں یہ عبارت تھی۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَاعِلَةِ بْنِ قُرَادَةَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ اِنِّي اعْطَيْتُهُ مَائَةً مِنْ الْاِبِلِ مِنْ اَوَّلِ خَمْسٍ يَخْرُجُ مِنْ مِشْرِ كَيْ بَنِي ذَهْلٍ عَقِبَةً مِنْ اَحْبِهِ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔**

۷۔ **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عَقُولَهُ وَلَا يَحِلُّ لَوْ لَوْ اِنْ تَيَوَّمُوا مُسْلِمًا يَغْزِيهِ اَنْ يَخْرُجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ جابر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے ہر قوم پر اسکی دیت ہو لینے اگر کوئی ان میں ہو ایسا تصور کر لیا جسکی دیت کنبہ والوں پر ہو تو انکو دیت دینا ہرگز اور کسی ولی کے لیے حلال نہیں کہ کسی مسلمان کا بغیر اس کی اجازت کے والی ہو۔**

۸۔ **وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مَضَتْ السَّنَةُ اِنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ مِنْ دِيَةِ الْعَمَلِ شَيْئًا اِلَّا اَنْ تَكُنْ اَوْكَلًا لَا تَحْمِلُ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ شَيْئًا قُلْ اَوْ كَلَّوْا اِنَّمَا ذَلِكَ عَلَى الَّذِي يُعْيِبُهُ مِنْ مَالِهِ بِالْعَمَلِ مَا بَلَغَ لَا تَسْكُ سِلْعَةً مِنَ السِّلْعِ يَقُولُ يَقُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْمِلُ الْعَاقِلَةُ عَمَدًا وَلَا صُلْحًا وَلَا اِعْيَارًا وَلَا اَرَشَ جَنَائِيَةٍ وَلَا قِيَمَةَ عَبْدٍ اِلَّا اَنْ تَشَاءَ وَمَضَتْ السَّنَةُ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَصَابَ امْرَأَةً فَيُرْجَحُ حَقًّا اَنَّهُ يَحْمِلُهَا وَلَا يَقْدِرُ مِنْهُ فَاِنْ اَصَابَهَا عَمَدًا اَفْتَدَاهَا وَبَلَغَنِي اَنْ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ اُرَاكَ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمَلٍ يَمْلِكُ ثَلَاثَ نَفْسٍ مِمَّا دُونَكَ مِنَ الْجَرَاحِ اَخْرَجَهُ تَرْجُمَةُ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ رُوِيَ اَنْ اَنَّهُمْ نَعَى فَرَمَا يَكْرَهُ لِي فِي هَذِهِ جَارِي اَنْ يَكْرَهُ عَاقِلَةً لِي قَاتِلُ قُرَابَتِ دَارِوَلٍ يَمْلِكُ عَمَلٍ فِي صَوْرَتِ مِثْلِ كَوْنِي حَصَّة دِيَتِ كَا نَهْنِ دَلَا يَا جَانِيَا لِي كِنِ اس صورت میں کہ اہل قرابت خود چاہیں (تو دے سکتے ہیں) اور یہی طرح قاتل کے قرابت داروں سے غلام کی قیمت کا کوئی حصہ نہیں دلا یا جائے گا۔ عام اس سے کہ قلیل ہو یا کثیر البتہ غلام کی قیمت اس شخص کو ذمہ ہو جس نے اپنے مال سے کوئی غلام کھایا ہے خواہ کسی مقدار میں دینا چاہے کیونکہ غلام بھی بچہ سا مان کے ایک سامان ہے اور یہ طریقہ اس وجہ سے جاری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قاتل کے قرابت داروں سے نہ قتل عمد کی صورت میں دیت دلائی جائیگی نہ صلح کی صورت میں نہ اقبال کی صورت میں نہ کسی جرم کے ارتکاب کی صورت میں تاوان دلا یا جائیگا نہ غلام کی قیمت دلائی جائے گی۔ لیکن اگر اہل قرابت خود چاہیں تو دے سکتے ہیں اور طریقہ یہ جاری ہے کہ شوہر جب اپنی زوجہ کو خطا تو رنجی کرے تو دیت عاقلہ پر ہوگی اور شوہر قصاص نہیں قتل کیا جائیگا اور اگر عداوت اپنی زوجہ کو مار ڈالے تو قصاص قاتل کیا جائیگا۔ اور ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ہو چکی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ**

اے اور خمس ہو تو ہر گیارہ شروع خدا کے نام سے جو میں ادا کر رہا ہوں یہ تحریر ہے محمد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مجامعہ بن مرہ کو لکھنے جو بنی سلیم سے ہے میسر نہیں سوا اونٹ دینے میں اس اول خمس سے جو مشرکین بنی ذہل سے حاصل ہوئے انکے بہائی عقیبہ مقتول کا بدلہ ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي خَاطِبُ الْعَرَبِيَّةِ عَلَى النَّاسِ وَخَبِيرُهُمْ بِرِصَالِكُمْ فَقَالَ لَأَعْلَمَ نَحْبُكَ
 فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ الْيَهُودُ أَنْوَثُ بَرِيْدٍ وَفِي الْفُؤَادِ قَعْرٌ خُصَّتْ عَلَيْهِمْ كَذًا وَكَذَا أَقْرَبُوا أَرْضِيكُمْ قَالُوا لَا أَفْهَمُ
 يَوْمَ الْمُنْهَاجِ رُونَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْقَوْا عَنْهُمْ فَكَلَفُوا عَنْهُمْ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَمَرَّ أَدَهُمْ
 فَقَالَ أَرْضِيكُمْ قَالُوا لَأَعْلَمَ قَالَ إِنَّي خَاطِبُ عَلَى النَّاسِ وَخَبِيرُهُمْ بِرِصَالِكُمْ فَخُطِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرْضِيكُمْ قَالُوا لَأَعْلَمَ أَخْرَجَهُ أَبُو ذَاؤُدَ وَالتَّشَائِي مُرْجَمُهُ عَالِيَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَاسَ رَوَايَتِ سَاسَ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو جہم بن حذیفہ کو زکوٰۃ کو وصول کرنے کی غرض سے بھیجا تو ایک شخص نے ادا زکوٰۃ
 میں ان سے فراموشی کی تو ابو جہم اس کو مار پیٹنے لگا اس کا سر پھوٹ گیا تو وہ اور اس کے سب متعلقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ قصاص دلو اسے تو آپ نے فرمایا تم اتنا اتنا مال لے لو وہ راضی نہ ہوئے
 پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا اتنا اتنا مال لو پھر بھی وہ راضی نہ ہوئے تو آپ نے فرمایا اچھا اتنا اتنا مال لے لو جب وہ راضی ہو گئے
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا آج ستر پہر کو میں لوگوں کو خطبہ پڑھ کر سناؤں گا اور تمہاری ضمانت
 سے متعلق ان کو مطلع کروں گا تو انہوں نے کہا کہ بہت اچھا غرض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا جب
 آپ نے فرمایا کہ یہ لیتی لوگ ہمارے پاس آئے اور انہوں نے قصاص کی خواہش ظاہر کی تو میں نے اتنا اتنا مال ان کے
 سامنے پیش کیا تو وہ اس پر راضی ہو گئے (پھر آپ نے ان لیتی لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا) کیوں جی تم راضی ہو گئے ہو نہ
 انہوں نے کہا کہ نہیں یہ (کھلے فنی) سنئے ہی مہاجرین اپنے ٹوٹ پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
 ارشاد فرمایا کہ تمہیں چاہئے چنانچہ وہ پھر گئے اور ان سے کچھ چھپر چھپا نہ کی۔ پھر آپ نے ان کو بلایا اور پہلے سے زیادہ مال
 دینے کو فرما کر دریافت فرمایا کہ کیوں اب تو راضی ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں تو آپ نے فرمایا کہ اچھا میں لوگوں کو
 خطبہ پڑھ کر سناؤں گا۔ اور اس میں تمہاری رضا مندی کے متعلق (لوگوں کو) مطلع کروں گا عرض کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور آپ نے دریافت فرمایا کہ کیوں جی تم لوگ راضی ہو گئے تو انہوں نے کہا کہ جی ہاں
 راضی ہو گئے ابو ذَاؤُدَ اور نَسَائِی اس کے راوی ہیں۔

۴۔ وعن هلال بن سراج بن جماعة عن أبيه عن جده أنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطلب
 دية آية قتله بنو سُدُسٍ من بني دُهْلٍ فقال صلى الله عليه وسلم لو كنت جاعلاً لمشرية دية جعلتها
 لا يحل لکن سأعطيك منه عقیبة فكتب له صلى الله عليه وسلم بما آتاه من الإبل من أول خمس يخرجه من
 مشركي بني دُهْلٍ فأخذ طائفة منها فأسلم بنو دُهْلٍ فطلبها بعد جماعة إلى أبي بكر فأتاه يكاتب رسول
 الله صلى الله عليه وسلم فكتب له أبو بكر يائنة عشر ألف ضاع من صدقة اليمامة أربعة آلاف بَرَأَوْ
 أربعة آلاف شعيرة وأربعة آلاف تمرًا وكان في كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بسيرة الله
 الرحمن الرحيم هذا الكتاب من محمد النبي صلى الله عليه وسلم لجماعة بن مَرَاكَةَ من بني سليم في
 أعطيناه مائة من الإبل من أول خمس يخرجه من مشركي بني دُهْلٍ عقیبة من آخيه آخر جبهه آؤدَ
 ترجمہ ہلال بن سراج بن جماعہ کے دادا جماعہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 لے کر ہر دفعہ مل کی مقدار بڑھاتے جلتے تھے یہی قبیلہ بنی لیث کی لوگ تھے ہم بھی نہیں ہوسکتے تھے تاکہ اس کو ہزاروں کی کج بخت چھوٹے میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہداشت میں وہ مہاجرین کو لے آئے ان کو مل و پیٹھ مت شہ راضی ہو گئے

نہارا عذر قبول کریں فقط واللہ اعلم

کتاب الدین و آداب الوفاء

(قرضہ کا بیان اور اسکے ادائے کے آداب)

۱۔ **عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الذُّمِّبِ عِنْدَ اللَّهِ ثَلَاثًا لَا يَنْقُضُ بِهِنَّ عَهْدُكَ بَعْدَ الْكِبَارِ أَلَيْسَ نَفَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ لَا يَدْخُلُهُ قَضَاءٌ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجُمَهُ أَبُو مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب بڑا گناہ خدا کے نزدیک جس گناہ کے ساتھ بندہ پروردگار سے ملیگا اُن کبیرہ گناہوں کے بعد جسے خدا تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے یہ ہے کہ کوئی شخص قرضدار مر جائے اور اتنی جائیداد نہ چھوڑ جائے جو اسے قرضہ کے لئے کافی ہو۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

۲۔ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ الْإِنْسَانِ بِرَبِيئَةٍ أَوْ آهَاءِهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَهَا بِرَبِيئَةٍ أَوْ آهَاءِهَا أَلْفَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَتَرْجُمَهُ أَبُو سُرَيْهٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کا مال الٹے کرے یا اس کے مال کے مالک سے لیتا ہے خدا تعالیٰ اس کو تلف کر دیتا ہے۔ بخاری اس کے راوی ہیں۔

۳۔ **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَتْهُمُ مَقُوتَةٌ لَنَا أَنْ وَكَلْتُ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهَا فِي ذَلِكَ وَلَا مَوْهَا لَهَا فَكَانَتْ لَا تَزُولُ الدِّينَ وَقَدْ سَمِعْتُ خَلِيلِي وَصِفَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْأَى دَيْنًا فَيَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ يَرِيدُ قَضَاءً إِلَّا آذَاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الدُّنْيَا أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَتَرْجُمَهُ عُمَرَانُ بْنُ حُذَيْفَةَ** سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بکثرت قرض کر لیا کرتی تھیں تو ان کے لوگوں نے اس بارہ میں ان کو سمجھایا اور ممانعت کی تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں قرض لینا نہ چھوڑوں گی حالانکہ اپنے خلیل برزیدہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص قرض لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کا نام لے کر اس کا ارادہ ادا رکھتا ہے تو خدا تعالیٰ ضرور ہی اس کا قرضہ دنیا ہی میں ادا کر دیتا ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْعَمَلِ ظُلْمٌ وَإِذَا أَسْمِعَ أَحَدٌ كَذِبًا لِيَلِيَّ فَلَيْتَنِي أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ثَوْبُهُ إِذَا أَسْمِعَ يَحْتِمُ الْهَمْرَ وَتَحْفِيفُ الْمُنْتَهَا السَّكَتَرُ أَيْ أُجِيلَ عَلَى مَلِيٍّ أَيْ قَادِرٍ فَلْيَحْتَمِلْ تَرْجُمَهُ أَبُو سُرَيْهٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ادائے قرض میں) مالدار کا تاخیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی شخص کے قرضہ کا حوالہ کسی مستطیع پر کیا جاوے تو قرض خواہ کو وہ حوالہ قبول کرنا چاہیے۔ چھٹیوں اسکے راوی ہیں۔

۵۔ **وَعَنْ الشَّرِيدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوَاحِدَ يَحِلُّ عِرْضَهُ وَبِعْقُوبَتِهِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَعَلَّ لَهُ وَتَحْبُسُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ الْكَلْبُ وَالْوَاحِدُ الْعَقْدُ وَأَنَّهُ يَحْبُسُ بِصَاحِبِ الدِّينِ أَنْ يَعْذِبَهُ وَيُصِفَهُ بِسُوءِ الْقَضَاءِ وَأَنَّهُ بِالْعَرَضِ تَفْسِرُ الْإِنْسَانِ وَبِالْعُقُوبَةِ حَبْسُهُ**

ملہ کہ کیوں قرضہ بکثرت لیا کرتی ہو

اللہ تعالیٰ قال فَاِذَا سَمِعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ مِنْ شَرِّ مَا اَنْ یُحْبِبَہُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ کَرَمٍ
یَوْمَ الْقِیَمَةِ فَلِیَنْتَفِسَ عَنْ مَعْیَرٍ وَیَضَعُ عَنْہُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ تَوَارِی اِسْتَرَّ وَاکْتَفَى عَنْ غَرِیْبٍ مَّرْجَمٍ الْوَقْدَہُ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے کسی قرضدار کی تلاش میں گئے وہ ان سے چھپ گیا اسکے بعد ابو قتادہ کو مل گیا
اس نے کہا کہ میں تنگ دست ہوں۔ ابو قتادہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں تنگ دست ہوں، اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں تنگ دست ہوں۔ تب اس نے
کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ اپنے فرمایا کہ جس کو اچھا معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ اس کو قیامت تک
مختیول سے نجات دے تو اسکو چاہئے کہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے مسلم اس کے راوی ہیں۔

۹۔ **وَعَنْ** اَبِی ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَی الرَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ سِقٌّ مِّنَ الْاِبِلِ
فَجَاءَہُ یَتَفَاضَاہُ وَاقَاہُ اَعْلَظَ فِی الْقَوْلِ حَتّٰی هَمَّ بِبَعْضِ الْقَوْمِ فَقَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّ لِصَاحِبِہِ لِحَقٍّ مِّمَّا لَکُمْ قَالَ
اَعْطُوْہُ فَعَلُّوْا سِیْرَہُ فَلَمْ یَجِدْہَا اِلَّا سِیْرًا فَوَقَفَا فَقَالَ اَعْطُوْہُ فَقَالَ اَوْفِیْکَیْ اَوْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اِنْ یَخْتَرُ لَکُمْ اَحْسَنُکُمْ فَقَضَاہُ اَخْرَجَہُ الْخُمْسَ اِلَّا اَبَادًا وَکَ تَرْجَمَہُ ابُو ہُرَیْرَہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سِرَّوْا ایت
ہو کہ کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذمہ ایک ونٹ قرض تھا وہ تقاضا کرنے آیا وہ سخت کلامی کی حتی کہ
بعض اصحاب اسکی طرف متوجہ ہوئے (ماذیکو) آپ نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو اسلئے کہ صاحب حق کو بات سنائے کا حق
حاصل ہے اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ اسکو دید و لوگوں نے اونٹ تلاش کیا لیکن اسکے اونٹ کا سام نہیں ملا اسکے اونٹ
سے بڑھ کر ملا اپنے فرمایا یہی دید و قرض خواہ نے کہا کہ مجھے آپ نے پورا دید یا خدا آپ کو پورا در رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم سب میں بہتر وہی ہے جو بھی طرح اد اکرے۔ بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں

۱۰۔ **وَعَنْ** اَبِی قَتَادَہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتٰنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ بِرَجُلٍ لِّیَصْلَی عَلَیْہِ فَقَالَ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَعْلَ صَاحِبِکُمْ قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دِیْنَا فَقُلْتُ هُوَ عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یَا لَوْ کَاہُ فُلْتُ یَا لَوْ کَاہُ
فَصَلَّی عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ الرَّمِیْدَی وَصَحَّحَہُ النَّسَآئِی مَرْجَمٍ الْوَقْدَہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سِرَّوْا ایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے سامنے ایک جنازہ نماز پڑھنے کی غرض سے پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں لوگ اسپر نماز پڑھ لو اسلئے کہ
اسپر قرض ہو تو میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ میرے ذمے ہے آپ نے فرمایا کہ اسکی پوری اٹالی تمہارے ذمہ ہے (تو میں نے عرض کیا کہ جی ہاں اسکی پوری ادائی (میرے ذمہ ہے) اسکے بعد آپ نے اسپر نماز پڑھی۔ ترمذی اور نسائی
اسکے راوی ہیں۔

ترجمہ شریف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدرت والے کا تاخیر کرنا اسکی عزت اور عقوبت کو حلال کر دیتا ہے ابن مبارک نے کہا کہ اسپر سختی کی جائے اور قید کیا جائے ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔
کی بیعت تاخیر واحد قدرت والا مطلب یہ ہے کہ قرض خواہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قرضدار کا عیب بیان کرے کہ وہ بڑا ہی نادہندہ ہے اور عرض سے نفس انسان مراد ہے اور عقوبت سے قید کرنا مراد ہے۔

۶۔ **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ خَصُومًا بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصَوْتَهُمْ وَإِدَا أَحَدُهُمْ يَسْجُودُ لِمَا بَيْنَهُمْ يَسْجُدُ لِمَا بَيْنَهُمْ وَفِي شَيْءٍ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ فَنَجَّحَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ لَكُمْ النَّسَاءُ أَنْ لَا يَفْعَلَ لَكُمْ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَلْنِ ذَلِكَ أَحَدٌ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ يَسْتَوْضِعُ أَيْ يَسْتَحِطُّ وَيَسْتَوْفِقُ أَيْ يَسْأَلُ الْوَفْقَ بِهِ وَالتَّائِي الْحَالِفُ تَرْجِمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ پر جگرٹنے کی آواز سنی تھی اور ابن ہند ہیں اور ان میں سے ایک شخص کسی امر کی نسبت دوسرے شخص سے کچھ گھٹائے اور معافی کی درخواست کرتا تھا اور نرمی کی استدعا کرتا تھا دوسرا شخص کہتا تھا کہ خدا کی قسم میں نہیں کروں گا تنہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آمدم ہوں آپ نے پوچھا کہ تم میں سے کس شخص نے اس امر کی بابت قسم کھائی کہ وہ نیک کام نہیں کریگا۔ تو اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ اسکو اختیار ہے جو پسند ہو وہ کرے۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔**

۷۔ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَا كَانَ مِنْكُمْ تَأْخِرُ كَيْدًا بَيْنَ النَّاسِ فَكَانَ إِذَا نَادَى مُعْسِرًا قَالَ لِفَتِيَانِهِ نَجَّاهُ وَزَوَّاعُنَهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَجْعَلُ وَنَجَّاهُ وَنَجَّاهُ وَنَجَّاهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ وَلَهُ فِي الْخُرُوجِ أَنْ رَجُلًا لَمْ يَفْعَلْ خَيْرًا أَظْهَرَ وَكَانَ يَلَايُ النَّاسَ يَقُولُ لِيَسْأَلُوا خُذْ مَا تَيْسَّرَ وَأَتْرِكْ مَا تَعْسَّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ يَجْعَلُ وَنَجَّاهُ وَنَجَّاهُ هَلْكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هَلْ عَلِمْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِي عِلَامٌ وَكُنْتُ أَذِيبُ فَإِذَا بَعَثْتُ يَتَقَا ضَلُّتُ لَهُ خُذْ مَا تَيْسَّرَ وَدَعْ مَا تَعْسَّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ يَجْعَلُ وَنَجَّاهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ جَاءَ وَذَكَرْتُ عَنْكَ تَرْجِمَهُ ابُو سُرَيْه رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے قبل درگزر مت میں سے ایک تاجر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے جوانوں سے کہتا کہ اس سے درگزر کرو امید ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے دیگر فرمائے تو خدا تعالیٰ اس سے درگزر فرمایا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی اور لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے قرضہ وصول کرنے والوں سے کہہ دیتا کہ مالدار سے لے لو اور تنگ دست کو چھوڑ دو اور درگزر کرو امید ہے کہ ہم سے خدا تعالیٰ درگزر فرمائے جب وہ مر گیا تو خدا تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تو نے کبھی کوئی نیکی کی ہے اسے کہا کہ نہیں سچا ہے کہ میرا ایک غلام تھا اور میں لین دین کیا کرتا تھا تو جب میں اس غلام کو قضا کے لئے بھیجتا تو اس سے کہہ دیتا کہ مالدار سے لے لو اور تنگ دست کو چھوڑ دو اور اس سے درگزر کرو امید ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھ سے درگزر کیا۔**

۸۔ **وَعَنْ أَبِي مُثَانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ طَلَبَ عَمْرِيًّا لَمْ يَجِدْهُ فَقَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ فَقَالَ**

لہذا نہ مات کہ وہ گناہ نرمی کروں گا غلط ہے میں مجھ پر نہیں کرتا اسکو اختیار ہے خواہ قسم پوری کرے یا تم تو ڈالے اور قرضدار کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن لحاظ الفاظ حدیث کے کہ مجھ سے قسم کھائی کہ وہ نیک کام نہ کرے گا صورت ثانی کا اختیار کرنا بہتر ہے۔ ۱۲۔

نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے احسان مقرر فرمایا ہے پس جب تم قتل کرو گے اور جب فوج کرو تو اچھی طرح فوج کرو اور (فوج کہتے وقت) چھری کو تیز کر لیا کرو اور ذبیحہ کو آرام دو۔ پس بخاری کے مایخول اسکے راوی ہیں۔

۴- وَعَنْ ابْنِ مُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
سَبَقَ الشَّيْطَانُ بِمِثْلِ هَذِهِ الدَّرَجَةِ يُقَطِّعُ مِنْهَا الْجُلْدَ وَلَا تَقْرَأُ إِلَّا وَدَجًا لِقَرْنٍ تَرَكُ خَلْعَ عَمُوتٍ أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ
أَلْفَ دَرَجَةٍ جَمْعُهُ وَدَجٌّ وَهُوَ عَرْتُ الْعُقُوقِ وَهِيَ وَدَجَانٌ فِي جَانِبِي الْعُنُقِ وَإِنَّمَا أَصَابَهَا إِلَى الشَّيْطَانِ لِحَمَلِهِ

۳۔ وعن ابن عباس رضي الله عنهما في رواية أخرى أنهما من نبي التثنية فلا بأس ومن تعد فلا يؤكل آخرجه رزين (ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص بیم اللہ کہنا بھول جائے تو اس کے کھانا نہیں) کوئی مصلحت نہیں اور جو عبد اللہ نہ کہے اس کو نہیں کھانا چاہیے رزین اس کے راوی ہیں۔

۴۔ وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من انسان يقبل غصنونا
تقاومها ينجيهم الا سأكه الله تعالى عنها قيل ولما كفها قال يدبجها فيما كلفها ولا يفطم زهرها ويرمي بها
اخرجه النساء في ترجمه ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان ایک شجرہ
وہی ناحق مارے گا تو خدا تعالیٰ اسکی نسبت اس سے باز پرس کرے گا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اس کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا
اس کا حق یہ ہے کہ اسکو فوج کر کے کھائے اسکا سر کاٹ کر پینک نہ دے لسانی اسکے راوی ہیں

۴۔ وعن ابی واقد رضی اللہ عنہ قال قد رآ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وہم یحبون اسمہ لللیل یتطحنون ألبان الغنم ویاکلون ذلک فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما أطعم من البهیمة ریحی حیدہ فهو مینہ ۵ یؤکل آخر حیدہ أبوداؤد والترمذی المجتبى القطع ترجمہ ابو واقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے تو مدینہ والے (زندہ) اونٹ کی کوٹیاں باور و نہ کی دم کاٹ کر کھاتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حصہ جسم زندہ جانور کا کاٹا جائے وہ مردار ہے اسکو نہیں کھانا چاہیئے ابو داؤد و ترمذی نے راوی ہیں۔

الفصل الثاني في هيئة الناجح وموضوعه

دوسری فصل فریج کی ہیئت اور مقام فریج کے بیان میں

كَانَ أَبُو الْعِشْرِ اسْمًا مِنْ مَالِكِ بْنِ هَظْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَكُونُ لِلدَّكَاةِ الْإِلَافُ فِي الْحَقِّ
بِهِ قَالَ لَوْ كُنْتُ فِي فَيْدِهَا أَجْرًا عُنْتُ قَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا فِي الصَّغِيرَةِ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي هَذَا الدَّكَاةُ

[illegible]

کتاب اللہ باریخوفیہ اربعہ فصول

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي آدَابِ لَيْلِيٍّ وَمَنْهَجِيَّاتِهِ

(۱) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَاتَلْتُمُوهَا فَاحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمُوهَا فَاحْسِنُوا الذَّبْحَ وَابْعِدُوا أَحَدَكُمْ عَنْ شَرْبِهَا وَابْعِدُوا بَيْنَهُمْ ذَبِيعَةً لِمَنْ جِئْتُمُوهَا الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبَخَّارِيَّ الْقِتْلَةَ وَالذَّبْحَةَ يُكْسِرُ أَوْ لَهَا الْحَالَةَ وَكُلُّهُمَا الْمَرْءُ الْوَاحِدُ مِنَ الْقَتْلِ وَالذَّبْحِ وَهِيَ الْمَصْدَقُ تَرْجُمُهُ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ هَكَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأَهْلَى نَجْلٍ بِسَمِيعِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَمِنْ أَوْدَانِ الْوَحْشِ
فَمَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَأَصْعَقُوا بِهِ هَكَذَا أَقْبَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَقُولُ الْعَدُوَّ وَنَعْدُو مَعَنَا مَدَى أَكْفَانِ نَحْمُ
بِالْقَضَبِ فَقَالَ مَا نَهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكَلَّوْهُ لَيْسَ لَيْسَ وَالظُّفْرُ وَسَاحِدٌ تُكْمَعُ عَنْ ذَلِكَ أَنَا السِّنُّ
تَعْظُمُ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبْشَةِ أَخْرَجَهُ الْحَمْسَةُ نَدَى أَنَى هَرَبَ وَمَعْنَى حَبْسَهُ أَنَى مَنَعَهُ مِنَ الدَّهَابِ
وَالْأَوْدَانِ الْوَحْشُ وَتَابَدَتِ الْبَهَائِمُ تَوَحَّشَتْ وَتَفَرَّتْ مِنَ الْإِنْسِ وَالْمَدَى جَمْعٌ مَدَى تَبَزَّوْهُ الشَّقَرُ
وَالسَّيْكَيْنِ وَانْفَرَّتِ الدَّمَ أَنَى اسْكَنَهُ كُنْشِيهَا يَجْعَلِي الْمَاءُ فِي الدَّخْرِ تَرْجَمَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِجٍ سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ بَعْضِ بَنِي سُلَيْمٍ
الْمَدَى الْمَدَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ سَفَرِي تَقَى تَوَاكُلَ نَسْجِ الْبَهَائِمِ كَيْسَ كَوْنُ الْبَهَائِمِ كَيْسَ كَوْنُ الْبَهَائِمِ كَيْسَ كَوْنُ الْبَهَائِمِ
(اور ما تھنے آیا) آخر ایک شخص نے اسکو تیر مارا تو خدا تعالیٰ نے اسکو روک دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان
جانوروں میں بھی وحشت ہوتی ہے جیسو کہ وحشی اور جنگلی جانوروں میں وحشت ہوتی ہے پر جو جانور تیر اس طرح غالب
ہو جائے اسکے ساتھ ایسا ہی کیا کرو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکل بہار دشمن سو مقابلہ ہوگا اور ہار سوا پس چھری چاقو نہیں
ہے تو کیا لکڑی سو فوج کریں آپ نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہائے اور جیسر اللہ کا نام لیا جائے اسکو کہاؤ لیکن دانت اور
ناخن انہیں داخل نہیں میں جسکی وجہ عنقریب بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہی اور ناخن جیشیوں کی چھری ہی انہوں
اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْجِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّمَا أَنَّ أَبَاةَ أَخْبَرَ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ
كَانَتْ تَرْجِي عِلْمًا فَأَبْصَرَتْ بِسَاتٍ مِنْهَا مَوْتًا فَكَتَبَتْ حَجْرًا فَدَخَلَتْهَا فَقَالَ لِأَهْلِهِ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَ أَنْ يَأْكُلَهَا أَخْرَجَهُ الْبَغَارِيُّ وَمَا لِكَ تَرْجَمَهُ نَافِعُ بْنُ سَرْجِيٍّ
سَمِعَ مِنْهُ رَوَايَتُ بَعْضِ بَنِي سُلَيْمٍ الْكَعْبُ بْنُ الْمَلِكِ كَبِيتُ سَمِعَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ بَيَانُ كَرِهَ تَقَى كَيْسَ كَوْنُ الْبَهَائِمِ كَيْسَ كَوْنُ الْبَهَائِمِ
نے ان سو بیان کیا کہ انکی لونڈی بکریاں چرا رہی تھی تو اسنے ایک بکری کو قریب مرگ دیکھا تو اسنے ایک پتھر کو ٹوڑ کر اسکو
فوج کیا تو انہوں نے اسنے کو گوس کہا کہ اسکو نہ کہاؤ تا آنکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں تو انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا آپ نے اسکے کھانے کا حکم دیا ہجاری اور مالک اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ جَارِيَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَادِرُ خَلٍّ مِنْ قَوْمٍ أَرْبَابًا وَتَلْتَيْنِ قَدْ تَحَمَّاهُمَا بِرِوَايَةٍ وَعَلَيْهَا
حَتَّى سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ تَرْجَمَهُ جَارِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
روایت ہو کہ میری قوم کے ایک شخص نے ایک یا دو خرگوش کا شکار کیا اور ان کو پتھر سے فوج کیا اور لکھا یا تا آنکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو اس بار میں پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے کھانے کا حکم دیا ترمذی
اسکے راوی ہیں۔

۶۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ نَجْلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ ثَمَّةً كَانَ يَرْجِي لِقَاءَ فَرَايَ هَذَا الْمَوْتِ فَلَمَّا جَاءَهُ
بِهِ فَاتَّخَذَ وَدَّ وَأَوْجَاهُ لِبَنِيهَا حَتَّى أَهْدَقَ دَمَهَا ثُمَّ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا
أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ الْفَلَقَةُ الْمُنَاقِدَةُ ذَاتُ اللَّيْلِ تَرْجَمَهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ (قبیلہ) بنی حارثہ کے ایک شخص
سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی افٹنی چراتے تھے تو انہوں نے اسکو قریب مرگ پایا اور انکو کوئی چیز نہ ملی جس سے اسکو بچھڑ کریں

لہ اور ہڈی سو ذبح جائز نہیں لہ دار کر لیا ۱۱ لہ سیرینہ ۱۲

۳۔ وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال ما عجزك ميتا في يدك فهو كالصيد وقال في بعد تردى في
يترك من حيث قد مرت وراى ذلك علي وابن عمر وعائشة رضي الله عنهم وقال هو واسن وابن عمر
إذا طلع الرأس مع ابتداء الذبح من الخلق فلا لباس ولا يتعمد فإن ذبح من الفصال لم يؤكل سواها قطعه الرأس
أو لم يفتلح ذكر ذلك البخاري في صحيحه باب ترجمه ابن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہو کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر
قبضہ اور قابو کا جانور اگر تم کو عاجز کر دے تو اس کا حکم مثل شکار کے ہے اور فرمایا کہ اگر اونٹ کنوئیں میں گر جائے تو حسب
مکان ہوا سکو بیج کر دالو حضرت علی اور حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کا یہی مذہب ہوا اور ابن عباس اور انس اور ابن عمر
نے فرمایا کہ اگر حلق میں بیج کرتے ہی سر نکرجدا ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن عذا ایسا نہیں کرنا چاہیے اور اگر پشت کا
کی جانب سے بیج کیا جائے تو نہیں کھانا چاہیے عام اس سو کہ سر نکرجدا ہو جائے یا لگتا ہے بخاری نے ترجمہ باب میں لکھا
بیان کیا ہے۔

۴۔ وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما انه قال اذا تحركت الناقة فذكاه ما في بطنها في ذكاهها اذا ذكاه فذكاه خلقة وكتب شعرة فاذا اخرج من بطن امه ذبها حتى يخرج الدم من جوفه اخرجها مالك رحمه ابن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب اونٹنی فرج کی جائے تو اسکے بچہ کا فرج کرنا اسکے فرج کرنے میں شامل ہو جبکہ اسکی خلقت پوری ہو چکی ہو اور اسکے بال نکل آئے ہوں پس جیب وہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکل آئے تو بچہ کیا جائے تاکہ خون اسکے پیٹ سے نکل جائے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

تیسری فصل آلہ و ہتھیاروں کی فوج کے بیان میں

۱۲۔ سرسید سے حلقہ تک ۱۲۔ یہ تم اس پر ہوا درجہ ہو سکے۔ ۱۳۔ تہ ترنیزہ وغیرہ سے خون نکال ڈالو ۱۴۔ تیسری رچی و غیرہ سے ۱۵۔ یہ اس کے نام کا صرح کا نامانی ہے کچھ کے درج کرے گا کوئی ضرورت میں ۱۶۔

کتاب فخر الدنیا و آماکن من الارض فیہ فصلان

دنیا اور اسکے بعض مقامات کی برائی کا بیان جس میں تفصیل میں۔

الفصل الاول فی ذکر الدنیا

پہل فصل دنیا کی برائی کے بیان میں

۱۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وجلسنا حوله فقال ان مما اخاف علیکم ما یفترق علیکم من دھرتی الدنیا وریثتی ما فقل رجل ان دنیا فی الخیر یا لشر ما فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وراى انہ یبذل علیہ فاقاف یمس عنہ اسحمتاء وقال ابن ہذا السائل وكانہ حیدہ فقال انہ لابی الخیر یا لشر وان مما ینبت التبع ما یقل حبطا اذباہ الا اكلہ الخضر فاقفا اکلت حتی اذا امتدت خاصرت ہا فاستقبلت عین الشمس فاکلت نورا لست تدری بعت وازہد المال خضر کولو ونعم صاحب السلم هو لیس الخیر منہ المسکین والیتیم وابن السبیل فان من لاخذ لا یغیر حقہ کمن یا کل ولا یشبع ویكون علیہ شہیدا یتومر الیتیم اخرجہ الشیخان والشیخانی زہرۃ الدنیا حنہا وھجمہا والشحمتاء العرف الکثیر والحبط النقم یقال حبط بظنہ اذا انتقم فھک وکذا البعیر یثاظ اذا لظی ریحہ سہلہ لفرقیقا وفي الحدیث مثلالن احدھا للفریط فی جمیع الدنیا فالآخر للقصید فی اخذھا والایۃ تاجر بہا ترجمہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم سب آپ کو گریبھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھ ان چیزوں کے جنکا مجھے تمہاری نسبت خوف ہو دنیا کی خوبی اور زینت جو تمکو حاصل ہوگی تو ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا خیر سے شریک ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہی اور ہم نے کہا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے اسکے بعد وحی موقوف ہوئی اور آپ نے پسینہ پونچھا اور پوچھا کہ وہ سال کہاں ہو گیا کہ آپ نے اسکی تعریف کی بہر آپ نے فرمایا کہ بیشک خیر سے شریک نہیں ہوتا۔ (لیکن دیکھو کہ) فصل پہا میں جو سبزہ لکھا ہے نہ وہ پیٹ پہو لاکر اڑا تھا ہے نہ کھیت دیتا ہے البتہ وہ جانور سبزہ چنے والا جو پر تار رہتا ہے۔ تاکہ جب اسکی دونوں کو کہیں بہر جاتی ہیں تو قناب کی طرف منہ کر کے جگالی کرتا ہے اور پتلا پاخانہ پھرتا ہے اور پشیا کرتا ہے اسکے بعد پھر چنے لکھا ہے (بالآخر جاتا ہے) اور یہ مال (دنیا) ہی سبزہ زار شیریں ہو اور اس مسلمان کا بہت اچھا مصاحب ہو جو ہمیں مسکین اور یتیم اور مسافر کو دے اور جو اس مال کو نافع لیتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ کہا جاوے اور یہ نہیں ہوتا اور قیامت کے دن وہ اسکے مضر شہادت دیگا۔ شیخین اور قسائی اسکے راوی ہیں۔ احمد میں دو مثالیں ہیں ایک تو اس شخص کی جو دنیا کے جمع کرنے میں افراط کرتا ہے اور دوسرے اس شخص کی جو اسکے حاصل کرنے اور اس سے نفع اٹھانے میں میاں روی کرتا ہے۔

۲۔ وعنہ عن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدنیا خلوۃ خضر لا وارث اللہ تعالیٰ مستحق لکم

ہمیں مالک فتح ہو کر سلام کی تہی ہوگی جو خیر ہے اس سے اور نتیجہ کیونکر یہ ہوگا لہذا کہ اچھا سوال کیا لے خلاصہ جواب یہ ہوگا کہ دنیا ایک مذک خیر ہو تو خیر خلیج پیدا ہوگا اور جب حرص و طمع کی حد تک پہنچ گیا تو وہ خیر نہ رہا شریک گیا اسکے متاع پیدا ہوگا تو اصل شر و شریک پیدا ہو گیا اسکا مثال سوا ہر ہر

حَرْفُ الرَّاءِ فِيهِ أَرْبَعَةُ كُتُبٍ

حرف ر اچیس حسب ذیل چار کتابیں ہیں

الرَّحْمَةُ الرَّفِيقُ الرَّهْنُ الرَّيَاءُ

كِتَابُ الرَّحْمَةِ فِيهِ ثَلَاثَةُ فُصُولٍ

رحمت کا بیان چیس تین فصلیں ہیں۔

الفصل الأول في الحديث عليها

پہلی فصل حدیث کی ترغیب کے بیان میں

ارعن ابن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الزاحون يرحمهم الله تعالى الزاحون امن في الارض يرحمكم من في السماء الزحيم شجرة من الرحمن فمن وصلها وصلته الله تعالى ومن قطعها قطعته الله تعالى اخرجه ابوداود الى قوله من في السماء والزحيم الشجرة بكسر الشين النجمة ونحوها بعد ما جازها القرأب المشيكة كما في كتابك العروقي ترجمه عبدالدين عمرو بن عباس سواديت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمت کرتا ہے زمین والوں پر رحم کرے وہ رحم کرے گا جو اس سے (یعنی خداوند تعالیٰ) رحم کرے اس سے وہ بہت ہوگا جو شخص اس سے رشتہ جوڑے گا خدا اس سے رشتہ جوڑے گا اور جو شخص اس کو قطع کرے گا۔ خداوند تعالیٰ اس کو قطع قلع کرے گا۔ ابوداؤد نے اس سے اسے اتنا کہ روایت کی ہے اور ترمذی نے پوری حدیث بیان کی ہے۔

۲۔ وعن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرحم الله من لا يرحم الناس اخرجه الشيخان والزحيم في آخره لا يني داود والترمذي عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تخرج الرحمة الا من شقي ترجمه جرير رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا اپنے رحمت میں سے نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ ترمذی نے اس سے رحم نکال لیا جاتا ہے۔

۳۔ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن بن علي وعنده الأفرع بن جابر

أَمْ أَلْهَىٰ عَنْكَ يِصَاحِبُهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا حَسْفٌ وَقَدْ فَتَّ وَجْهٌ وَقَوْمٌ سَيِّئُونَ فَيَصِفُونَ قِسْمَةً وَخَيْرٌ لِّرَأْسِهِمْ
 أَبُودَا أَيْدِ الشَّبَابِ وَالْأَقْرَبُ الْمَلْحَمَةُ الَّتِي لَا تَكْثُرُ تَنْبُتُ بَنَاتُهَا وَالْكَلاَءُ بِالْمَدِينَةِ وَاللَّهُمَّ وَسَّاحِلُ كُلِّ نَهْرٍ وَهِيَ الْوَادِي
 الَّتِي يَجْتَمِعُ فِيهَا الشَّقَنُ وَمِنْهُ كَلَاءُ الْبَصَرَةِ لِمَوْجِعِ سُلُكِهَا وَصَوَّاحِي لِمَلِكِهَا خَلَوَاهُ الظَّاهِرَةُ لِلتَّمَنِّيَةِ
 أَنْ مَضَى الدَّعْنَةُ سَوْرَايَتِ هُوَ كَرَسُولِ الدَّعْنَةِ عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ فِي مَجْمَعِ شَارِشَا وَفَرَايَا كَمَا أَنَّ لَوْ شَهْرًا يَمِينُكَ سَوْرَا
 اَيْكِ شَهْرٍ هُوَ كَمَا جَعَلَ نَامُ بَصْرَةَ يَابِصِيرٍ هُوَ كَالْبُسْ أَيْ كَرْتَهَارِ اسْ شَهْرٍ فِي كَرْزِ هُوَ أَوْرَاكِيهِ اَنْدَرِ جَاوُودَ اسْ كِي كِبَارِي زَمِينِ اَوْرَاكِيهِ
 بَا زَارِ اَوْرَاكِيهِ كُوَامَرَا كُوَامَرَا زَوَلِ سَوْرَا زَمِينِ اَوْرَاكِيهِ خَيْرًا بَادِ مَقَامِ (مَكَل) فِي مِيهِ كَرَمْنَا اسْلِيهِ كَمَا وَهَلِ خَفِ (زَمِينِ)
 كَمَا اَنْدَرِ دَمِ جَانَا اَوْرَاكِيهِ تَهْرَبْنَا اَوْرَاكِيهِ (زَلْزَلَةً) هُوَ كَا اَوْرَاكِيهِ قَوْمِ وَهَلِ رَاكِيهِ كَرَمْنَا اسْلِيهِ كَمَا وَهَلِ خَفِ (زَمِينِ)
 بَنْدَرَا اَوْرَاكِيهِ جَانَا كِي - بُوَاوَاوَا اَوْرَاكِيهِ رَاوِي هِي -

س - وَحِينَ ذَلِكَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ أَدَا الْخُرُوجَ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَ لَهُ كَعْبُ الْأَجْبَارِ لَا تَخْرُجْ يَا أَمِيرَ
 الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ بِهَا سَعَةً أَعْشَارَ النَّخْلِ وَالشَّيْءَ وَهِيَ فَسَقَةُ الْحِنْ وَيُهَا الدَّاءُ الْعُضَالُ يَقْتُلُ الْهَلَاكُ فِي الدَّاءِ
 الدَّاءُ الْعُضَالُ أَلَمْ تَعْرِضْ إِلَّا لِحَبَاءٍ فَلَا دَوَاءَ لَهُ تَرْجُمُهُ أَلَمْ تَرْضَى الدَّعْنَةَ سَوْرَايَتِ هُوَ كَرَسُولِ الدَّعْنَةِ عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ فِي مَجْمَعِ شَارِشَا وَفَرَايَا
 كَمَا أَنَّ لَوْ شَهْرًا يَمِينُكَ سَوْرَا اَيْكِ شَهْرٍ هُوَ كَمَا جَعَلَ نَامُ بَصْرَةَ يَابِصِيرٍ هُوَ كَالْبُسْ أَيْ كَرْتَهَارِ اسْ شَهْرٍ فِي كَرْزِ هُوَ أَوْرَاكِيهِ اَنْدَرِ جَاوُودَ اسْ كِي كِبَارِي زَمِينِ اَوْرَاكِيهِ
 بَا زَارِ اَوْرَاكِيهِ كُوَامَرَا كُوَامَرَا زَوَلِ سَوْرَا زَمِينِ اَوْرَاكِيهِ خَيْرًا بَادِ مَقَامِ (مَكَل) فِي مِيهِ كَرَمْنَا اسْلِيهِ كَمَا وَهَلِ خَفِ (زَمِينِ)
 كَمَا اَنْدَرِ دَمِ جَانَا اَوْرَاكِيهِ تَهْرَبْنَا اَوْرَاكِيهِ (زَلْزَلَةً) هُوَ كَا اَوْرَاكِيهِ قَوْمِ وَهَلِ رَاكِيهِ كَرَمْنَا اسْلِيهِ كَمَا وَهَلِ خَفِ (زَمِينِ)
 بَنْدَرَا اَوْرَاكِيهِ جَانَا كِي - بُوَاوَاوَا اَوْرَاكِيهِ رَاوِي هِي -

فَقَالَ الْأَمْرُ لِي عَشْرَةً مِنْ أَوْلَادٍ مَا فَتَكَلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَظَلَّ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرَّ قَالَ
لَا يَرْحَمُ إِلَّا رَحْمَةً الْخَمْسَةِ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَذَاكَ رَزِينٌ أَوَّامَلْتُ أَنْ يَكُنَ اللَّهُ تَزَعَمَ مِنْكُمْ الرَّحْمَةُ تَرْجُمُهُ أَبُو
رَضَى الدُّعْنَةُ سَوْدَاتِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصْنِ بْنِ عَلِيٍّ كَابُوسَةَ لِيَا سَوْتِ اقْرَعِ ابْنَ حَابِسِ أَبِي كُورِاسِ تَبْرَأُ
لِي كَمَا كَمَا مِيرُوسِ دَسِ لِي فِي مِثْلِي فِي كَيْسِي كَيْسِي كَابُوسَةَ نَهْنِي لِيَا تَوْسُولِ الدُّعْلِيَّةِ وَسَلَّمْنِي إِلَى طَرَفِ دِيْجِيَا
بِرُؤُوسِ نِيْ فَرِيَا كَمَا السِّمْرِ رَحْمِ نَهْنِي كَيْمَا جَا تَا جَوْ رَحْمِ نَهْنِي كَرْنَا بِرُؤُوسِ كَيْمَا نَحْلُ اسْكِي رَاهِي فِي رَزِينِ كِي رَوَايَتِ
مِي نَسَا دِيَا دِهْ كَدَا نِيْ فَرِيَا كَمَا كَيْمَا فِي قَادِرِ هَوِي (كَمَا نَهْنِي دِلِي فِي رَحْمِ دِلَوِي) اَكْرَضَا نِيْ مَتَهَارِي دِلِي سِي
رَحْمِ نَكَالِ لِيْلِي

الفصل الثاني في ذكر رحمة الله تعالى

دوسری فصل

خدا کی رحمت کے بیان میں

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَضَّلَ اللَّهُ الْخَلْقَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ لَمَّا خَلَقَ
اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ دَخِيقَ غَضَبِي أَخْرَجَهُ الشَّيْطَانِ وَالْكَرْمِ
وَعِنْدَ الْخَارِ رَحْمَةِ اللَّهِ فِي أُخْرَى إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي وَعِنْدَ الشَّيْطَانِ فِي أُخْرَى سَبَقَتْ غَضَبِي
تَرْجُمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضَى الدُّعْنَةُ سَوْدَاتِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ فَرِيَا كَمَا كَيْمَا نَحْلُ اسْكِي رَاهِي فِي رَزِينِ كِي رَوَايَتِ
اور مسلمان کی روایت میں ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا تو ایک کتاب میں اسے یہ لکھ لیا جو اسکے پاس آئے
عرش ہو کہ میری رحمت میری غضب پر غالب ہوگی شیخین اور ترمذی اور تریابی میں - اور بخاری کی روایت
میں ہے کہ میری رحمت میری غضب پر غالب ہوگی شیخین کی ایک روایت میں ہے کہ میری رحمت میری غضب پر سبقت لے گئی ہو (مطلب سب کا ایک ہو)
۲۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَ شَيْءٍ
وَلَسَعَيْنَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي الْفَضْلِ مِائَةً جُزْءٍ فَكَرَّ أَحْمَرُ الْخَلْقِ حَقَّقَ تَرْقَعُ الدَّائِيَّةِ حَاوِيَةً
وَلَدِيَا خَشْيَةً أَنْ يَضِيْعَ أَخْرَجَهُ الشَّيْطَانِ وَالْمَلَكُ مَدِيْقِي تَرْجُمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضَى الدُّعْنَةُ سَوْدَاتِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے فرمائے تاناوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے اور ایک حصہ زمین میں تدارا میں سی
(ایک حصہ) رحمت کا نتیجہ ہو جو مخلوقات میں سے ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جو کہ جاتا تو اپنے پیچھے کہراٹھا لیتے ہیں اس خوف سے کہ انہیں سکو خدا
نہیں ہو جو شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مِائَةً رَحْمَةٍ قَبْلَ مَا يَخْلُقُ
يَخْلُقُ الْخَلْقَ يَمْنَعُهُمْ وَيَسْمَعُ وَيَسْمَعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ لَرَحْمَةُ مُسْلِمٍ وَلَهُ فِي الْآخِرَةِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ
الْأَرْضَ مِائَةً رَحْمَةً كُلَّ رَحْمَةٍ طَبَقٌ مِائَتَيْنِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ جَعَلَ مِائَةً فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فِيهَا مِائَةُ طَبَقٍ الْوَالِدُ وَالْعَلَّةُ وَلَدِيَا
وَالْوَحْشُ وَالْطَيْرُ بَعْضُهَا عَلَى نَحْصٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ أَكَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى هَبْذِي الرَّحْمَةَ تَرْجُمُهُ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ سَوْدَاتِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی رحمت کر سو حصے ہیں منجملہ اسکے ایک حصہ رحمت کا وہ جو جسکی بنیا دہ مخلوقات باخود

حَسْرَةً مِّمَّا فَرَخَ اِنْ لَهَا فَاخَذَ نَافَا فَاَتَتْهُمُ تَغْرِيشُ فَاَتَتْهُمُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ جُحِمَ
هَذِهِ يَوْمًا هَذَا يَوْمًا هَذَا يَوْمًا : : : : : اَلَيْسَ وَ اَيُّ قَرْيَةٍ تَمْلِكُ قَدْ اَخْرَفْنَا هَا فَقَالَ مَنْ اَخْرَفَ هَذِهِ يَوْمًا
مَنْ قَالَ اِنَّهُ لَا يَبْنِي اَنَا لَعَنَ بَابُ النَّارِ رَسُوْلُ النَّارِ اَخْرَجَ اَبُو دَاوُدَ الْحُمْرَةَ بِصَمِّ الْحَتَاءِ الْمُصْحَلَةِ وَ
تَشْدِيدًا لِمَا لَمْ يَكُنْ مِنْ الْمَلِكِ فِي شَكْلِ الْعَصُورِ وَقَوْلُهُ تَغْرِيشُ بِالْعَيْنِ الْمُصْحَلَةِ وَالشَّيْنِ الْمُجْعَةِ اَيْ تَرْقِيفُ
وَتَرْجُوعُ جَنَاحِهَا وَتَدْفِيقُهَا مِنَ الْاَرْضِ لِيَقْعَ عَلَيْهَا وَتَقْتُلَهَا وَرُوَيْتُ بِالْقَائِدِ مِنْ قَرْيَةِ الْحَتَاءِ حِرَ وَاسْطَه
ترجمہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی
سفر میں تھے تو ہم نے ایک ٹال دیکھا جس کے ساتھ دو بچے بھی تھے جنہے اس کے دونوں بچے لے لیے تو وہ لالہ بیٹے لگا اور
زمین پر گرنے لگا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو بچے فرمایا کہ کہنے اس کے بچے ایک اس کو مصیبت میں
والا ہے اس کو اسکے بچہ دید اور آپ نے چوٹیوں کا ایک سولخ دیکھا جس کو سینے جلادیا تھا آپ نے بوجھا کہ اس کو کہنے
جلایا ہے ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آپے فرمایا کہ آگ سے عذاب دینا بجز آگ کے مالک (خدا تعالیٰ) کے اور کسی کو زیبا
نہیں۔ ابوداود اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْحَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَنْظُورٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عَامِلٍ الْمُرَّامِ أَخِي الْخَضِيرِ
قَالَ إِنَّمَا بَدَأَ إِذَا دُرِغَتْ لَنَا نَارِيَاكَ وَالْوَيْةُ قُدَّتْ مَا هَذَا قَالُوا لَوَاءُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَتَتْهُ
وَهُوَ حَاسٍ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَقَدْ جَمَعَهُ إِلَيْهِ أَصْحَاؤُهُ فَجَلَسَتْ إِلَيْهِمْ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْقَامَ وَ
الْأَمْرَاضَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السُّقْمُ تَعَرَّعَ عَنَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ
وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَفِيلُ وَرَأَى الْمُنَافِقَ إِذَا أَحْرَضَ ثَمَرًا عَفِيَ كَانَتْ كَالْبَعْرِ عَفَا أَهْلُهُ ثَمَرًا رَسُوْلُهُ فَاَعْلَمَ بِهِ
لَمْ يَعْلَمُوا وَلَمْ يَرَسُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ حَوْلَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللَّهُ مَا مَرَضْتُ قَطُّ فَقَالَ لَهُ قُمْ
فَلَسْتُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِنَا عَنْ حَيْدٍ إِذَا أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كَسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ انْتَفَعَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي
لَمَّا رَأَيْتُكَ أَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَتَرَدَّدْتُ بَيْنَ صِدْقٍ وَتَكْذِبٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ قَرَائِحٍ طَائِفَةٍ فَاخَذْتُ تَهْنِئَةً فَوَضَعْتُهُمْ
فِي كَسَائِي فَجَاءَتْ أَهْلُهُمْ فَاسْتَدْرَأْتُ عَلَى رَأْسِي فَكَسَفْتُ لَهَا عَنْهُمْ فَوَضَعْتُ عَلَيْهِمْ مَعْصُورًا فَلَقَقْتُهُمْ
بِكَسَائِي فَهَنُّوا لِي مَعِيَ قَالَ ضَعُفْتُ عَنْكَ فَوَضَعْتُهُمْ وَأَبَتْ أُمَّهُنَّ إِلَّا لَزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَتَجِبُونَ لِي تَحِيًّا أَمْ لَا قَرَائِحُ قَرَائِحُهَا قَالُوا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ
ارْجِعُوا بَعْدَ ذِي الْحِجَّةِ إِلَى الْبَيْتِ لَتُخْفِتُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتُمُوهَا وَاعْلَمْتُمْ أَنَّكُمْ لَتُخْفِتُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتُمُوهَا
يَهُونَ أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ الْوَيْةَ جَمْعَ لَوَاءٍ وَهِيَ لَتَرِيَّةٌ الْكَثِيرَةُ ذُنُوبُ الْأَعْلَامِ - وَأَعْفَاةٌ وَعَفَاةٌ مِغْفَةٌ وَلِجِدٍ
ترجمہ محمد بن اسحاق ایک شامی شخص سے روایت کرتے ہیں جو ابو منظور مشہور تھے وہ اپنے چچا سے اور وہ عامر مرامی سے روایت
کرتے ہیں جو قبیلہ خضر سے تھے عامر کہتے ہیں کہ میں اپنے ملک میں تھا کہ یکایک ہجوم جنہوں نے اور نشان دکھائی دیے
تو میں نے پوچھا کہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان ہے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ
ایک خدمت کے نیچے بیٹھے ہوئے اور آپ کے صحابہ آپ کے اطراف میں بیٹھ ہوئے تھے میں بھی اچھے ساتھ بیٹھ گیا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور بیان فرمایا کہ مسلمان جب بیمار ہوتا ہے پھر خدا تعالیٰ اس کو اس بیماری
سے شفا دیتا ہے تو یہ بیماری اس کے گذشتہ گناہوں کا نثار ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت ہو جاتی ہے اور

ایک روز نازہ جگر والے (کے ساتھ سلوک کرنے) میں ثواب پوچھنے والے اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ایک بزدل عورت نے ایک کتے کو گرمی کے دنوں میں دیکھا کہ کنویں کے اطراف میں چکر لگا رہا ہے اور سخت پیاس کی وجہ سے اسکی زبان باہر نکل پڑی ہے تو اسے اپنا موزہ اتارا اور اس میں پانی بہر کر اسکو پلایا تو خدا نے اسکو بخش دیا۔

۴۔ **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هَيْئَةٍ مَرَّطَةً فَأَلْفَمَ نَظْمُهَا وَلَمْ تَدْعُهَا ثَاكِلٌ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَرْتَجِبُ الشَّجَائِدُ خَشْيَتُهَا لَأَرْضٍ هَوَاهُمْ وَأَخْشَرُهَا**
ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کے بارہ میں دو رخ میں داخل ہوئی جسکو اسنے باندھ رکھا تھا نہ خود کہانے کو دیا نہ اسکو چھوڑ دیا تاکہ حشرات الارض کہا کر (اپنی زندگی بسر کرتی) شیخین

اسکے راوی ہیں

۳۔ **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَكْرَيْتُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِيهِ هَذَانِ أَحْوَاثُ مِنْ خَلٍّ فَدَخَلَ خَاطِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَادًا فِينِ رَجُلٍ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّكَ وَدَفَّتْ عَيْنَاهُ فَكَانَ اللَّهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّحَ بِفِرَافِهِ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ فَقَالَ فَتَى مِنَ الْأَنْصَارِ هُوَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَفَكَتَشَفَى اللَّهُ فِي هَذِهِ الْبَيْمَةِ الَّتِي مَلَكَكَ اللَّهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكَّلَ لَكَ إِيَّاكَ تَجْعَلُهُ وَتَدْعِيهِ أَخْرَجَهُ أَبُودَاؤُدَ الْهَذَفُ مَا ذَنَعَمَ مِنَ الْأَرْضِ مِنْ بَنَاءٍ وَغَيْرِهِ وَحَالِشَ الْفَلَّحُ تَحْلَاكُ فَجَفَعَاتٍ وَالْحَائِلُ لِبَسْتَانٍ وَذَفَرَمَ الْبَعْدُ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَفْرُقُ مِنْ فَقَاةٍ خَلْفَهُ أَذْيِيهِ وَجَعَلَ فِينِ الْفَطْرَانِ وَهَمَّا إِذْ قَرَّيَا بِنْتِ شَيْبَةَ بِنْتُ كَثْرَةَ اسْتَعْمَلَهُ تَرْجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ سَ وَرَایَتُ ہ کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ کے وقت منجھ اور سارتر شیلہ اور درختوں کے پنڈ کی آڑ میں چھپنا زیادہ پسند تھا ایک دفعہ آپ کسی انصار کے باغ میں تشریف لے گئے اتنے میں میں ایک اونٹ آگیا جب اس اونٹ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو چیخ کر رونے لگا اور اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پیرا دے چپ مور ہا ہر آپ نے پوچھا کہ یہ کسا اونٹ ہے ایک انصاری جو ان شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا اونٹ ہے آپ نے فرمایا کہ تو خدا سے نہیں ڈرتا ایسے جانور کے بارہ میں جکا خدا نے تجھے مالک بنایا ہو اسلئے کہ اسے عہد سے شکایت کی کہ تو اسکو تکلیف اور کثرت کام لیکر تھکا دیتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔**

۳۔ **وَعَنْ أَنَسٍ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا أَطْمَارًا وَدَايِكُمْ مَنَازِلَ إِيَّائِهِمْ هَا اللَّهُ لَكُمْ لَبَنٌ لَعَلَّكُمْ لِي بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بِالْأَعْيُنِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ قَعْلَةً فَأَقْصُوا حَاجَتَكُمْ أَخْرَجَهُ أَبُودَاؤُدَ بِشِقِّ الْأَنْفُسِ جَعَلَ هَا وَشَيْئًا مَاتَكَ فَيَقِفُ عِنْدَ مَقَاسَةِ الْأُمُورِ الصَّغْبَةِ تَرْجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ سَ وَرَایَتُ ہ کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے جانوروں کی سیٹھوں کے منبر میں بناؤ خدا تمہارے لئے اس عرض میں ان کو تمہارا تابع (فرمان) کیا ہے کہ وہ تمکو ایسے شہر تک پہنچا دیں جہاں تم سخت مصیبت اٹھائے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے خدا نے تمہارے لیے زمین بنائی ہے۔ پس تم اس (زمین) پر اپنے کام کیا کرو ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔**

۴۔ **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَرَأْتَ آيَاتَ**
لے بی ضرورت اسپر کھڑے مت ہوز نزدیک نزدیک مقامات پر جہاں کی غرض سے اسپر سوار ہو کر آیا کرو۔ سہ سینے کھڑا ہونا بیٹھا لیٹنا وغیرہ جانور پر صرف ضرورت کے وقت سوار ہوا کرو۔

کے دل) سوزی نکال لی جاتی ہے اسکو بد نما اور مجبوب کر دیتی ہے۔ یہ اسکو بد راہ و اودا کے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ ایک اونٹ پر سوار ہوئیں جو منہ زور تھا اسکو ادھر ادھر بھیرنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمکو نرمی اختیار کرنی چاہیے۔

۲۔ **وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَفَّرَ بِمَنْزِلِ الْفَقْرِ فَهُوَ مَحْرُومٌ الْخَيْرِ كُلِّهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَتَرْجَمَهُ جَرِيرٌ** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نرمی سے محروم رہے وہ تمامی بھلائیوں سے محروم رہے۔ اسکو راوی ہیں۔

۳۔ **وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا إِلَى بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ يَشْرِي وَلَا تَشْتَرِي وَأَوْ كَثِيرٌ وَلَا تَعْتَرِ وَلَا تَخْجَرُ** ابوداؤد نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کی غرض سے (میر یا عامل) بھیجتے تو انکو سمجھا دیتے کہ (لوگوں کی خوشنہی سناؤ) نفرت خیر بات نہ کہو اور اسان طریقہ سے اس شکل میں سنت ذالو۔ ابوداؤد کے راوی ہیں۔

کِتَابُ الرَّهْنِ

رهن (گرو) کا بیان

اعْنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْكَبُ الرَّهْنُ بِفَقْرِهِ وَيُشْرَبُ اللَّذَنُ الدَّرَجَةُ بِفَقْرِهِ إِذَا كَانَ مَرَهُوًّا وَعَلَى الذَّنْءِ تَشْرِبُ وَيُرْكَبُ النَّفَقَةُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْإِسْنَدِيُّ اللہ فی اصل الکلام اللہن و مغلطہ هذا الرهن زيادة الترهين و تملأه و فضل قيمته للتراهين و على الترهين صمائه این هکلت ترجمہ ابومرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سواری کو جانور پر جو مرہون ہو بعاوضہ اسکے خرچہ کے (مرہن سواری ہو سکتا ہے اور دودھ والے جانور کا جو مرہون ہو بعاوضہ اسکے خوراک کے دودھ کھا سکتا ہے اور جو شخص دودھ کہایگا اور سواری کریگا خرچ خوراک ہی کے ذمہ ہوگا۔ بخاری ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ مرہن میں اگر کوئی چیز زیادہ ہو جائے اور بڑھ جائے اور اسکی قیمت بڑھ جائے یہ سب مرہن کا حق ہے۔ اور مرہن پر بصورت ہلاکت تاوان لازم آئیگا (البتہ دودھ سواری معمولی نفع بعاوضہ خرچ خوراک کے مرہن ٹھاسکتا ہے۔

۲۔ **وَعَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْتَلَقُ الرَّهْنُ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ** ابْنُ بَرَكَةَ الرَّهْنُ وَفِيهِ فَضْلٌ عَمَّا هُنَّ فِيهِ يَقُولُ الرَّهْنُ إِنْ لَمْ تَأْتِ بِحَقِّهِ إِلَى أَجَلٍ كُنَّ أَوْ كُنَّ أَهْوَى أَوْ يَقُولُ لَهُ التَّارَهُنُ هُوَ لَكَ إِنْ لَمْ تَأْتِ إِلَى أَجَلٍ قَالَ وَهُوَ الَّذِي هُوَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يُضِلُّ مَقْلُوبًا صَاحِبُهُ يَمْلِكُ بَعْدَ أَجَلٍ فَهُوَ لَهُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَعْنَاهُ لَا يَسْتَحِقُّهُ الرَّهْنُ إِذَا تَرَكَ التَّارَهُنَ فَضَاءً حَقِّقَهُ تَرْجَمَهُ ابْنُ سَيْبٍ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرہن کو بند نہ کیا جائے (یعنی شے مرہون نہ کر دے) مالک اسکے راوی ہیں اور انہوں نے اسکی تفسیر اس طرح فرمائی ہے کہ کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز مرہن

لے مرہون جانور کو بچھڑ جائے شے مرہون کم عمر تھا جوان ہو جائے شے مرہون کاغذ تھا توانا ہو جائے۔ ۱۲

کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جو لوگ (جہنم کے) جائینگے (وہ تین شخص ہیں) ایک وہ شخص ہے جسے قرآن کو جمع (حفظ) کیا اور دوسرا وہ شخص جو خدا پاک کی راہ میں مقتول ہوا اور تیسرا وہ شخص جو مالدار تھا۔ تو خدا تعالیٰ قرآن پڑھنے والے سے پوچھیں گے کہ کیا میں نے تجھ کو وہ چیز نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی وہ کہیں گے ہاں اسے پروردگار خدا تعالیٰ پوچھیں گے پھر تو نے اسکو سیکھ کر کیا عمل کیا وہ کہیں گے کہ رات بہ رات اور دن دن بہرے کو پڑھا کرتا تھا تو خدا تعالیٰ فرمائیں گے کہ تو جہنم میں ہے اور فرشتے ہی اسکو کہیں گے کہ تو جہنم میں ہے تیرا مقصود اس (پڑھنے سے) یہ تھا کہ یہ کہا جائے (اور مشہور ہو) کہ فلاں شخص (قرآن بہت) پڑھتا ہے چنانچہ ایسا ہی کہا گیا (اور تو قاری مشہور ہو گیا) پھر مالدار شخص پیش کیا جائیگا تو خدا تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ کیا میں نے تجھ کو اتنی وسعت (اور قدرت) عطا کی کہ میں نے تجھ کو کسی محتاج نہ بنایا وہ کہے گا کہ ہاں اسے پروردگار پھر خدا تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے میری دی ہوئی چیزیں کیا عمل کیا وہ کہیں گے کہ میں شتمہ داروں کے سنگ سلوک کرتا تھا اور عزیمت کرتا تھا خدا تعالیٰ فرمائیں گے کہ تو جہنم میں ہے اور فرشتے ہی کہیں گے کہ تو جہنم میں ہے پھر خدا تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ تیرا ارادہ (اس شخص پر) غیر سے (یہ تھا کہ یہ کہا جائے) (اور شہوت ہو) کہ فلاں شخص بڑا سخی ہے چنانچہ ایسا ہی کہا گیا (اور تو سخی مشہور ہو گیا) پھر وہ شخص پیش کیا جائیگا جو خدا کی راہ میں مقتول ہوا تو خدا تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ تو کس امر میں قتل ہوا وہ کہے گا کہ تو نے اپنی راہ میں جہاد کا حکم دیا تو میں نے جہاد کیا حتیٰ کہ قتل ہوا تو خدا تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ تو جہنم میں ہے اور فرشتے ہی اس سے کہیں گے کہ تو جہنم میں ہے اور خدا تعالیٰ فرمائیں گے بلکہ تیری نیت (اس جہاد سے) یہ تھی کہ یہ کہا جائے (اور مشہور ہو) کہ فلاں شخص بڑا بہادر ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا (اور تو بہادر مشہور ہو گیا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ کی زبان پر ہاتھ کر فرمایا کہ اے ابو ہریرہ یہ تین شخص وہ ہیں جو مخلوقات میں سب سے اول قیامت کے دن دوزخ میں جائیں گے۔ شقی تھے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ کی یہ حدیث معاویہ کی بیان کی تو انہوں نے کہا کہ جب ان لوگوں کے ساتھ ایسا (سلوک) کیا گیا تو باقی لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا پھر معاویہ نے روئے گئے اور بہت روئے تھے کہ میں نے خیال کیا کہ وہ ہلاک ہو جائیں گے پھر انہوں نے رونامو قوف کیا اور انہو پر نچھے اور کہنے لگے کہ خدا اور خدا کا رسول سچا ہے من گناہ آخر تک (جو شخص دنیا کی زندگی اور دنیا چاہتا ہے اسکو ہم دنیا ہی میں اسکو اعمال کا پورا بدلہ دیدیتے ہیں اور ان کے ساتھ اس بدلہ دینے پر وہ کی نہیں کیجاتی یہی ایسے لوگ ہیں جنکے لیے آخرت میں بجز آگ کے کچھ نہیں ہے اور دنیا میں جو کچھ اعمال کہتے تھے وہ سب ضائع ہو گئے اور بال تباہ جو عمل وہ دنیا میں کرتے تھے) مسلم۔ ترمذی شافعی اسکے راوی ہیں۔ اور بیہ ترمذی کے الفاظ ہیں۔

۲۔ وَكَانَ كَعَبْنُ مَالِكٍ ۖ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُبَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ يُبَارِيَ بِهِ الشُّقْمَاءَ وَيَصْرِفُ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ ۖ أَدْخَلَهُ اللَّهُ السَّادَةَ ثُمَّ جَلَّ الزَّهْدِيُّ أَلَمَسَارَةَ الْحَاكِلَةَ الْمُنَاطَرَةَ وَالْحَاكِلَةَ أَنَا يُحْرِفُ مَعَ قَوْمٍ فِي شَيْءٍ فَيَفْعَلُ حَيْثُ فَعَلَهُمْ تَرْجَمَهُ كَعَبْنُ مَالِكٍ ۖ سِرُّ رَوَايَتِهِ أَنَّ سَوَّالَ سَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَا بِمَا كَبَّرَ فِي شَخْصٍ اسْ غَرَضُ سَوَّالِ كَرَّ كَ عِلْمَا سَ اسْ كَ سَاكَمَ مَقَابِلَهُ اَوْرَ فُخْرُ كَرَّ رَسْمَهَا سَ بَحْثُ اَوْرَ بَا حَتَّ كَرَّ اَوْرَ لُكُورُ كَ قُلُوبُ بَنِي جَانِبِ اَپْهَرُ نَ تَوَخَّذُ تَعَالَى سَكُورُ دُوزْخِ مِيسْ دُخْلُ فَرْمَايَنِيكََا۔ زَبْدِي اَسْ كَ رَاوِي هِيسْ۔

۳۔ وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ ذَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعُوذُوا مِنْ حَيْثُ لَحَرَّتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَيْثُ لَحَرَّتِ قَالَ مَا دَفِيَ جَهَنَّمَ نَعُوذُ مِنْهُ تَحْتَمُ كُلُّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَنْخَلُهُ

گئے اور اس کی بہ نسبت اس شے کی حکمت بابت وہ شے جس رکھی گئی ہے زیادہ ہوتی سرتر (راہنوی) یہ کہے کہ اگر
فلان مدت تک میرا حق نہ ادا کر دے تو یہ شے (مرہونہ) میری (ملک) ہو جائیگی یا راہن جو (مرہون) ہو جائے گا
مقررہ تک تمہارا حق نہ ادا کر دوں تو یہ شے (مرہونہ) تمہاری (ملک) ہو جائے گی۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منع فرمایا ہے تب یہ جائز نہیں ہو۔ پس اگر رہن مدت مقررہ کو بعد ہی مرہون کا حق ادا کر دے تو شے (مرہونہ) راہن ہی
ہے گی اور شے مرہون نہ ہوگی جائے گی اور شامی کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ مرہون شے مرہون کا مستحق نہیں ہو سکتا
جبکہ راہن اس کے حق کی ادا نہ کرے۔

۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ
بِئْسَنِيَّةٍ وَأَعْطَاهُ دَرَعًا لَهُ تَادَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّيْثَانِ تَرْجَمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَعْدَ رَوَاتِ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک درعہ خرید لیا اور درعہ (زرہ) مبارک اس کے پاس رہیں رکھ دی
شیخین اور نسائی اسے راوی ہیں۔

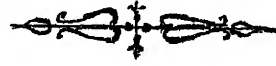
کتاب الریاء

ریا (نمایش کا بیان)

۱۔ عَنْ شُعْبَةَ الْأَصْبَحِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا
يُنْزَعُ بِه يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ قَتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَجُلٌ كَثُرَ الْمَالُ يَقُولُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى
لِلْقَارِئِ أَمْ أَعْمَلْتُ مَا أُنْزِلَتْ عَلَيَّ رَسُولِي يَقُولُ بَلَى يَارَبِّ قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيمَا عَمِلْتَ يَقُولُ كُنْتُ أَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ
وَأَتَاءُ اللَّهَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ كَذَبْتَ وَقُولُ لَهُ الْمَلَكُ لَهُ كَذَبْتَ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ يَقَالَ فَلَاكَ قَارِئٌ
وَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَمْ أَعْمَلْتُ مَا أُنْزِلَتْ عَلَيَّ رَسُولِي يَقُولُ بَلَى يَارَبِّ قَالَ فَمَا عَمِلْتَ
فِيمَا عَمِلْتَ يَقُولُ كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَصْدَقُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ كَذَبْتَ
وَقُولُ لَهُ الْمَلَكُ لَهُ كَذَبْتَ وَقُولُ لَهُ اللَّهُ بَلَى أَرَدْتُ أَنْ يَقَالَ فَلَاكَ حَرِيٌّ
قِيلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَقُولُ لَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِيمَا ذَا قُلْتَ يَقُولُ أَمَرْتُ بِالنَّجَاهِ فِي سَبِيلِكَ فَمَا تَدْعُ حَقِّي قُلْتَ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ كَذَبْتَ وَقُولُ لَهُ الْمَلَكُ لَهُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى بَلَى أَرَدْتُ أَنْ يَقَالَ فَلَاكَ حَرِيٌّ
وَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ ثُمَّ هَرَبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتَيْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَوَّلَ مَا يَنْزَعُ
تَسْعَرُ بِه يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْقِيَامَةُ قَالَ شَيْخٌ فَأَخْبَرْتُ مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَدْ قِيلَ بِهَذَا
كَيْفَ يَعْنِي يَقْرَأُ النَّاسُ تَرْجَمَهُ مُعَاوِيَةَ بِهَذَا سَبِيلِكَ فَقَالَ لَهُ هَالِكٌ ثُمَّ أَقَامَ وَمَسَّحَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ صَدَقَ
وَرَسُولُهُ مَنْ كَانَ يُؤْتِي الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَرَبِّهَا نَوَافِلَ الْبَصَرِ أَعْمَا الْكُفْرَ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يَخْشَوْنَ أَفْئَتِكَ الْيَتِيمَ لَيْسَ
لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا الْكَارُ وَخُطَّ مَا صَعُوقُوا بِهَا وَبِأَجْلِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّيْثِيُّ
وَالشَّيْخَانِ تَرْجَمَهُ شَيْخُ الْأَصْبَحِيِّ حَضْرَتُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَوْرَاتِ كَرْتِمْ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رِوَايَاتِهِ

لہ مثلاً سورہ پید کی بابت دوسروں کی چیزیں نہیں رکھے۔ لہٰذا امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے۔

پاس آکھے ہو کر پوچھینگے کہ اے فلان شخص کی تو نیک کام کرنے کو (لوگوں سے) ہنس کہتا تھا اور بڑے کاموں سے (لوگوں کو) منع نہیں کرتا تھا۔ وہ کہیگا کہ ہاں ایسا کرتا تھا۔ لیکن نیک کام کرنے کو (لوگوں سے) کہتا تھا اور خود نہیں کرتا تھا اور بڑے کاموں سے (لوگوں کو) منع کرتا تھا اور خود کرتا تھا۔ شیخین اس کے راوی ہیں۔



بِأَمْرِ اللَّهِ أَوْ تَرَكَهُ أُولَئِكَ مَتَّعْنَاهُمْ لِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
 کہ جس نے فرمایا کہ خدا سے جب الحزن ہو یا نہ مانگو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب الحزن کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ وہ
 نہیں ایک وادی ہے جس سے دوزخ دن میں سو دفعہ پناہ مانگتی ہے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اس میں کون لوگ
 اپنے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے جو ریا اور نیش کی نیت سے اعمال کرتے ہیں۔ ترمذی اسے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي الْحَرْثِ
 رَجُلَانِ يَتَحَدَّثَانِ الْبَيْنَ بَيْنَهُمَا يَكُونُ لِلنَّاسِ جُلُودُ الصَّنَائِبِ مِنَ اللَّيْلِ أَسْمَتُهُمْ أَخْلَعُ مِنَ الْعَسَلِ وَقَدْ
 قُبُوبُ الدِّقَابِ تَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي تَعَذَّرْتُكَ أَمْرًا عَلَى تَحَدُّرُونَ فِيمَنْ حَلَفْتُ لَا بَعَثْتُ عَلَى أَوْلِيَاكَ مِنْهُمْ
 فَمَنْ تَدْنَى تَدْنَى الْحَلِيمِ فِيهِمْ حَيْرَانٌ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الْمَحَلِّ الْخَدْعُ وَالْإِجْدَارُ الْحَسَارُ عَلَى الشَّيْءِ تَرْجُمَهُ ابُو
 اور ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دیکھ بھال نہ کر کے
 سو ویا حاصل کر گئے ہوں گی کھالیں لوگوں کو فروب دینے کی غرض سے ہینگے نرمی سے اُن کی زبانیں شہد سے زیادہ
 میٹھی ہوں گی اور اُن کے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ تم لوگ مجھ سے غور کرتے ہو اور مجھ پر حیرات کرتے
 پس میں اپنی تم کہتا ہوں کہ ان پر ایسا فتنہ بھیجوں گا کہ جمیں اُن کا عقل نہ ہی حیران رہ جائیگا۔ ترمذی اسے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّا أَخْلَعْنَا السُّرُورَ عَلَى الشَّيْءِ
 مَنْ عَلَى عَمَلِكَ أَشْرَكَ مَعِيَ فِيهِ غَيْرِي تَرَكْتَهُ وَتَرَكْتَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ تَرْجُمَهُ ابُو هريرة سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں سب شرکیوں کی نسبت شرک سے بہت بے پروا ہوں جو شخص کوئی عمل کرے اور
 کسی غیر کو شریک کرے تو میں اُس کو اُس کے شریک (دونوں) کو ہموں دیتا ہوں۔ مسلم اسے راوی ہیں۔

۶۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ مِنْ كَثَرِ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 ذَاؤُنْجَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَكَ بِوَجْهِ وَهُوَ لَكَ بِوَجْهِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الْمَحَلِّ الْخَدْعُ وَالْإِجْدَارُ الْحَسَارُ عَلَى الشَّيْءِ تَرْجُمَهُ ابُو هريرة سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قیامت کو دن بہت بُرے لوگوں میں اُن کو پاؤ گے جو دوزخ میں یہاں اگر اُن کی
 سی کہتے ہیں وہاں جا کر اُن کی سی کہتے ہیں بجز انسانی کچھ نیوں اسے راوی ہیں۔

۷۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَتْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 لِسَانَانِ مِنْ تَأْخِرُ حَتَّى أَبْذُرَ تَرْجُمَهُ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دنیا میں دو
 پس قیامت میں اُن کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ ابو داؤد اسے راوی ہیں۔

۸۔ وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ تَمَعْتُ أَسْمَاءَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 فِي النَّارِ كَقَتْلِ لَيْلَى أَقْتَابُ بَطْنِهِ يَهْدُونَ وَرَبِّهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَا يُدَارِي الشَّجَاءَ فَيَجْعَلُهُ عَلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَكَ
 أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ يَقُولُ بَلَى كُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَكَأَيُّ لَيْلَى وَأَيُّ لَيْلَى عَمْرٍ الْمُتَكَبِّرِ

وَأَيْتُهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الْمَحَلِّ الْخَدْعُ وَالْإِجْدَارُ الْحَسَارُ عَلَى الشَّيْءِ تَرْجُمَهُ ابُو هريرة سے روایت ہے کہ انہوں نے اُس اسماء کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک شخص حاضر کیا جائیگا پہر دوزخ میں پھینکا جائیگا جس کو اُس کے پیٹ کی آنتیں باہر
 نکل پڑیں گی تو وہ شخص آنتوں کو لیے ہوئے اس طرح چکر لگائیگا جس طرح گد جاچکی پیسے وقت چکر لگاتا ہے تو دوزخی اُن کے

شَحَابًا أَمْزَجَ بَيْنَهُ فَأَخْبَحَ فَأَذَا أَتَاهُ فَرَمِيَهُ فَيَسَادِيهِ حَذَّ كُنُوزِكَ الَّذِي جَاءَتْهُ فَأَنَاعَتْهُ غَنَىٰ فَكَأَذَا رَأَىٰ
 أَنَّهُ لَا بَدَلَهُ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْصِمُهَا قَضَمَ الْفَحْلَ أَخْرَجَهُ الْخُمْسَةَ وَاللَّفْظَ لِسُنَيْلِهِ وَالنَّسَاءُ فِي عَنْ تَجَارِ
 وَلِبَاقِينَ يَجُوبُ عَنْ آتَى هَرِيرَةٍ هُمُ الْقَنَاقُ الْمُسْتَوِيُّ مِنَ الْأَرْضِ لِوَاسِعٍ وَالْفَرْقُ الْأَمْلَسُ وَالظَّلْفُ لِلنَّسَاءِ وَالْخَالِفُ
 لِلْفَرْسِ وَالنَّبِجَاءُ الْحَيَّةُ وَالْأَفْرَجُ صِفَتُهُ يَطُولُ الْعَمْرُ لَا تَزِيدُ إِذَا طَالَ عُمُرُهُ أَفْرَجَ شَعْرُهُ فَهُوَ أَخْبَثُ وَأَشَدُّ شَرًّا
 ترجمہ ابو سریرہ اور جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اونٹ اور گائے بیل اور بکری والا اونٹ
 خدا کا حق نہ ادا کرے (زکوٰۃ نہ دے گا) تو قیامت کے دن یہ اس سے بہت زیادہ تعداد میں گائے جتنے (دنیا میں) تھے اور یہ مالک
 ان کو اپنے ایک صاف ہوا چٹیل میدان میں بیٹھایا جائیگا اور وہ (جانور) اپنے پاؤں اور کھروں سے اس (مالک)
 کو روندینگے اور سینگوں سے مارینگے اور کھروں سے کہد لینگے ان میں نہ کوئی بغیر سینکے ہوگا نہ سینکے ٹوٹا ہو اور گا
 جب اخیر جانور روند چکے گا تو پھر پہلا جانور روندنا شروع کریگا اور اس طرح وہ جانور اس کو روندتے رہینگے تا آنکہ
 خدا تعالیٰ مخلوقات کا فیصلہ فرمایا اور جو خزانہ والا اس کا حق ادا نہیں کرتا (زکوٰۃ نہیں دیتا) تو قیامت کے دن وہ (خزانہ)
 اڑدہ بنکر اس (خزانہ والے) کے پاس آئیگا۔ اور منہ کھول کر اس کا پیچھا کریگا اور جب وہ اڑدہ اُس کے پاس جائیگا تو وہ اس
 سے بھاگیگا وہ اس کو پکار کر کہیگا کہ تو اپنا خزانہ لے لے جبکہ تو نے چھپا کر رکھا تھا میں اس سے مستغنی ہوں۔ جب وہ (مالک)
 دیکھے گا کہ اس (اڑدہ) سے رہائی کا کوئی چارہ ہی نہیں ہو رہا کسی طرح پیچھا ہی نہیں چھوڑتا تو اس کے منہ میں تھک چلائیگا
 وہ اس کے ہاتھ کو اس طرح چاؤ لیگا جس طرح سانڈہ اونٹ ہاتھ چاؤ لیتا ہے۔ پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ مسلم کے
 الفاظ ہیں اور سنائی نے جابر سے ایسے ہی روایت کی ہے اور باقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت
 کی ہے۔

۳۔ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْطَى زَكَاةً مَالِهِ مُؤْتَجِرًا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ
 مَتَّعَهَا فَإِنَا أَخَذْنَاهَا وَشَطْرَ مَالِهِ عَزَمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّكَ لَيْسَ لِأَحْمَدٍ فِيهَا شَيْءٌ أَخْرَجَهُ دَرِينُ مُؤْتَجِرًا أَلَيْسَ طَالِبًا
 أَجْرٍ وَقَوْلُهُ فَإِنَا أَخَذْنَاهَا وَشَطْرَ مَالِهِ قَالَ الْحَرَمِيُّ إِنَّمَا هُوَ وَشَطْرَ مَالِهِ يَفْعَلُ مَالَهُ شَطْرَيْنِ فَيُخَيَّرُ عَلَيْهِ الْمُصَلِّمُ
 وَيَأْخُذُ الصَّدَقَةَ مِنْ خِلَالِ السُّطْرَيْنِ عَقُوبَةً لِمَنْعِهِ الزَّكَاةَ فَأَمَّا مَا لَا تَلْزِمُهُ فَلَا وَالْعَزَمَةُ ضِدُّ الْخَفْضَةِ تَرْجُمَةً عَادَةً
 رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مال پر زکوٰۃ دے گا تو اس کا ثواب
 لیگا اور جو شخص زکوٰۃ نہ دے گا تو اس سے لے لیگا اور اس کا نصف مال یہ ہمارے پروردگار کی سزاؤں میں سے
 ایک سزا ہے اس زکوٰۃ میں آل محمد کا کوئی حصہ نہیں ہو۔ زمین اسکے راوی ہیں۔ حرابی کا بیان ہے کہ میں اس سے زکوٰۃ لے لیگا
 اور نصف مال اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکے مال کے دو حصہ کیے جائینگے۔ اور زکوٰۃ وصول کرنے والے (عالم)
 کو اختیار دیا جائیگا کہ وہ دونوں حصوں میں سے جو بہتر حصہ ہو اس میں سے زکوٰۃ لے لے اور یہ اسکے زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے
 اس پر ایک عذاب ہے اور اگر زکوٰۃ اس پر فرض نہیں ہے تو ایسا نہیں کیا جائیگا۔

۴۔ وَعَنْ آتَى هَرِيرَةٍ قَالَ لَمَّا نَوَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرْتُمْ كَفْرًا مِنْ
 الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْكَذِّبِ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ أَنَا أَقَاتِلُ النَّاسَ
 حَتَّى يَمُوتُوا إِلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَفَرْتُمْ قَالُوا فَتَقَدَّعْتُمْ عَمَّ مَتَّى مَالَهُ وَنَفْسَهُ لَا يَحِقُّهُ وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ لَأَبْكُرَنَّ

لہ جسطرح کفر میں گہرول غیر بیلوں سے روندنا کروانے کالے جاتے ہیں کہ ایسے کہ ان کو زکوٰۃ صدقہ لینا حرام ہے۔

یا بینل درہم ہی ادا کرے۔ اور جسکے ذمہ بنت لبون واجب الادا ہوا اور اسکے پاس بنت لبون نہ ہو حقہ ہو تو وہ لے لیا جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا مالک کو بینل درم یا دو بکریاں دیدے اور جسکے ذمہ بنت لبون واجب الادا ہوا اور اسکے پاس بنت لبون نہ ہو بنت مخاض ہو تو وہ لے لیا جائے اور اسکے ساتھ بینل درم یا دو بکریاں مالک دیدے اور جسکے ذمہ بنت مخاض واجب الادا ہوا اور اسکے پاس بنت مخاض نہ ہو بنت لبون ہو تو وہ لے لیا جائے اور اگر بنت مخاض واجب الادا ہوا اور اسکے پاس بنت مخاض نہ ہو اور ابن لبون ہو تو وہ لے لیا جائے اور اسکے ساتھ (فریقین کے ذمہ) کچھ نہیں ہے۔ بخاری بخود داؤد و ہنائی اسکے راوی ہیں بنت مخاض اور ابن مخاض اونٹ کا وہ مادہ اور بزجہ ہے جو سال بہر کا ہو چکا ہو اور دوسرا سال لگا ہو۔ اور بنت لبون اور ابن لبون اونٹ کا وہ مادہ اور بزجہ جو دو سال کا ہو چکا ہو اور تیسرے سال میں داخل ہوا ہو اور حقہ جو تین سال کا ہو چکا ہو اور چوتھا سال لگا ہو۔ اور جزعہ جو چار سال کا ہو چکا ہو اور پانچواں سال لگا ہو۔ سائے وہ بکریاں جو جنگل میں چرنے جاتی ہوں گہر میں بیٹھا کر اونکو چارہ نہ کھلایا جاتا ہو۔ جدا کو اکٹھا نہ کیا جائے مثلاً تین اشخاص ہوں اور ہر ایک شخص کی چالیس بکریاں ہوں ہر ایک شخص پر علیحدہ علیحدہ ایک بکری واجب ہے تو تینوں سب بکریوں کو اکٹھا کر لیں تو ایک ہی بکری واجب ہوگی (اسی لئے کہ چالیس سو ایک سو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہوتی ہے) یہ اکٹھا کرنے کی صورت یہ ہوئی جس سے ممانعت کی گئی ہو اور اکٹھے کو جدا کرنے کی یہ صورت ہے کہ ہر شریک کی ایک سو ایک بکریاں ہوں تو اوپر (محبتیت مجموعی) تین بکریاں واجب ہوتی ہیں (اسی لئے کہ جملہ دو سو دو بکریاں ہوں اور جب دو سو زیادہ ہوں تو تین سو تک تین بکریاں واجب ہوتی ہیں) اور جب دو سو لڑا کر لیں تو ہر ایک پر ایک ہی بکری واجب ہوگی (اسی لئے کہ ایک سو ایک بکری میں ایک ہی بکری واجب ہے) تو اس سے بھی ممانعت کی گئی ہے جبکہ زکوٰۃ کے خوف سے ایسا کیا جائے۔

الفصل الثانی فی زکوٰۃ النعم

دوسری فصل

بہتر بکری دینہ کی زکوٰۃ کے بیان میں

اِعَنْ سَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ ابْنُ الصَّدَقَةِ فَقَرَأَ نَسِيحَةً فَاجْرَأَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ
أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُضِيَ فَعَمِلَ بِهِ عَمْرٌ حَتَّى قُضِيَ كَانَ قِصْرٌ فِي خَمْسِينَ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرِ شَاتَانِ وَفِي خَمْسَةِ عَشَرَ شَيْئًا
وَفِي عَشِيرَتَيْنِ أَرْبَعُ شِبَاهٍ وَفِي مِائَةٍ عَشِيرَتَيْنِ بَنَتْ مَخَاضٌ إِلَى خَمْسِينَ ثَلَاثِينَ كَانَ زَادَتْ وَاحِدَةً فَعِنَهَا ابْنَةُ لُبُونٍ
إِلَى خَمْسِينَ وَارْبَعِينَ كَانَ زَادَتْ وَاحِدَةً فَعِنَهَا خَمْسَتَانِ إِلَى عَشِيرَتَيْنِ وَمِائَةٌ فَإِذَا كَانَتْ الْإِبِلُ أَكْثَرُ مِنَ ذَلِكَ
فَعِنَ كُلَّ خَمْسِينَ حَقَّةً وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لُبُونٍ وَفِي النِّعَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةٌ شَاةٌ إِلَى عَشِيرَتَيْنِ وَمِائَةٌ فَإِذَا
زَادَتْ وَاحِدَةً فَعِنَهَا شَاتَانِ إِلَى أَلْفَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى أَلْفَتَيْنِ فَعِنَهَا ثَلَاثُ شِبَاهٍ إِلَى ثَلَاثِيَةِ فَإِنْ كَانَتْ النِّعَمُ
أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَعِنَ كُلَّ مِائَةٍ شِبَاهٍ شَاةً فَلْيَسْهَلْهَا سَهْلًا حَتَّى تَكُونَ أَلْفَةً وَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ خَمْسَةِ مِائَةٍ وَتِسْعَةِ مِائَةٍ
مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بِالسُّوْتَةِ وَلَا يُوْضَعُ فِي الصَّدَقَةِ هِمَّةٌ وَلَا ذَلَّتْ عَيْنُ

فَقَالَ الرَّهْمِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا جَاءَ الْمُصَدَّقَ قَسَمَتِ الشَّكَّةُ أَثْلًا ثَلَاثًا شَرَّادًا وَثَلَاثًا خَيْرًا وَأَثْلًا وَثَلَاثًا خَيْرًا وَثَلَاثًا خَيْرًا وَثَلَاثًا خَيْرًا
 مِنْهُ الْوَسْطَى أَخْرَجَهُ أَبُو ذَرٍّ وَالدَّقْنِذِيُّ تَرْجَمَهُ سَالِمُ ابْنِ عَبْدِ الْعَدْنِ عَنْ عُمَرَ (روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے کتاب
 الصدقہ لکھی اور اسکو نبی تواریکوں کو دیا اور نبی عمال (حکام کو دے کر وصول کرنا والوں) کو پاس نکالا جسے کہ اپنے انتقال فرمایا تو
 حضرت ابو بکر نے اپنے زمانہ خلافت میں اسی کو بموجب عمل پیرا ہے۔ تا آنکہ انکا یہی انتقال ہوا اور حضرت عمر نے اپنے زمانہ
 میں اسی کو بموجب عمل پیرا ہوتا آنکہ انکا یہی انتقال ہوا۔ اور اس کتاب میں یہ لکھا تھا کہ پانچ اونٹ میں ایک بکری یا بطور زکوٰۃ
 کے واجب ہے اور دس اونٹ میں دو بکریاں اور پندرہ اونٹ میں تین بکریاں اور بیس اونٹ میں چار بکریاں (واجب ہیں)
 اور بیس اونٹ میں ایک بنت مخاض (واجب) ہے بیس میں ایک اگر تیس سو ایک ہی زائد ہو تو اس میں ایک بنت لبون ہو
 پینالیس اگر تیس ایک ہی زائد ہو تو ایک خنجر یا ایک شمشیر یا ایک کمان یا ایک بیل یا ایک اونٹ یا ایک بکری یا ایک بنت لبون
 میں نو ایک اگر نو ایک ہی زائد ہو تو میں دو خنجر یا ایک سو بیس ایک سو بیس سے زائد ہوں تو بچاؤ میں ایک خنجر یا دو بچاؤ میں ایک بنت
 اور یہ بکری نبی کی زکوٰۃ میں ہر چالیس بکری میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک اگر ایک سو بیس سے ایک ہی زائد ہو
 تو اس میں دو بکریاں ہیں دو سو تک اگر دو سو تک ایک ہی زائد ہو تو اس میں تین بکریاں ہیں تین سو تک اور جب بکریاں اس سے
 بھی زائد ہوں تو فیصدی ایک بکری ہو لیکن جب تین سو تک بکریاں زائد ہوں تو زائد میں اس وقت تک کچھ واجب نہیں ہے جب تک
 کہ اسکی تعداد پوری نہ ہو اور جو مال دوسرے کو مل جائے وہ بالمتناصفہ باحوالہ تصفیہ کر لیں اور زکوٰۃ کو خوف سے جمع کر
 متفرق اور متفرق کو جمع نہ کیا جاوے اور زکوٰۃ میں بڑا اور عیب دار یا زائد یا جاوے زہری کہتے ہیں کہ جب زکوٰۃ وصول
 کرنے والا زکوٰۃ وصول کرنے آوے تو بکریوں کی تین قسم کر دیجائے ایک ثلث تو وہ بکریاں جو بالکل ہی خراب ہوں
 دوسرے ثلث وہ جو بہت ہی اچھے ہوں اور تیسرے ثلث وہ جو درمیانی ہوں تو زکوٰۃ وصول کرنے والے کو اوسط درجہ
 میں لینا چاہیے ابو داؤد اور ترمذی اسکی راوی ہیں۔

۲۔ وَحَنَّ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْمَرْبُوعَةِ بَقْرَةٌ وَبَقْرَةٌ فِي كُلِّ
 أَرْبَعِينَ مَسْنَةً أَخْرَجَهُ الدَّقْنِذِيُّ تَرْجَمَهُ سَالِمُ ابْنِ عَبْدِ الْعَدْنِ عَنْ عُمَرَ (روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر تیس سال
 میں ایک سال کی ایک بھینسا یا ایک سال کا ایک بچہ اور بطور زکوٰۃ واجب ہے اور ہر چالیس میں دو برس کی ایک بھینسا
 (واجب) ہے ترمذی اسکی راوی ہیں۔

۳۔ وَحَنَّ مَعَاذُ قَالَ تَجَنَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فِي امْرِئِهِ أَنْ يُخْذَمَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقْرَةٌ وَبَقْرَةٌ وَبَقْرَةٌ وَبَقْرَةٌ
 وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مَسْنَةً وَمِنْ كُلِّ خَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عَدْلُهُ مَعَاذُ فَإِذَا أَخْرَجَ أَصْحَابُ الثَّلَاثِينَ وَالْأَلْفِ لِلزَّكَاةِ
 وَذَاذَ أَبُو ذَرٍّ وَالْمَعَاذُ فِي تَابٍ يَكُونُ بِالْيَمَنِ تَرْجَمَهُ مَعَاذُ (روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مجھے یمن (کا حکم بنا کر) بھیجا اور مجھ پر حکم دیا کہ ہر تیس سال میں ایک سال کی بھینسا یا ایک سال کا بچہ اور ہر چالیس میں
 دو برس کی ایک بھینسا لیا کروں اور ہر سال مردہ (جو کا فر ہو بطور جزیرہ) ایک دینار یا اس کے مساوی قیمت معاف فرمایا لیا کروں۔
 اصحاب سنن اسکی راوی ہیں۔ اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں اور ابو داؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ معاف فرمایا کہ ہر
 جو یمن میں ہوتے ہیں۔

۴۔ وَحَنَّ شَيْكَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا وَكَانَ يُعْدِعُهُ النَّاسُ بِالْمَقَالِ فَقَالُوا أَهَذَا كَلِمَتُنَا

لہ طلبہ کہ تین سو سالہ ہجرت میں بکریاں واجب ہو گئی جب پورے چار سو چالیس اوسق چار بکریاں دینی ہو گئیں ۱۷۔

ساتویں فصل

شہد کی زکوٰۃ کے بیان میں

۱۔ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في عشرة أوقاف زكاة أخرجه الترمذي وقال لا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (شہد کی) دس مشک میں ایک مشک زکوٰۃ ہے ترمذی اسکے راوی ہیں اور کہتے ہیں کہ اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے۔

الفصل الثامن في زكاة مال اليتيم

آٹھویں فصل

مال یتیم کی زکوٰۃ کے بیان میں

۱۔ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا آمن ولي یتيمالة مال فليجرب فيه ولا يترك له حتى تاكله الصدقة أخرجه الترمذي ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو جو شخص کسی مال یتیم کا ولی ہو اسکو چاہیے کہ اس (یتیم کے مال) میں تجارت کرے اور اسکو ویسے ہی چھوڑ دے حتیٰ کہ زکوٰۃ اسکو کھا جائے (یعنی وہ سب زکوٰۃ ہی میں تمام ہو جائے ترمذی اسکے راوی ہیں۔)

الفصل التاسع في تحجيل الزكاة

نویں فصل

زکوٰۃ کے جلد ادا کرنے کے بیان میں۔

۱۔ عن علي قال قال لعباس بن رسول الله صلى الله عليه وسلم في تحجيل الزكاة فجل أن يحول الحول فصارعة إلى الجبر كادت له في ذلك أخرجه أبو داود والترمذي ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سال گزرنے کے قبل جلد زکوٰۃ ادا کرنے کی نسبت دریافت کیا تاکہ بھلائی کی طرف جلد پہنچ سکیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس امر کی اجازت دی۔ ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۲۔ وعن محمد بن علقمة بن الوليد التميمي قال قال القاسم بن محمد عن مكاتيب قاطعة بمال عظيم هل عليه فيه زكاة فقال القاسم إن أبائكم يكن يأخذ من مال زكاة حتى يحول الحول قال القاسم فكان أبو بكر إذا أعطى الناس عطاء يأخذ من المال قبل أن يذهب من مال زكاة فقلت عليك فيه الزكاة فإن قال نعم أخذ من عطاء زكاة فإله المال فإن قال لا سلكه عطاء زكاة ولم يأخذ منه شيئاً أخرجه مالك ترجمہ محمد بن علقمة بن الولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے قاسم سے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تم کے مال پر زکوٰۃ واجب ہو ورنہ سب مال زکوٰۃ میں صرف ہو جائے گا کیا معنی ہونگے۔

پہلی فصل

اُن شخصاء کے بیان میں حکمِ زکوٰۃ لینا حلال نہیں ہے

۱۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحَدُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثَمَّةٌ مِنْ تَمِيمِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي نَافِلَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهْتُ أَنْ يَأْكُلَ الصَّدَقَةُ أَوْ أَتَا لَا يَهْلُ لَنَا الصَّدَقَةُ أَخْرَجَهُ السَّيِّئَانِ وَفِي أُخْرَى لَهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا تُقْبِلُ إِلَى الْإِهْلِ فَأَجِدَ الثَّمَرَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِهِ أَوْ فِي بَيْتِهِ فَإِذَا قَعُوا لِأَكْلِهَا فَاتَخَنُوا أَنْ يَكُونَتْ صَدَقَةً فَأَلْفَمَهَا كَمْ كَمْ كَلِمَةٌ ذُكِرَ لِلضَّبْيَانِ وَرُدَّ عُمَا بِكَاءٍ يُسَوِّدُ مِنَ الْأَفْعَالِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ حسن بن علی نے صدقہ کی کچور میں سے ایک کچور لے لیا اور اس کو اپنے منہ میں رکھ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی جی تھو کہ تو تم کو معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے یا یہ کہو صدقہ کھانا حلال نہیں ہے۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور شیخین کی دوسری روایت نیز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے گھر واپس آتا ہوں تو اپنے بچوں پر کیا گھر میں کچور پڑھی ہوئی باتا ہوں تو میں اس کو کھانے کے لیے اٹھا تا ہوں پھر ڈرتا ہوں کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو پھر اس کو الٹا ہوں۔

۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى يَطْعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ فَإِنْ فُيِّلَ هَذِيئَةً أَكَلَ وَ إِنْ قُبِلَ صَدَقَ لَمْ يَأْكُلْ وَقَالَ لَا تَصْنَعُوا بِهَذَا كَلْفًا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ مَرْجُمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَوَيْتَ هُوَ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي عَادَتِ مَبَارَكِ هَتِي كَهَبِ أَكْ بِسَاسِ كُونِي كَهَانَا لَيَا جَانَا تَوَآبِ أَكْسِي بَابِ بُوْجْجِي لِيُوْ (كِي كِي سَابِ) اَگَر كَهَا جَانَا كَه تَخْفَهْ هِي تُو كَهَاتِي اُور اَگَر كَهَا جَانَا كَه صَدَقَه هِي تَوَآبِ اَنهِيں كَهَاتِي اَصْحَابِ اَرشَادِ فَرَمَاتِي كَه تَم كَهَا وَ شَيْخِيْن اَكِي رَاوِي هِي۔

[illegible]

اس طرح غافل کو صدقہ میں سے کچھ حصہ ملتا ہے۔

ہو عن آنس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عز وجل ارحم الراحمین مسکینا واحسن الخ فی زمر والمساکین ثالث عائشۃ لمرار رسول اللہ قال اللہ عز وجل ارحم الراحمین قبل ان یخیرا ربیعیا یا عائشۃ لا تدری المسکین ولقد شیئ عمرہ یا عائشۃ ارحم المساکین وقربہم یقر بک اللہ تعالیٰ یوم القیمۃ الخرجہ الذمیدی والماذیا الخریف الشہ وفي حدیث اخر حکمنا فام والحجۃ منہ کما ان الماذا بالاربعین تقدّم الفید الخرفین علی الخفین وخصیمائہ تقدّم الفقیر الزاہد علی الغنی الراحب نکات الفقیر الخرفین علی درجتین من خمس وعشرین درجۃ من الفید الزاہد ولهذا ایستہ الاربعین الی خصیمائہ وهذا التقیہ برؤا مائہ لا یجرئی علی لسان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم خرافا ولا ایضا قائل سیرا ذکرکہ ذنبہ احاط بہا علیہ فانہ ما یسلق عین القوی ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے کہ اسی اللہ مجھ کو سکین اور مسکین بارور سکینوں کے زمرہ میں میرا شکر حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یہ کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اسلئے کہ مسکین مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں جائینگے اسے عائشہ مسکین کو (اپنے دستے غروم) مت پہنچ اگرچہ کجو رک ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اسے عائشہ مسکینوں کو دوست رکھا اور انکو اپنے نزدیک آنے دئے خدا تعالیٰ قیامت کے دن اپنے نزدیک بقہ کو بلائیگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ خریف سے مراد ہے اور دوسری حدیث میں پانچ سو سال قبل جو ان دونوں حدیثوں میں مطابقت یوں ہو سکتی ہے کہ خریف فقیر حریف غنی سے چالیس سال قبل جنت میں جایگا اور ذاہد فقیر غنی رغبت سے پانچ سو برس قبل جنت میں جایگا تو خریف فقیر نسبت بہ ذاہد فقیر کے معجز کمپیل درجہ کے دو درجہ پر ہوگا۔ اور چالیس کو پانچ سو سے یہی نسبت ہو اور اسی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے محض انکل وارتفاقی طور پر نہیں نکل سکتی بلکہ اپنے اسکے سر کو خوب سمجھ کر اور اس نسبت سے پورے طور پر واقف ہو کر فرمایا اسلئے کہ آپ کی شان ما یطوق عن الہو سے یعنی آپ اپنی خواہش سے نہیں ہوتے (بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم کے بموجب فرماتے ہیں۔)

۶۔ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل
الاعیاء بمئۃ عام ینصف یوم اخرجہ الذمیدی ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقراء، الداروں سے پانچ سو برس قبل جنت میں جائیگے جو قیامت کا اضعاف روزہ۔
ترندی اسکے راوی ہیں۔

۷۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ قُرَشٍ أَوْ الْعَلِيزِ
فَقَالَ لَكَ رَجُلٌ نَادَى إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَاكَ مَسَكٌ تَسْكِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَعْيُنَاءِ قَالَ
فَأَنْتَ فِي خَادِمٍ مَا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ (أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ) ترجمہ ابو عبد الرحمن حبلی سے روایت ہے کہ کسی شخص نے عبد اللہ بن
لہ وہی انکو دیکھ جب وہ سوال کیلئے آئے تو انکو از دم ورت نکال دیا کہ بیٹھے پڑھا، اےناہو یا حبیب! قبل جنت میں جیسے جیسا کہ ابھی یہ حدیث آئی ہے

يُصْعَقَانِ كَمَا أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السَّنَنِ وَمَعْنَاهُ أَنْفَعُوا لِي تَرْجُمَهُ أَبُو سَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْهُدٍ غَرِيبٍ فِي مِثْلَاشٍ كَرِيسَةٍ كَرِيسَةٍ غَرِيبَةٍ هِيَ كِي بَرَكَتٌ وَسُوءُ تَهَارِي مَدِي كَجَانِي تَهِي هِيَ :
اور انہیں کی برکت سے مکھور روزی دیجاتی ہے اصحاب سن اسکے راوی ہیں۔

۱۱۔ وَعَنْهُ كُنْتُ أَدْعَاهَا عَلَى قَرَارٍ بِطَلَا هَلْ مَكَّةُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَفَالِكٌ وَلَكِنْ كُنْتُ الْقَرَارِ لِي تَرْجُمَهُ أَبُو سَرِيرَةَ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے کی پیغمبر ایسا مبعوث نہیں فرمایا جسے بکریاں نہ چرائی ہوں
اصحاب نے عرض کیا اور آپ نے (ہی) یا رسول اللہ (بکریاں چرائی ہیں) آپ نے فرمایا کہ میں اب تک کی بکریاں
بغاوضہ چند قیراط کے چراتا تھا۔ بخاری اور مالک سہراوی میں لیکن مالک قیراط کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ جَاءَ دَجَلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِي لِقَاجِكَ فَقَالَ أَنْظِرْهُمْ أَتَقُولُ قَالَ
وَاللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنْ كُنْتُ تُحِبُّونَ فَأَعِدْ لِلْفَقْرِ خُفَّاقًا فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّهُ مِنَ الْبَقْلِ
إِلَى مُنْتَهَاهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
خُدَّتِمْ (میں) حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ وہ کونسا کہتے ہو اس کو
تین دفعہ یہی کہا کہ قسم خدا کی میں آپ کو دوست رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم مجھ کو دوست رکھو تو ہو فقر و تنگدستی
کے لیے بجا فاقہ (گھوڑے کی جھول) تیار رکھو اس لیے کہ فقر اس کی جانب جو مجھ سے دوست رکھتا ہے اس سے جلد پہنچ
جاتا ہے جسے عرصہ میں سل (بہتا ہوا پانی) اپنے انتہائے بہاؤ کے طرف پہنچتا ہے۔ ترمذی اس کی راوی ہیں

۱۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَسْتَأْخِرُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ عَلَيْهِ نَامُصُصٌ بَنُو عَمْرِو بْنِ
مَاعْلِكٍ الْآبَرْدَةُ مَرْمُوقَةٌ يُقَرُّوْنَ فَلَمَّا دَاَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُنْ لِيَذِي كَانَتْ فِيهِ مِنَ التَّعَمُّدَةِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَكُونُ
إِذَا عَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَا حَرَفِي أَخْرَجَهُ وَفَضِّلَتْ بِلَيْ يَدَيْهِ حُفَّتُهُ وَرُفَّتِ أَخْرَجَهُ وَسَرَّ تَرْجُمَهُ كَمَا
سُئِلَ الْكَعْبَةُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنْهَا الْيَوْمَ تَكْفِي الْقَائِمَةُ وَتَقَرُّوْنَ لِلْعِبَادَةِ فَقَالَ إِنَّهُ الْيَوْمَ
خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ تَرْجُمَهُ حُضْرَتُ عَلِيٍّ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
عَلِيٍّ سلم کی خدمت میں بیٹھتے تھے اس میں مصعب بن عمیر (ہی) وہاں آگے بنکے پاس صرف ایک چادر تھی اس پر
بھی پوسٹین کا پیوند لگا ہوا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی یہ حالت دیکھی تو آپ نے انکی پہلی ناز و نفست کو
یا دکر کے روڈ یا پہاڑ پر فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم صبح کو ایک چوڑا پہاڑ کرو اور شام کو دوسرا چوڑا پہاڑ کرو اور
دکھانے کا ایک برتن تمہارے سامنے رکھا جائے اور دوسرا برتن اٹھا لیا جاوے اور تم اپنے گھروں پر اس طرح
پر وہ لگا و بسطط خانہ کعبہ پر پر وہ ڈالا جائے ہے اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ بنسبت آجکل کے اس دن
اچھے ہونگے (تم لو کی وجہ سے) محنت اور مزدوری کرنے سے سبکدوش ہو جائینگے اور عبادت الہی کے لیے ہلکے
فارغ ہو جائینگے۔ تو آپ نے فرمایا بلکہ تم آج اس دن کی نسبت اچھے ہو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

لے خوب سوچ کر کہو لے تحفات ایک حفاظت کا سامان ہے جو لڑائی کے وقت گھوڑے کو حفاظت کی غرض سے پہنتے ہیں جس طرح سوار زندہ اور خود پہننے میں مطلب
ہو کہ فقر اور احتیاج کے مقابلے کی تیار ہو ۱۱ تلہ ایام جاہلیت میں یہ ایک بڑے امیر کے بیٹے تھے اور بڑی دولت سی و درشتی کی تھی حیا اسلام آتا تو انکی یہ حالت ہو گئی
تھے یعنی کئی طرح کے کھانے ہوں ۱۲ مطلب یہ کہ امیر ہو جاؤ تو تمہاری کیا حالت رہیگی۔ کیا طرز عمل ہوگا ۱۳ یہ کہ کمال فتنہ ہو معلوم نہیں کہ کیا فتنہ ہوگا یا نہ ہوگا بلکہ کیا
طرز عمل ہوگا۔

عمر بن العاص سے پوچھا کہ کیا ہم مہاجرین جیسے فقیر نہیں ہیں تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہیں بی بی سے شکم
 تم رہتے ہو انہوں نے کہا کہ جی ہاں (ہے) پھر پوچھا کہ تمہیں گھر ہے جس میں تم رہتے ہو انہوں نے کہا کہ جی ہاں (ہے)
 تو انہوں نے کہا کہ تم تو امیر ہو اس شخص نے کہا کہ مجھ (خادم) خدمتگار ہی ہو تو انہوں نے کہا تب تو تم بادشاہ
 سلم اسکے راوی ہیں۔

۸۔ **وَعَنْ** أَنَسِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ جَلَسْتُ فِي مَعْصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَارْتَبَعَهُمْ لَسْتُ بِبَعْضِ عِزِّ الْقَوْمِ
 وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ خَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ فَسَكَتَ الْقَارِئُ فَقَالَ مَا لَكُمْ
 تَصْنَعُونَ فَلَمَّا كَانَ قَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا نَسَخِمُ كِتَابَ رَبِّنَا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي أَمْنِي مِنْ أُمُوتِ النَّارِ
 أَضِيءُ نَفْسِي مِنْهُمْ وَجَلَسْتُ وَسُطْنَا لِيَعْدِلَ نَفْسِي بِمَا كُنْتُ قَالِي بِهِ هَكَذَا أَتَقَلَّبُوا وَبَرَزَتْ وَجُوهُهُمْ قَالَ قَالُوا
 مَا أَثَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدٌ أُغْيِرَ ثُمَّ قَالَ لَأَنْتُمْ وَأَيُّ صَعَالِكِ الْمُهَاجِرِينَ بِاللَّهِ
 النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْيَا لِلنَّاسِ يَنْصِفُ يَوْمَ ذَلِكَ تَحْتُمَا فَيَسْتَبِيحُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ
 التِّرْمِذِيُّ الْعَصَابَةُ أَخْبَرَهُ مِنَ النَّاسِ تَحْتُمُوا أَيْ صَادِقًا حَلَقَةً مُسْتَدِيرَةً تَرْجُمُهُ أَبُو سَعِيدٍ وَرَوَيْتُ عَنْ
 غَرِيبٍ مِهَاجِرِينَ كِي جَاعَتِ مِنْ بَيْطِهَا أَوْ بَرَسَتْ كِي دُكِرَ أَنْ يَمُوتَ كِي وَجِهُ سَوَادٍ دُوسَرِي سَ مِنْ أَيْنِي بَرَسَتْ مِغَاةً كُوْ حَصِيَّةً
 أَوَّلِيكَ شَخْصٌ يَكُونُ قَرَأَنُ بَرَّةً كَسَارًا تَهَاتُتَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ أَوْ بَرَسَ بَاسِ أَكْرَمُ كَبَرُ
 تُوْ قَرَأَنُ بَرَسَ وَالشَّخْصُ جِبْ بَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا كِي تَمَّ كِي كَرَبَ هُوَ بَرَسَ عَرَضَ كِي كَالِي
 قَارِئِ قَرَأَنُ بَرَسَ تَهَاتُتَ أَوْ بَرَسَ بِرَسَ بَرَسَ كِي كِتَابُ سَنَ رُوْ تَحُوْ تُوْ أَجْ فَرَمَا كِي شَكْرَ بَرَسَ خَدَا كَا جَسَ مِيرِي مَتِ
 أَيْ شَخْصٌ مِيدَا كَرِي بَرَسَ سَاحَ مَجْهُ صَبْرَ كِي (رَبَسَ) كَا حَلَمَ دِيَا كِي بَرَسَ أَوْ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ
 بَرَسَ بَرَسَ سَاحَ كِي كِي بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ
 كِي سَبَ حَلَقَةً بَانَدَ كَرَبِيَّةً كُنْ أَوْ بَرَسَ كِي چَرَسَ غَمَا يَا بَرَسَ كِي أَبُو سَعِيدٍ كِي بَرَسَ كِي مَنِي بَرَسَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ بَرَسَ
 نَوَ كِي نَوَ شَخْبَرِي هُوَ تَمَّ لَوْ كِي مَسَلْ سَ لَصَفَ رُوْ بِشِيرِ جَنَّتِ مِي جَا كِي جَوَ لَصَفَ رُوْ بِشِيرِ جَنَّتِ مِي جَا كِي
 أَبُو دَاوُدَ وَتِرْمِذِي اسكے راوی ہیں۔

۹۔ **وَعَنْ** إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ عَلَا بَابَ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَائِلَةً
 دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَتَوَقَّعُونَ غَيْرَ أَنْ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أَهْرَبُوا إِلَى النَّارِ وَفُتِحَتْ عَلَى بَابِ
 النَّارِ قَادَا عَامَةً مَنْ دَخَلَهَا النَّسَاءُ أَخْرَجَهُ السَّيِّئَاتُ أَجْنَاءَ الْمَخْطُوءَاتِ وَالشَّعَادَةِ تَرْجُمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَيْدٍ رَوَى
 ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کو دروازہ پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ عام طور پر ہمیں مساکین ہی
 ہیں اور امرا (حساب کی غرض سے) روکے گئے ہیں البتہ وہ فیضول (کفار) کو ورنہ میں لیجانے کا حکم ہو چکا ہے اور میں
 ورنہ کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ عام طور پر اسی عورتیں ہی ہیں شیخین اسکے راوی ہیں۔

۱۰۔ **وَعَنْ** أَنَسِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْنِي فِي مَعْصَابَةٍ تَحْتُمُ قَائِلًا تَصْرُوتُ كَرَامًا

لے جو اس آیت کا منہم ہو وہ میرے پاس نہیں آتے لایہ کہ کوئی امتیاز باقی نہ رہے یہ آپ نے انکو عزت و تکریم دے دی کہ عام طور پر مساکین ہی جنت میں
 نہیں جاتے یہی ہیں امرا و اہل غلبہ جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ ان کو پناہ عند کمال سستی و عافیت میں

۶۔ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّيِّدِ فُجْدَةَ أَبَا بَكْرٍ وَعَمَّهُ فَمَنْعَهُمْ نَحْرُوهَا فَقَالَ أَلَا أَخْرَجْتُ الْجَنَّةَ فَقَالَ مَا أَخْرَجْتَنِي إِلَّا الْجَنَّةَ وَفَدَاهُ بِالْمَالِ أَلَيْسَ الْهَيْئَتُمْ**

روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف برآمد ہوئے تو آپ نے ابو بکر اور عمر کو وہاں پایا آپ نے ان دونوں سے ان کے اتارنے کی وجہ پوچھی وہ دونوں نے عرض کیا کہ یہو کہو کہ نے باہر نکلا لگتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں یہی بہو کہ ہی کے سبب سو باہر نکلا ہوں۔ غرض کہ وہ تینوں ملکر ابو الہشتم بن تہیان کے ہاں تشریف لے گئے انہوں نے ان کے واسطے جو کی روٹی پکانے کے لیے کہا

٥ - وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ طَعَامٌ إِلَّا وَدُونَ الْجُبَّةِ حَتَّى قَرِحَتْ أَسْنَانُنَا. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ الْكَلْبَلِيُّ بِضَمِّ الْخَاءِ وَسُكُونِ الْبَاءِ وَفُحْرٍ

۹۔ وَهَنْ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ وَرَفَعْنَا شَايِبًا عَنْ جِجْجٍ حَبْرٍ قَرِيبَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِجْرَيْنِ اَحْمَرَجَهُ الزَّمِيدُ مَرْتَحِمًا بَوَاطِنًا رَوَيْتُ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ لُؤْلُؤٍ عَنْ يَحْيَى

١٠- وَكَانَ نَضَالَةُ بْنُ عُسَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّاهُ عَجُزٌ رَجُلًا مِنْ قَائِمِيهِمْ مِنَ الْمُحَصَّاتِ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ وَكَانَ إِذَا صَلَّاهُ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ كَوْنُوا تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى

[illegible]

اُخْرَجَ الْخَمْسَةُ إِلَى الْقَوْمِ لِقَاءَ الْقَوْمِ وَلَقِطَ الْقَوْمُ عَيْنَ الْخَمْسَةِ وَالشَّيْبَ وَلَا تَبْهَمُوا إِلَيْهِمْ فَرَجَعَهُ أَبُو بَرِيرَةَ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کے (بالوں کو) نہیں بچتے (خضاب نہیں کرتے) تم
انکی مخالفت کیا کرو (خضاب لگایا کرو) پھر ترمذی کے پانچوں انہیں الفاظ سے اس کے راوی میں سادہ ترمذی کے الفاظ
یہ ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ سفید بال کے (رنگ) کو مستغیر کرو (لوہو) دوسرے کے ساتھ مشابہت کر دو۔

۳۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَقَدْ خَضِبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْسَنَ هَذَا أَوْ مَرَّ آخَرُ وَقَدْ خَضِبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا ثُمَّ مَرَّ آخَرُ وَقَدْ خَضِبَ بِالْقَطْرِ
فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا أَكَلَهُ آخَرُجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَاتَمَهُ نَبِيُّ خُطْبًا بِالْوَسْمَةِ يَخْضِبُ بِهِ تَرْجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ ایک ایسے شخص کا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے) گزر ہوا جس نے ہندی کا خضاب لگایا
تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا اچھا ہے یہ ایسے شخص کا (آپ کے سامنے سے) گزر ہوا جس نے
اور کتم کا خضاب لگایا تھا تو آپ نے فرمایا یہ اُس سے بھی اچھا ہے پھر ایک ایسے شخص کا (آپ کے سامنے سے) گزر ہوا جس نے
زر و رنگ کا خضاب لگایا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو سب اچھا ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں کتم ایک گھاس ہے
جس کو وسمہ کے ساتھ ملا کر خضاب کرتے ہیں۔

۳۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّكَ كَانَ يَصْفُرُ لِحْيَتَهُ بِالْمُقَرَّةِ وَيَقُولُ سَرَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْفُرُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبِغُ بِهَا يَابِسَةً آخَرُجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِي وَفِي رِوَايَةٍ
لِلْمُسْتَجِبِينَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا خَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّكُمْ تَبْلُغُ مِنْهُ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ وَلَوْ
شَيْئًا أَنْ أَعَدَّ شَمَطَاتٍ كُنْتُ فِي مَرَسِيهِ لَفَعَلْتُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَصْبِغَانِ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ ائْتَمَّ الشَّيْبُ
وَالشَّمَطَاتُ الشَّعْرَاتُ الْبَيْضُ تَرْجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ سَوْرَاتِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ كُوزِ زُرْنُغٍ سَوْرَاتِ ابْنِ عَبَّاسٍ
تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اسی سے (دڑھی کو) رنگتے تھے اور کوئی چیز اس سے زیادہ آپ کو پسند
تھی اور آپ اس سے اپنے پیڑھے بھی رنگتے تھے۔ ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور شیخین کی ایک روایت میں جو ان
سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں لگایا اور آپ کے سفید بال بہت ہی تھوڑے تھے
اگر میں آپ کے سر کے سفید بالوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ہندی اور کتم (وسمہ) کا
خضاب لگاتے تھے۔ اور شیخین کی ایک روایت میں جو انس سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب
نہیں لگایا اور آپ کے سفید بال بہت ہی تھوڑے تھے اگر میں آپ کے سر کے سفید بالوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا اور
حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ ہندی اور کتم (وسمہ) کا خضاب لگاتے تھے۔

۴۔ وَعَنْ كُرَيْمَةَ بِنْتِ هُذَامَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خَضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ
لِأَنَّ حَبِيْبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ لِحْيَتَهُ آخَرُجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِي تَرْجَمَهُ كُرَيْمَةُ بِنْتُ هُذَامَ سَوْرَاتِ ابْنِ عَبَّاسٍ
کہ کسی عورت نے حضرت عائشہ سے ہندی کے خضاب کے بارہ میں پوچھا تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اس میں کچھ مضائقہ
نہیں لیکن میں سناؤ پسند کرتی ہوں اس لیے کہ میرے حبیب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی بو کو پسند فرماتے تھے ابو داؤد
سے روایت ہے کہ عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا تھا وہ خضاب کتم
لگاتے تھے کتم کا وسمہ بہت تھوڑا ہے اور بعض لوگ کتم اور وسمہ ایک ہی چیز کہتے ہیں یعنی دونوں نیل کے پتے کہتے ہیں۔ یہی سیہ خضاب نہیں لگایا

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے سر ہونڈانے سے منع فرمایا۔ سنائی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ الفصل (بالوں میں جوڑ لگانے کا بیان) **ابن عیسیٰ** رحمۃ اللہ علیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت ان ابنتی اصابتهما الخصب کما مرق شعراھا وافر فی زحفہما افاصلہ قال صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلہا الا اللہ الواصلہ والمستوصیہ فی روایۃ والموصولہ اخرجہ الشیخان والنسائی وفي اخری للشیخین عن حمید بن عبد اللہ بن عوف ان معاویہ بن جحج خطب الناس علی منبر فتناء ول قصۃ من شعرا کانت فی یدہ فربی فقال یا اھل المدینۃ انکم علماء وکم منعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینسج عن منیل ہذا ہذا قال انما ہلکت ببقی اسرائیل حین اتخذھا نساؤھم الخمریۃ واجل الخمریۃ لم یحکم حدہم السلطان المربون لحفظہم وخراسان ترجمہ اسماء سرورایت ہر کہ ایک عورت زور دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ پوچھا کہ میری بیٹی کو چھپک نکلی جسکی وجہ سے اسکے بال گر گئے اور میں نے اسکی شادی کر دی ہو تو کیا میں اسکے بالوں میں جوڑ لگا دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نواز بالوں میں جوڑ لگائیوالی اور جوڑ لگوانے والی (دونوں) پر لعنت فرمائی ہو شیخان اور سنائی اسکے راوی ہیں۔ اور چسپوں کی ایک روایت میں جو حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہے یہ مذکور ہے کہ حضرت معاویہ نے جس سال چھپک تو منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ پڑھ کر سنایا اور بالوں کا چھلا اپنے ہاتھ میں لے لیا جو کسی غلام محافظ کے ہاتھ میں تھا۔ اور کہنے لگے مدینہ والو تمہارے عالم لوگ کہاں ہیں منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شل ہے کہ اس قسم (کے جوڑنے سے جوڑ لگانے) سے منع فرماتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ نبی سر اٹل تباہ و برباد ہو گئے جب انکی عورتوں نے اس ٹھلے کا استعمال شروع کیا۔ جرسی جس کا واحد ہے بادشاہ کے وہ خدمت گزار جو اپنی حفاظت اور نگہبانی پر متعین ہوں۔

التدل والفرق (بالوں کو برابر کرنا اور مانگ نہ نکالنا اور مانگ نکالنا ان دونوں کا بیان) **ابن عیسیٰ** قال کان اھل الکتاب یسدون استعادتم وکان المشرکون یفرجون رؤسہم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لہم یومر بہ سدل کا صیغہ تفرج بفتح تاء بعد اخرجہ الخمسة الاولیاء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) بالوں کو چھڑ دیتے تھے (اور مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرکین مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے امور میں جن میں آپ کو کوئی حکم (مخالفہ اسلام) نہ دیا گیا ہو اہل کتاب کی ہوفت کو پسند فرماتے تھے نو آس وجہ سے آپ اپنی پیشانی کے بالوں کو چھڑ دیتے تھے (اور مانگ نہیں نکالتے تھے) پھر اسکے بعد آپ مانگ نکالنے لگے۔ بخاری و ترمذی نے ہاتھوں اسکے راوی ہیں۔

تفت الشیب سفید بال کو خشنے اور اکھاڑنیکا بیان) **عن** عرو بن شعیب عن ابیہ عن جددہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفتوا الشیب فانکم من مسلمین شیبۃ الاسلام الا کانت لہ ثورا یوم الیقینۃ اخرجہ الصحاح السنن واللمظ لا فی ذاد و فی روایۃ کتب اللہ لہ ہا حسنتہ وخطبہ عہا حلیۃ ترجمہ عرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید بال مت اکھاڑو اسلیئے کہ جس مسلمان کا بھات اسلام کوئی بال سفید ہو او تو وہ بال قیامت کو دن اسکے لئے نوز ہو گا صحابہ بن اسکے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ ہر ایک بال کے بدلہ ایک نیکی لکھیں گا اور ایک گناہ معاف فرمائیں گا۔

لے بخاری و ترمذی میں کہ ہوا کرتے ہیں وہ چھلا لگاتی ہیں جس کو سر میں زیادہ بال معلوم ہوتے ہیں سیکو دل کہتے ہیں معنی ہے ۱۲۔ کیونکہ اسکے استعمال سے ممانعت نہیں کرتے تھے اور بدعت زینت اور عیش و عشرت میں پڑ گئے اور دیں کو چھڑ دیتے ہیں۔ اسلئے کہ قیاس اسکا مقتضی ہے کہ ہر اہل کتاب تک بھی کو ملوٹن کا حکم نہ لگایا جائے آپ کو حکم نہ لگایا اور آپ مانگ نکالنے لگے لہذا اب اسکا کھڑے جہاں مانگ نکالنا یا تیری مانگ نکالنا سنت نبوی کا ترک کرنا اور صراط مستقیم کو چھڑ دینا غیر مستحب ہے۔

۱۴- وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خُرَاتِيمِ الذَّهَبِ عَنْ أَرِيئَةَ الذَّهَبِ وَ
الْفَيْصَةِ وَعَنِ الْمَيْتَةِ وَالْفَيْصَةِ وَالْإِسْتَبْقِ وَالْيَتِيَا وَالْخَيْرِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ وَهَذَا الْعَطُّ الشَّامِيُّ تَرْجَمَهُ
برائے روایت ہو وہ کہتے ہیں کہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کو منع فرمایا۔ سونے کی انگوٹھی سے اور چاندی
اور سونے کے برتن کو استعمال سے اور سرخ (ریشمی) زین پوش کو اور قسی اور استبرق اور دیباچ اور حریر کے استعمال کو پھر ابو داؤد
کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور یہ لسانی کے الفاظ ہیں۔

۱۵- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُكْبَ الْأَنْجَوَاتِ وَلَا
الْكِبْسَ لِمُعْصِرٍ وَلَا الْبَدْنَ الْمُكَلَّفَ بِالْخَيْرِ وَأَمَّا الْحَسَنُ إِلَى جَيْبٍ فَيُصْبِغُهُ قَالَ وَقَالَ الْأَوْطَيْبُ الرَّجَالُ رَجُلٌ كَرِيمٌ
لَوْ تَلَاهُ وَطَيْبُ النِّسَاءِ لَوْ تَلَاهُ لَزِيحٌ لَهُ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هَذَا إِذَا خَرَجْتَ أَمَّا إِذَا كَانَتْ عِنْدَ رَوْحِهَا فَلَمْ تَطِيبْ بِمَا سَأَلَتْ
أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ الْأَنْجَوَاتُ صِبْغًا خَيْرٌ مِنْ شِدِيدِ الْخَمْرِ تَرْجَمَهُ عمران بن حصین سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میں سرخ (ریشمی زین پوش) پر نہیں شواہوتا۔ اور نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ میں ریشمی عسجاف پہنتا ہوں
کپڑا پہنتا ہوں۔ اور حسن نے اپنے کتہ کو گریبان کی طرف اشارہ کیا اور آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ مردوں کی عطر وہ جو جس میں خوشبو
ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کا عطر وہ جو رنگین ہو اور لادہ (خوشبو نہ ہو) بعض راویوں کا قول ہے کہ عورت کا یہ عطر
ہے جب وہ باہر نکلتی اور عسجاف شوہر کو پاس ہو پھر جس قسم کا عطر چاہے لگائے ابو داؤد اسکے راوی ہیں اَنْجَوَاتُ نہایت سرخ
۱۵- وَعَنْ أَبِي أَنُقَيْبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِيَاءُ وَالنَّعْطُ وَالسُّوَالُ وَالنَّكَاخُ مِنْ سُكِّ
الْمُرْسَلِينَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ تَرْجَمَهُ ابو ایوب سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عسجاف اور عطر اور
اور نکاح پیغمبروں کی سنت ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۱۶- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا رَأْسُهُ شَعْنًا فَقَالَ أَمَا وَجَدَ هَذَا أَمَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ
وَدَأَى أَخْرَجَهُ ثِقَابٌ وَبِحْجَةٍ فَقَالَ أَمَا كَانَ هَذَا يَحْدُ مَا يُعْصِلُ بِهِ تَوْبَةً تَرْجَمَهُ حابر سے روایت ہو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سر کے بال پریشان پکڑے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا اس کو کوئی چیز ایسی نہیں ملتی جس
سے وہ اپنے بال کو درست کرے اور لیجائے اور ایک دوسرے شخص کو آپ نے دیکھا جو سیلے پکڑے تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا اس کو لیانی
نہیں ملتا جس سے یہ اپنے کپڑے دھوئے۔

۱۷- وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَوَاحِلِنَا الْكِسِيَّةِ فِيهَا خِيَاطٌ عِنْدَ حَزْمِهَا
فَقَالَ لَا آدَى هَذِهِ الْخِمَرُ قَدْ عَلَتْكُمْ فَقُمْنَا سِرَاعًا الْقَوْلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَقْرَ بَعْضُ الْمَلِكِ فَنَزَعْنَا الْكِسِيَّةَ
عَنْهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ. الْعَصْنُ مَصْبُوعٌ وَقِيلَ الْقُصُوفُ مَطْلَقًا تَرْجَمَهُ رافع بن خدیج سے روایت ہو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے کونٹ کے پالانوں پر ایسے کپڑے (زین پوش) دیکھے جنہیں (صرف) سرخ اور نی داریاں تھیں تو
آپ نے فرمایا کہ کیا میں یہ نہیں دیکھتا ہوں کہ یہ سرخی تم پر غالب ہو گئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنتے ہی ہم لوگ
جھپٹ کر اٹھ بیٹھے کہ ہمارے اس تیزی سے ہمارے کپڑے اونٹ پر ٹک کر بھاگے اور پہنے وہ سب کپڑے (زین پوش) اونٹوں

پہنے تھے اور طریقہ سے عام طور پر کوئی مانت ثابت ہو چکی ہو لہذا اسکی مانت حضرت علی کو ساتھ مخصوص نہیں ہے یہ قول انکا نہایت احتیاط پر مبنی ہے واللہ اعلم
ریشمی کپڑوں کے اقسام میں سے چار جامدہ ایسے کہ منکبروں کی عادت ہو۔ بلکہ گریبان میں ریشمی عسجاف لگی ہو وہ تاکہ اسکی خوشبو سے کوئی فتنہ برپا نہ
کے ارجوان معرب ہو اور غوان کا جو سرخ رنگ کا پہول جو اور اب ہر سرخ رنگ کا استعمال کرنے لگے

[illegible]

۱۔ جو سر خطر نہ ہو وغیرہ لفظ قل عوذ رب الناس ۲۔ اللہ وحید نظر ایسے کہ بعض چیزیں اس میں حرام ہیں جیسو سونے کی انگوٹھی کو شعلی مردوں کے لئے خود خوفت ۳۔ حرام قرار دیا ہے ایسو جو بعض نے بغیر محمد کو حرف اخیر فقرہ کو شعلی قرار دیا ہے یعنی عورت سے یا مرد و عورت میں جامل کر ناجائز نہیں ہو مافی فو باتیں کردو و تحریر میں ۴۔ والد اعلم بالصواب۔ متبرجیم لکھ تھی ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے لکھ یہاں شرباں کو یا شرباں مرد و ہر لکھ یعنی حضرت علیؑ میں کہ میں کہتے ہیں کہتا کہ محمد ہی رسول اللہ صلا علیہ وسلم نے ان چیزوں کی استعمال کو منع فرمایا مجھ کو تو منع فرمایا لیکن چونکہ وہین کو احکام شخصی نہیں ہیں علاوہ

حرف میں جیسے حسبِ فیل پانچ کتابیں ہیں۔

السَّحَابُ	السَّفَرُ	السَّبْقُ	السُّؤَالُ	السَّحَرُ
سحاب	سفر	سبق	سؤال	جادو

سجائوت اور بخشش کا بیان

[illegible]

۴۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَتَفْقَأُ أَتَفْقَأُ أَتَفْقَأُ عَلَيْكَ وَقَالَ يَا اللَّهُ مَا لَكَ لَا بَعْضُهَا نَفَقَةٌ سَخَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَرَأَيْتُمْ مَا أَتَفْقَأُ مِنْهُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَعْصِ مَا فِي بَدَنِهِ وَكَأَنَّ عَمَلَهُ عَلَى الْبَاءِ وَبَيْدِهِ الْإِبْرَاقِ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ أَحْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالزَّمِيدُ لَا يَغِيضُهَا أَيْ لَا يَفْقَأُهَا وَفَقَأَ لَهُ سَخَاءُ اللَّيْلِ أَيْ لَا يَفْقَأُ عَطَا وَهَذَا كَيْدُ الْمُطْعِرِ تَرْجَمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تم خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا۔ اور فرمایا کہ خدا کا ماتھ بھر اسے رات دن کا یہ خرچ کرنا نہیں کوئی کمی نہیں پیدائیں کرنا بھلاؤ گھر کو کہ جسے زمین و آسمان پیدا کیا ہے کتنا خرچ کیا ہوگا پھر بھی جو کچھ اسکے ماتھ میں ہے اس میں کوئی کمی... یہوئی اور اسکا عرش (قبل پیدائش آسمان زمین) پانی پر تھا۔ اور اسکے ماتھ میں میزان (ترازو) ہے یست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَخَوِّتُهُمَا إِلَّا غَدَا حُجَّةُ الْقَمِيذِ مَرَّجَمَهُ نَسَ سَوْرَتَا

۴۔ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَاتِلُوا مِنْ جُنْدٍ هَلَكَ بِهِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَ عَنْكُمْ أَصْطَرُّوْكُمْ أَمْ لَا يَسْمَعُونَ حَقِيقَتَهُ رَدَّاهُ عَنْ قَوْفٍ فَقَالَ: انْطَوَيْتُمْ رَدَّاهُ فَوَكَانَ لِي عِنْدَ ذَلِكَ الْوَقْتِ

فَيُخْرِجُهُمْ فَتَقَعَلْ ذَلِكَ أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ الْإِسْخَارِيَّ وَهَذَا الْقَطْعُ أَنِّي دَاوُدُ وَالزَّمَنِيُّ تَرْجَمَهُ ابُو سُرَيْه سُرُوَايَتِ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ریل علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں کل شب کو تمہارے پاس رہا
 تھا تو میرے اندر آنے میں کوئی شے مانع نہ تھی۔ بجز اسکے کہ گھر میں پردہ پڑا تھا جس میں تصویریں تھیں اور گھر میں کتا رہتا
 تھا اور دروازہ پر مردوں کی تصویریں تھیں تو تم حکم دو کہ تصویروں کے سر ٹھاڑ دے جائیں تاکہ (دوسرے) درخت کی طرح
 ہو جائے اور پردہ کو بارے میں حکم دو کہ اسکے دو ٹکے بنائے جائیں جو کہٹے لے جائیں اور کتے کے باہر نکالنے کا حکم دو چاہا
 آپ نے ایسا ہی کیا۔ بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد اور ترمذی کے الفاظ ہیں۔

۴۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَكِتَابٌ وَلَا كَلْبٌ
 أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ تَرْجَمَهُ ابُو سُرَيْه سُرُوَايَتِ ابُو سُرَيْه سُرُوَايَتِ ابُو سُرَيْه سُرُوَايَتِ ابُو سُرَيْه سُرُوَايَتِ ابُو سُرَيْه
 ہوتے جس میں تصویر ہو اور نہ (ایسے گھر میں) جس میں جنب (ناپاک شخص) ہو اور نہ (ایسے گھر میں) جس میں کتا ہو ابوداؤد و ترمذی
 اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّورَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ
 حَتَّى أَقْرَبَهَا فَتَحَّتْ وَرَأَى صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ بِأَيْدِيهِمَا الْأَرْضَ لَمْ يَقَالَ قَاتِلَهُمَا اللَّهُ وَاللَّهُ إِنْ اسْتَفْتَيْتُمَا الْكَلَامَ
 وَقَدْ أَخْرَجَهُ الْخَارِجِيُّ تَرْجَمَهُ ابُو عَبَّاسٍ سُرُوَايَتِ ابُو عَبَّاسٍ سُرُوَايَتِ ابُو عَبَّاسٍ سُرُوَايَتِ ابُو عَبَّاسٍ سُرُوَايَتِ ابُو عَبَّاسٍ
 نہ لیگئے تاکہ اپنے حکم یا اور وہ تصویریں نیست نابود کر دی گئیں آپ نے اپنے ابراہیم و اسمعیل کی تصویر دیکھی کہ ان دونوں کے ہاتھ
 میں ازلام (تیرا بن) تو آپ نے فرمایا کہ خدا ان (مشرکین) کو غارت کرے۔ قسم خدا کی ان دونوں نے کبھی ازلام (تیرا بن) سے
 نہیں طلب کی بخاری اسکے راوی ہیں۔

اس معلوم ہوا کہ کمال تصویر ناجائز ہے صرف یاد دہا نہیں کوئی مضائقہ نہیں جیسا کہ موجودہ زمانہ میں انگریزی روپیہ ۱۰ لکھ جیسے کوئی وقت باقی
 رہے لکھ جیسا کہ جب ریل نے آپ سے کہا تھا۔ لکھ جیسے غاڑ کا وقت گزر جائے اور وہ پاکی حاصل نہ کرے۔ شہ مشرکین نے ان دونوں کے
 میں تیر رکھے تھے۔ ایک پر افعل (کرد) اور دوسرے پر افععل (کرد) اور تیسرے پر لاشے (کچہ نہیں) لکھ ہوا تھا جب انہیں
 کوئی کام کرنا ہوتا تو اس سو دریافت کرتے اگر امر نکلتا تو اس کام کو کرتے اور اگر نہی نکلتی تو نہ کرتے اور اگر لاشے نکلتی تو مکر رہی علی
 کرتے تاکہ امر باہمی نکل جائے۔

رُفَعَتْ فِيهَا جِلْدَةٌ مِثْلُ رَحْمَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ سَے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے ایسے مسافروں کو ساتھ نہیں لے کر جکے ساتھ کتا ہو اور نہ (ایسے مسافروں کے ساتھ) جنکے ساتھ گھنٹی ہوں۔ مسلم ابوداؤد اسکے راوی میں اور ایک روایت میں ہے کہ گستاخیطان کا باج ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ فرشتے ایسے مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جنکے پاس درندہ کی کھال ہو۔

النُّوعُ السَّابِعُ فِي الْقُفُولِ مِنَ السَّفَرِ

ساتویں قسم سفر سے واپس ہونے کے بیان میں

اعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفر قطعہ من العذاب ینعم أحدکم طعاماً و
شرباً یوماً فإذا قضی أحدکم فہمۃ فلیجعل إلى أهله أخرجہ الثلثۃ کفۃ من بعد النون ای حاجتہ ترجمہ ابی ہریرۃ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تم کو کھانے پینے سونے سے روکتا ہے پس جب
تم اپنی ضرورت پوری کر چکو تو فوراً اپنے گھر واپس آ جاؤ۔ تینوں اسکے راوی ہیں۔

۲- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جُمِعَتْ مِنْ سَفَرٍ فَلَا تَأْتِ أَهْلَكَ طَرَوْثًا حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْغُيْبَةَ وَتَسْتَطِطَّ الشَّعْبَةَ وَتُعَلِّقَ بِالْكَائِسِ أَخْرَجَهُ الْحَمْسَةُ إِلَّا الْكُتَاةَ فِي وَفَى رَوَايَةٍ كَانَ يَهْمُ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لِيَلَا يَخْفُوْنَ هُنَّ وَيَطْلُبُوا عَمَلَهُنَّ وَفَى أُخْرَى لَا تَجْعَلِي عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِبُ مِنْ بَيْتِ أَدَمَ أَحَدَكُمْ جَرِبَ الدَّمِ نَفَلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنْهُ إِلَّا أَنْ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاسْلَمَ قَالَ سُفْيَانُ مَعْنَاهُ اسْلَمَ أَنَا مِنْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْلِمُ وَفَى أُخْرَى كَانَتْ إِذَا فَعَلَ مِنْ غَزْوَةٍ أَوْ سَفَرٍ قَوَّصَلَ عَشِيَّةً لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى يُصَلِّمْ فَإِنْ وَصَلَ قَبْلَ الصُّبْرِ لَمْ يَدْخُلْ إِلَّا وَفَتْ الْعَدَاةُ يَقُولُ أَمْهَلُوا كَيْ تَمْسُطُ الثَّغْلَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْغُيْبَةَ الطَّرُوقُ الْخِيَرَةُ لَيْسَ وَالشَّخُونُ طَلَبُ الْحَيَاةِ وَالْفَقْمَةُ وَالْإِسْتِغْدَادُ حُلُّ الْعَانَةِ وَهُوَ اسْتِغْفَالُ مَنْ الْحَدِيدُ كَانَتْ اسْتَعْلَاهُ عَلَى طَرِيقِ الْكُنَايَةِ وَالشُّكْرِيَّةِ وَالْمُعِينَةُ الَّتِي عَابَ عَنْهَا زَوْجَهَا وَالشَّعْبَةُ الْبَعِيدَةُ الْعَهْدِ بِالْغُسْلِ وَتَسْرِيفُ الشَّعْرِ وَالْمُظَافَرَةُ وَالْفُكْلَةُ الَّتِي لَمْ تَطْتَبِثْ وَالْكَائِسُ الْجَمَاعُ وَالْكَائِسُ الْعَقْلُ فَيَكُونُ قَدْ جُعِلَ طَلَبُ الْوَلَدِ مِنَ الْجَمَاعِ عَقْلًا تَرْجَمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَايَتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا کہ جب تم سفر سے واپس آؤ تو راتوں رات لہر میں (بلا اطلاع) نہ چلے آؤ تا آنکہ جس عورت کا شوہر غایب تھا (یعنی تمہاری بی بی) زینات کے بال بے لیوے اور ریشان بال والی اپنے بالوں میں لنگھی کر لیوے اور تم کو جو عورت کا زامہ ہے۔ بخرباسی کے پانچھل سکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اصحاب کو راتوں رات عورتوں کے پاس آنے سے منع فرماتے تھے تاکہ انکی خیانت اور تہمت کے طلبکار نہ بنیں اور ان کے قصور اور بُرائیوں کے متلاشی نہ بنیں اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے فرمایا کہ جن عورتوں کے شوہر غایب ہیں۔ (یعنی سفوف میں) انکے پاس مت جاؤ اسلئے کہ شیطان ہر انسان کے خون کی روانی کے مقامات پر پہنچتا ہے تو پہنچنے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) اور آپ کے آپنے فرمایا کہ میرے بھی لیکن خدا کی مدد سے مجھ کو اس پر غالب کر دیا ہے اور وہ میرا نایاب

۱۲

ہو گیا ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ اسکے لئے معنی یہ ہیں کہ جو کچھ اس سو سال میں رکھا ہے اسلئے کہ شیطان مسلمان نہیں ہوتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ جب کسی جنگ یا سفر سے رات کو واپس آتے تو گہر میں نہ جاتے تھے کہ صبح ہو جاتی۔ اور اگر آپ صبح ہو کر اٹھتے تو صبح کے وقت گہر میں تشریف لے جاتے اور آپ فرماتے کہ مہلت دو تاکہ پریشان بال والی کنگھی کرے اور جب کنگھی غائب ہوا تو رات کے بال لیوے۔ طروق رات کو واپس آنا۔ تھن خیانت اور تہمت کا مندراسی اور طالب ہونا۔ استعمال زیر ناف کے بال لینا۔ یہ حدید سے استعمال ہے گویا کہ بطریق کنایہ اور توریہ کے استعمال کیا ہے۔ مغیبہ جس عورت کا شوہر غائب ہو ششہ جو کمر و ہوکرا اور کنگھی کر کے بہت عرصہ گزرا ہو ششہ جس عورت نے خوشبو کا استعمال نہ کیا ہو کس کے معنی ہیں کس اور کس کے معنی عقل کے ہیں۔ پس مطلب یہ ہوگا کہ جماع کے ذریعہ سے لڑکا طلب کرنے کو عقل قرار دیا۔

۳۳ **رویکن** ابن عباس قال لکنا تھاہم النبہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یطرقوا النساء لیکلا طرف رجلا بن بعد النکاح فوجدوا کلوا حیاً منہما مع امراۃ رجلاً آخرہ الترمذی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو راتوں رات (سفر سے واپس آتے ہی) عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا تو وہ شخص اس ممانعت کو بعد رات (سفر سے واپس) آتے ہی بلا اطلاع گہر میں گھس گئے تو ان دونوں نے اپنی بی بیوں کے ساتھ کسی غیر مرد کو پایا۔ نزدیکی اسکے راوی ہیں۔

النوع الثامن فی سفر البحر

آہوں قسم دریا کے سفر کے بیان میں

۱۔ **ابن عمر** بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تترك البحر الا حجاباً ومعتراً او عازلاً فی سبیل اللہ تعالیٰ فان تحت البحر کاداً و تحت التار بحر آخرہ ابو داؤد قال خطابی فی قولہ ان تحت البحر کاداً الى آخرہ هذا یفہم ولا یقول البحر لیس فیہ قارۃ تسمى البحر الی راکیہ ولا یؤمن من ہلک لہ فی غلیل لا یؤمن کما لا یؤمن من ہلک لہ من التارین لا یسہا و قد فیہا و هذا فی معمر بن النخیل والنخیل ترجمہ ابن عمر بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دریا کا سفر مت کرو مگر حج اور عمرہ یا خدا کی راہ میں جہاد کرنے کی غرض سے اسلئے کہ دریا کے نیچے آگ ہو اور آگ کو نیچے دریا ہے ابو داؤد اسکے راوی خطابی نے کہا کہ دریا کے نیچے آگ ہو آخر تک اس سورہ کے سفر کی بڑائی اور اسکے سفر سے خوف دلانا مقصود ہے اسلئے کہ کشتی کے سوار بہت جلد ہفت آجاتی ہے اور اکثر وہ ہلاکت سے محفوظ نہیں رہتا محیط وہ شخص آگ کی ہلاکت سے محفوظ نہیں رہ سکتا جو آگ کے قریب یا ملا ہے اور یہ ایک قسم کی خیال میں لاش والی اور تمثیلی بات ہے۔

۲۔ **رویکن** مطرق قال لا یأس بالبحار فی البحر و کاد کثرہ اللہ تعالیٰ فی القمار ان لا یحق ثمر لک و تری العاک فیہ مواخر لیتفقوا من فضلہ آخرہ کونین قلت فآخرہ البخاری فی ترجمہ واللہ اعلم مواخر جمع مواخر و ہی البخاریہ ترجمہ مطرق سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ تجارت کی غرض سے دریا کا سفر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہو اور خدا نے قرآن میں سچ فرمایا ہے اسکے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی وتری العاک فیہ مواخر لیتفقوا من فضلہ زرین اسکے راوی ہیں

یہ اور کچھ بات ہے کشتی کو جاری ہے تاکہ تم نہ ہونڈو اسکے فضل سے۔

۱۷ وعن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم نافعاً لسمي العَصَاء لا تشق فحذاء أعزائي على قعود يسبقها
فمن ذلك على المسلمين فقال صلى الله عليه وسلم حق على الله أن لا يرفع شيء من الدنيا إلا وضعه آخرجه
التجاري وأتودأود والنسائي ترجمہ السنن سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عصاباء
تھا جو کہیں پیچھے نہیں رہتی تھی۔ سب کے آگے بڑھتی تھی، تو ایک دیہاتی اونٹ پر سواریا تو آپ کی اونٹنی سے اسکا اونٹ آگے
بڑھ گیا تو مسلمانوں پر یہ بہت ہی شائق گذرا تو آپ نے فرمایا کہ خدا پر حق ہے (خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہے) کہ دنیا کی کوئی چیز جب
بلند ہو جاتی ہے۔ تو اسکو ضرور پست کر دیتا ہے بخاری ابو داؤد نسائی اسکے راوی ہیں۔

۷۔ وَعَنْ فُعَيْلِ بْنِ الْحُمَيْ قَالَ قُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَخْتَلِفُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْعَرَضَيْنِ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ وَيَشُقُّ عَلَيْكَ فَقَالَ لَوْ لَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعَانَتْهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ يَعْلَمُ الرَّحْمَنَ تَعَرَّفَ لَكَ فَلَيْسَ مِنْهُ وَقَدْ عَصَى أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمُعَانَاةُ الشَّيْءِ مَقَاسَاةٌ وَمُكَايَسَاتَةٌ تَرْجِمُهُ فَعِمْ لِمِ سَوْرَاتِ هِرْ كُوهَ كَيْتَمِ هِمْ
کہ میں نے عقبہ بن عامر سے کہا کہ آپ ان دونوں نشانوں کے مابین جھگڑ گئے ہیں حالانکہ آپ بہت بڑے ہو گئے ہیں اور آپ کو تکلیف ہوتی ہوگی تو انہوں نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں اس کے پاس ہی جاتا۔ میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص تیر اندازی سیکھے اور پھر اس کو چھوڑ دے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اسے نافرمانی کی مسلم اس کے لڑوی ہیں۔

۱۷ / وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَعَلَّ لَيْدًا خَلَّ بِالسَّيِّمِ الْوَاحِدِ
لَنُفَّةٍ لِقَرْنِ الْحَنَةِ صَائِعَةً اُخْتَسِبَ فِي عِلْدِ الْحَيَّةِ وَالرَّاحِي بِهِ وَالْمَيْدِيَّةُ فِي رِوَايَةٍ وَمُنْبَتُهُ قَارِ مُؤَاوَرِكِيُوا وَاحْتَبَ
إِلَى أَنْ تَمُوتُوا مِنْ أَنْ تَرَكُوا كُلُّ لُحْيَةٍ بَاطِلٌ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَحُجُودُ الْأَثَلَةِ كَأَذْيَبِ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمَلَكَ عَيْبَتَهُ أَهْلَكَ
وَرَمِيَهُ يَقُوسُهُ وَبَكَاهُ فَابْتَهَتْ مِنَ الْحَيَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّحْمَى بَعْدَ عَمَلٍ فَإِنَّهُ يُعْمَهُ تَرَكَهَا وَقَالَ لَقَرَهَا أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ
السُّنَنِ وَهَذَا الْفُطْ أَيْ دَاوُدَ وَالْمُنْبِتُ الَّذِي يَتَاوَلُ الرَّاحِي التَّبَلُّ لِيَرْجِي بِهِ وَهُوَ الْمَيْدِيَّةُ وَقَوْلُهُ لَقَرَهَا أَيْ جَعَلَهَا
تَرْجَمَةً عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَاهُ كَمَا خَدَا تَعَالَى الْبِكْرِي كَيْدًا تَمِنْ شَخْصًا كُنْصَتْ
مِنْ دَخَلٍ فَرَمَاهُ (ايك) اسكے بنا مولا کو جسنے اسكے بنانے میں پہلانی کی نیت اور ثواب کی امید کی تھی (دوسرے) اسكے
چلانے والے کو (تیسرے) اسكے سینے والے کو اور ایک روایت میں منبل (کا لفظ) ہے پس تیرا اندازی کر اور سواری
سے تیرا اندازی جھکوز یا دہ محبوب اور پسند ہو سب کھیل باطل ہے کوئی کھیل محمود اور اچھا نہیں ہے بجز تین کھیل اور لہو کے (ایک)
کسی شخص کا اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا (دوسرے) کسی شخص کا اپنی بی بی کے ساتھ لہو و لعب کرنا (تیسرے) کسی شخص
کا اپنی تیر کمان سے تیرا اندازی کرنا یہ تینوں حق اور اچھے ہیں۔ اور جو شخص تیرا اندازی سیکھنے کے بعد (برا سمجھ کر)
چھوڑ دے تو اسنے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا اسکا ناشکری کی اصحابِ سنن اسكے راوی میں اور یہ اوواؤد کے الفاظ ہیں

(۹) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَتَصَلُّونَ بِالشَّوْءِ فَقَالَ ارْمُوا بَنِي إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَأِيماً اِرْمُواؤُا أَمَا مَعِيَ بَنِي فَلَانٍ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِيَدِيهِمْ فَقَالَ لَكُمْ

الفصل الأول في أحكامها

پہلی فصل ان دونوں کے احکام کے بیان میں

(۱) عَنْ أَنَسٍ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خَيْبٍ أَوْ خَافِرٍ أَوْ نَضَلٍ
الْخَبَابِ الشَّيْنِ وَالْمَرِّ أَوْ بِالنَّحْفِ الْأَيْلِ وَبِالنَّحْفِ فِي الْحَيْلِ وَبِالنَّضَلِ لَسْتَهُمْ وَالسَّبَقُ بِقِيَمَةِ الْبَاءِ الْجَعْلِ وَبِالنَّحْفِ
مَصْدَرٌ سَبَقَتْ أَسْبَقُ سَبَقًا تَرْجُمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خَيْبٍ أَوْ خَافِرٍ أَوْ نَضَلٍ
كُفُورٌ أَوْ تِرَازَانِي كَيْلِ أَوْ كَيْلِ خَيْرِي (جائز نہیں ہے صحابہ سن اس کے راوی میں۔)

(۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي الْحَيْلَ يُسَاقُ فِيهَا
أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجُمُهُ ابْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خَيْبٍ أَوْ خَافِرٍ أَوْ نَضَلٍ
كُفُورٌ أَوْ تِرَازَانِي كَيْلِ أَوْ كَيْلِ خَيْرِي (جائز نہیں ہے صحابہ سن اس کے راوی میں۔)

(۳) وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَيْلِ وَفَضْلِ الْقَرْحِ فِي الْعَاثَةِ الْغَرِ
أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجُمُهُ ابْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خَيْبٍ أَوْ خَافِرٍ أَوْ نَضَلٍ
كُفُورٌ أَوْ تِرَازَانِي كَيْلِ أَوْ كَيْلِ خَيْرِي (جائز نہیں ہے صحابہ سن اس کے راوی میں۔)

(۴) وَعَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُتِمَ مِنَ الْحَيْلِ مِنَ الْحَقِيقَةِ إِلَى ثَلَاثَةِ أَلْفِ
يُفْتَمِرُ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى مِائَتَيْ ذَرِّبٍ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ تَرْجُمُهُ ابْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خَيْبٍ أَوْ خَافِرٍ أَوْ نَضَلٍ
كُفُورٌ أَوْ تِرَازَانِي كَيْلِ أَوْ كَيْلِ خَيْرِي (جائز نہیں ہے صحابہ سن اس کے راوی میں۔)

(۵) وَعَنْ أَنَسٍ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْخَلَ قَرْسًا بَيْنَ قَرْسَيْنِ وَهُوَ
أَنْ يَسْبِقَ فَلَيْسَ بِقَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ قَرْسًا بَيْنَ قَرْسَيْنِ وَقَدْ آمَنَ أَنْ يَسْبِقَ فَهُوَ قَارٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجُمُهُ
ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (ثالث) دو گھوڑوں کے درمیان (اپنا) گھوڑا داخل
کرے اور اسکو اس امر کا یقین نہ ہو کہ اسکا گھوڑا آگے بڑھ جائیگا تو یہ قمار (جوا) نہیں ہے اور جو شخص (ثالث) دو گھوڑوں کے
درمیان (اپنا) گھوڑا داخل کرے اور اسکو اس بات کا یقین ہو کہ اسکا گھوڑا آگے بڑھ جائیگا تو یہ قمار ہے ابو داؤد اس کے راوی
میں ہے اور اسکی شرط لگا کر مال مشروط ہونا سوائے تینوں چیزوں کی باقی شیاؤں میں جائز نہیں ہے۔ مثلاً ایک خاص قسم کی تیاری جو جو مقدار میں ان کے ہاں
محنت دینا کو ذریعہ ہو جاتی ہو مثلاً نام مقام قلعہ یا گروہ سو دہی اضماء مردہ جو اوپر مذکور ہوا پہلے دونوں مقاموں کے مابین پانچ میل کا فاصلہ ہو
دونوں مقاموں کے مابین ایک میل کا فاصلہ ہے مثلاً بلکہ یہی جہاں ہو کہ شاید اسکا گھوڑا پیچھے رہ جائے ۲ شے مطلب یہ ہے کہ گھوڑا دو دفعہ دو دفعہ
ایک جانب سے شرط جائز ہے اور جب جانبیں دو شرط ہو تو ایسی صورت میں ایک شخص ثالث کی ضرورت ہے جسکو محض کہتے ہیں بیٹے حال
کہ نبی الاحی وجہ شرط حلال ہو گئی لیکن شرط یہ ہے کہ اس شخص ثالث کو اپنی حاجت کا یقین نہ ہو بلکہ دونوں محمل ہوں پس اگر اسکا
آگے بڑھ جائیگا۔ اور اس طرح یہ دونوں جو جیت لیگا تو دونوں سوال مشروط بنے لیگا۔ اور اگر اسکا گھوڑا پیچھے رہ جائیگا اور اس طرح یہ بڑھ جائیگا تو اسکو ذرا
جانبیں میں جو شرط ہو گئی تھی اور قمار کی ایک صورت پیدا ہو گئی تھی اس شخص ثالث نے اسکو ہال کر دیا اور ایک طرف شرط باقی رہ گئی پس اگر اس شخص
حاجت کا یقین ہو تو پھر اس صورت میں اسکی شرکت ہے سو دو گئی اور جانبین کی شرط علی حال قائم رہے گی جو قمار سے فتنے ۱۲

لَا تَزِمُونَهُمْ فَقَالُوا كَيْفَ تَزِمُنِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنَّا مَعَكُمْ أَفَلَا تَزِمُونَهُمْ أَلَمْ تَرَ جِبْرِيلَ النَّجَّارَ ثُمَّ رَجَعَهُ سَلَمُ بْنُ الْوَيْهَكِ وَرَأَيْتُمْ
 كَذَلِكَ قَبِيلَهُ اسلم کے چند شخص پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا جو بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے کہ کس کا تیر اگے جاتا ہے
 تو آگے فرمایا کہ (اے بنی اسماعیل) تیر اندازی کرو اس لیے کہ تمہارے باپ اسماعیل، تیر انداز تھے تم تیر اندازی کرو اور میں بنی نضیر
 کے ساتھ ہوں۔ تو فریقین میں ہوا ایک فریق (تیر اندازی سے) اپنے ہاتھ روک لیے تو اپنے فرمایا کہ تم کو کیا ہوا کہ تیر اندازی نہیں
 کرتے تو وہ کہنے لگے کہ ہم کسی تیر اندازی کریں حالانکہ آپ ان کے ساتھ نہیں تو آپ نے فرمایا کہ اچھا، تیر اندازی کرو میں تم سے
 ساتھ ہوں۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثاني فيما جاء من صفات الخيل

دوسری فصل

گھوڑے کے صفات کے بیان میں۔

اسْحَنَ اِنِّیْ وَهَبِ الْجَنَّتِیْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ عَلَیْکُمْ مِنْ جَنَّتٍ کُلِّ کُمِیَّتٍ اَعْرَفْتُمْ لِحْلِ اَشْقَرِ اَعْرَفْتُمْ لِحْلًا اَوْدَ هَمَّا اَعْرَفْتُمْ لِحْلًا قِلَ لَا یَجِیْ وَهَبِ لِہٗ فَضَّلَ الْاَشْقَرَ قَالَ لَا تَنْتَقِبَنَّ صَدَّقَ اللّٰہُ عَلَیْکَ فَقَالَ بَتُّ سِرِّیَّةً مَّكَانَ اَوَّلِ مَنْ جَاءَ بِالْفَتْحِ صَاحِبُ اَشْقَرٍ اَوْ حَبَابَةُ اَوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَعِنْدَهُ اِنْ يَنْبَغُو الْحَيْثُ وَاصْبَحُوا بِمَوَالِہِمْ وَاکْفَالِہِمَا وَقَلَّدَ وَہَا وَلَا تَقْلِدُ وَہَا الْاَوْتَارَ وَمَنْعَنِ الْاَقْلَادُ وَہَا الْاَوْتَارَ اَتَهْمُ كَانُوا يُقَالُ وَنَ خِيَاكُهُمُ الْاَوْتَارَ مِنَ الْعَيْنِ فَاَعْلَمْتُمْ اِنَّ ذَٰلِكَ لَا یُرْوُ مِنْ قَدْرِ اللّٰہِ شَيْئًا وَقِيلَ مَعَهَا لَا تَطْلُبُونَّ عَلَیْہَا الدُّخُولَ الْیَوْمَ وَتَرْکُہُمَا فِي النَّجَابِہِیَّةِ ثُمَّ جَمَعَ ابُو ہَبِ جُنْحِیْ سُرُوایَتَہِ سَہْ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم گھوڑا رکھنا چاہو تو تم بالاتزام کیست پچکیان یا اشقر پچکیان یا مشکلی پچکیان گھوڑا رکھ کر۔ ابو ہب سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے اشقر کو کیوں فضیلت دی تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو اسے پہلا شخص جو فتح کی خبر لیکر آیا وہ اشقر (گھوڑے) کا سواری تھا ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور نسائی کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم گھوڑے باندھو اور انکی پیشانی اوپر پیٹھے پر ماتھے پھیر کر دو اران کے گٹھے میں ڈاڑھا لو۔ اران کے گلے میں تانت نہ ڈالو تانت نہ ڈالنے سے مطلب یہ ہے کہ کفار نظر کے بجائے غرض سے اپنے گھوڑوں کے گلے میں تانت ڈالتے تھے۔ تو آپؐ نے احباب کو بتلایا کہ یہ تانت ڈالنا قضا الہی کو کوجہ ہی نہیں روک سکتا ہے

[illegible]

الفصل الرابع في ترتيب الشاربين

چوتھی فصل

پینے والوں کی ترتیب کے بیان میں

(۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدَحُ لِنَفْسِهِ فَشَرِبَ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَأَطْعَمَ الْأَعْرَابِيَّ فَصَلَاةً وَقَالَ لَا يَمِينُ وَلَا يَمِينُ أَخْرَجَهُ السَّيِّدُ إِذَا الشَّامِيُّ تَرْجِمَهُ اسنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ میں دودھ لایا گیا تو آپ نے اسکو پیا اور آپ کو بائیں جانب حضرت ابو بکرؓ تھو اور دوسری جانب ایک دیہاتی شخص تھا تو آپ نے اپنا منہ اس دیہاتی شخص کو عطا فرمایا۔ اور آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی طرف فالو مستحق میں بجز شامی کے چہنوں اسکے راوی میں۔

(۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ فَشَرِبَ بِيَمِينِهِ عُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْيَمَانِيُّ فَقَالَ لِعُلَامٍ أَتَاذَنِي أَنْ أَطْعِمَهُ هُوَ لَا يَدْعُ فَقَالَ لِعُلَامٍ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَوْشَرُ بِنَصِيْبِي مِنْكَ لَأَحَدٍ أَفْتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَزَادَ رِزِينَ قَالَ كَانَ الْعُلَامُ الْفَضْلُ بْنُ عُبَّاسٍ تَرْجِمَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی پینے کی چیز پیش کی گئی تو آپ نے اسکو پیا اور آپ کی دوسری جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب بوڑھے بوڑھے (عمر) اشخاص تھے تو آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ تم مجھ کو اجازت دیتے ہو کہ میرے ان (بڈے) لوگوں کو دوں تو لڑکے نے عرض کیا کہ قسم خدا کی یا رسول اللہ میں اپنا ایسا متبرک حصہ جو مجھے آپ کی جانب سے عطا ہوا ہے کسی کو نہیں دوں گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کے ہاتھ میں دیدیا شیخین اسکے راوی میں۔ اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ وہ لڑکے فضل بن عباس تھے۔

(۳) وَعَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَآبِي قَتَادَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَنِي الْعَرَبُ خَيْرَ شَرِّ الْأَخْرَجَةِ أَبُو ذَرٍّ وَعَنْ الْأَوْثَرِ وَالْبَزْمِذِيِّ عَنِ الثَّوَالِي تَرْجِمَهُ ابْنُ أَبِي أَوْفَى وَآبِي قَتَادَةَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جماعت کے سانی (پلانے والے) کو سب سے خیر میں بننا چاہیے ابو داؤد نے اول (ابن ابی اوفی) سے اور ترمذی نے ثانی قتاڈہ سے روایت کیا ہے۔

الفصل الخامس في تغذية الأبناء

پانچویں فصل

برتنوں کو پینے کے بیان میں

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَوُا إِلَيَّ وَأَوْكُوا السَّقَاءَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو ذَرٍّ

لہذا پہلے لکھن شخص سے مستحق ہے اور پھر کون شخص اور علیٰ ہذا آخ میں کون شخص مستحق ہے مگر پھر پینے والے شخص کو دوسری جانب جو شخص ہوگا وہی اسکے پس ماندہ کا مستحق ہوگا اگرچہ بہ نسبت بائیں طرف والے کو تہہ میں کم ہو۔ ۱۲

کہ طینۃ الجبال کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ دوزخیوں کا لہو اور یہی ہے مسلم اور نسا ئی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحُمْرِ عَشْرَةَ عَصَاهَا وَمُعَصَرَهَا وَشَارِبَهَا وَسَاقِهَا وَحَامِلَهَا وَالْحُكُولَةَ إِلَيْهِ وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَفَاهِمَهَا وَكَائِلَ ثَمَمِهَا الْخَرْجَةُ التَّرْمِذِيُّ مُرْجَمُهُ انس سہ روایت ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں دس اشخاص پر لعنت فرمائی اسکے بنانے والے پر اور بنوانے والے پر اور پینے والے پر اور پلانے والے پر اور وہ اٹھا کر لیجانے والے پر اور جسکے پاس اٹھا کر لیجائیں اس پر اور اسکے بیچنے والے پر اور خرید کرنے والے پر اور ہبہ کرنے والے پر اور اسکی قیمت کھانے والے پر۔ ترمذی اسکے راوی میں۔

(۵) وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا أَجَانِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَذِثْتُ هَلْ فِي السَّارِيَةِ دَفُونَ اللَّهِ أَتَرْجِيهِ الشَّكَايَةُ
ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں سکی پروا نہیں کرتا کہ میں شراب پیوں یا سو اذہ کے اس کی عبادت کروں
(یعنی شراب پینا اور غیر اللہ کو پوجنا دونوں برابر ہے۔ نہائی اسکے راوی ہیں

الفصل الثالث في فتحها من أي شيء
تسمى فصل

تیسری فصل

شراب کی حرمت اور اسکے بیان میں کہ شراب کس چیز کی ہوتی ہے

(۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَمَاتٍ لِحُمْرٍ بَعِيْنٍ نَأَقِلِيْهَا وَكَثِيْرَهَا وَمَا سَكَّرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ أَخَوَحَهُ النَّسَائِيُّ تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ شراب بذاۃ حرام ہے قلیل اور کثیر اور جس (قسم کی) شراب نشہ لایا والی ہو (سب حرام ہے)
 نائی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ نَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْعَذَابِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ النَّارِ خَمْرًا وَأَنَّ
مِنَ الْحَصْلِ خَمْرًا وَأَنَّ مِنَ الْبَرِّ خَمْرًا أَنَّ مِنَ السَّعْيِ خَمْرًا وَأَنَّهُ لَا كُنْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرَةٍ أُخْرِجَتْ أَوْ دَاوُدَ الْقَيْمِيَّةَ تَرْجُمُهُ
نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب انگور کی ہوتی ہے اور کھجور کی ہوتی ہے اور شہد
کی ہوتی ہے اور گہوں کی ہوتی ہے اور جوگی ہوتی ہے اوریں تمکو ہر نشہ لانیوالی شراب بتلے منع کرتا ہوں ابو داؤد و الترمذی
اسکے راوی ہیں۔

[illegible]

(۴) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَزْلَ خُرَيْبَةَ أَخْطَرُ نَزْلٍ مِمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّ الْمَدِينَةَ يَوْمَئِذٍ مَحْشَاةٌ أَكْثَرُ ثَبَرٍ وَأَنَّهَا شَرَابٌ لَوْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُشْرَبَ بِهَا النَّاسُ أَكْرَجَهُ الْجَنَّةُ

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو دو کہتے ہیں کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی اور اس وقت مدینہ میں پانچ قسم کی شرابیں (رلیج) تھیں جنہیں انکو رک شراب نہ تھی۔ بخاری، اسکے راوی ہیں۔

[illegible]

گہریں انصاف کے شراب خواہجاعت کے ساتھ شراب پی رہے ہیں کسی گائیوالی لونڈی نے انکو یہ گالکھسایا۔ یہ ضرور درہو اور
 حمزہ مولیٰ اونٹنی کے واسطے ۶ چھن میں بندھی ہوئی ہیں ۶ انکی گردنوں پر چھری چلاؤ اور جلدی سے پکارا اور ہونکر لاؤ ۶
 تو جب تک سے حمزہ تلوار لیکر لڑے اور ان دونوں کے کوٹان کاٹ ڈالے اور انکے پیٹ چاک کر ڈالے اور ان کو کلیجہ نکال لے
 (یہ سنکر) میں (دہان سے) چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور آپ کے پاس زید بن حارثہ تھے تو آپ نے میرے چہرہ
 ہی سے میرے بچ و ملال کو بچان لیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمکو کیا ہوا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آج کے دن سا کوئی دن
 (مصیبت کا) میں نے ہنس دیکھا حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا انکے کوٹان کاٹ ڈالے انکی کوکھیں چاک کر ڈالیں اور یہ
 وہ ہی گھر میں میں انکے ساتھ چند شراب خواہ ہیں آپ نے اپنی چادر سگوا کر اوڑھی پھر آپ پیادہ چلے اور ہم بھی انکے ساتھ چلے
 تھے کہ آپ اس گھر پر پہنچے (جہاں حمزہ تھے) تو آپ نے اجازت پچھا ہی تو آپ کو اجازت ملی تو آپ نے دیکھا کہ سب کے سب
 شراب پیئے ہوئے ہیں تو آپ نے حمزہ کو ان کے فعل کی بابت ملامت کرنی شروع کی حمزہ تو نشہ مچ رہے تھے اور ان کی
 دونوں آنکھیں سرخ تھیں تو حمزہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے سے اوپر تک دیکھا پھر کہا کہ تم ہو کون میرے باپ
 کے غلام تو ہو تو آپ نے سمجھ لیا کہ وہ نشہ میں جو ہیں تو آپ پچھلے پاؤں واپس گئے کہ آپ وہاں سے باہر نکل آئے اور ہم
 بھی آپ کے پاس چلے آئے۔ اور یہ واقعہ شراب کے حرام ہونے سے قبل کا ہے۔ یحییٰ بن اویس اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور
 سب ان اشعار کا صرف ول مصرع بیان کیا ہے۔

الفصل الرابع فيما يحل من الأئذنة وما يحرم

جو حق فیصل

اسکے بیان میں کہ بندوں میں کس قسم کی بنید حلال ہے اور کس قسم کی بنید حرام
 (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَرَّ أَنْ يُحَرَّمَ أَنْ كَانَ مُحَرَّمًا مَا حَرَّمَ اللَّهُ فُلَيْحٌ مِّنَ الثَّيْدِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَهُ قَبَسٌ
 بَنٌ وَهَيْبٌ إِنَّ لِي مُحَرَّرَةً أَتَيْتُ فِيهَا حَتَّى إِذَا عَاوَسْتُكَ شَرِبْتُ قَالَ مَدَّ لَكَ هَذَا اشْرَبْ قَالَ سُدَّ عَشِيرَتِي سَتَتْ قَالَ
 طَالَ مَا تَرَدَّدْتُ عَنْ ذَلِكَ مِنَ الْحَبِثِ الْآخِرَةِ النَّسَائِيُّ ثُمَّ جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَنِی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا
 کہ جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہو کہ وہ حرام سمجھے اگر وہ حرام کی گئی ہے جسکو خدا نے حرام کیا ہے تو وہ شخص بنید کو حرام سمجھے
 اور ایک روایت میں ہے کہ قبیل بن جہش نے ابن عباس سے کہا کہ میرے پاس ایک ٹھیلیا ہے صمیں میں بنید بناتا ہوں تاکہ
 جب اس میں جوش اگر بیٹھ جاتا ہے تو میں اسکو پی لیتا ہوں انہوں نے پوچھا کہ تم کتنے روز سے یہ پیئے ہو قبیل نے کہا۔
 بیس برس سے تو ابن عباس نے فرمایا کہ بہت عرصہ تک حیث چیز سے تمہاری رگیں سیراب ہوتی رہیں۔ سنائی اسکے
 راوی ہیں۔

(۲) وَحَنَ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا عِلَتْ ذَاوَمَةُ نَحْنَتْ وَصُوكَ
 بَيْنَيْنَا صَعْنَةً فِي دُبَابٍ أَيْتَهُ بِهِ مَا ذَاكَ هُوَ يَنْتَنُ وَيُعْلِي قَالَ أَضْرِبْ بِهِ الْحَاطَّ فَإِنَّ هَذَا اشْرَابٌ مِّنْ كَلْبٍ مِّنْ بِلَالٍ

۱۵ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھاسید الشہداء حمزہ میں ۱۵ سورت شراب حرام نہیں ہوئی تھی ۱۵ اند جلد کی ۱۵ صحت و بنید جس میں جوش اور
 بنی پیدا ہو گئی اور اس میں تیرا ہوا ہو ۱۵ صحت کے کہ ایسے جوش کھائے ہوئے بنید کا پانا جائز ہے۔

(۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ بِالْخَمْرِ مَن كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْهَا فَلْيَبْعُهَا وَيَتَتَفَعَّ بِهَا أَمَّا الْمُسْنَاءُ الْأَسْمَاءُ حَتَّى قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ أَدْرَكَ كُنْهَ هَذِهِ الْأَيَّةِ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبْعُهَا وَلَا يَتَتَفَعَّ بِهَا وَلَا يَسْتَقْبِلِ النَّاسَ بِمَاعِيَدِهِمْ مِنْهَا طَرَفَ الْمِكْيَافَةِ فَسَقَوْهَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ تَرْجِمَهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنْ رِوَايَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَاكَ خُذْ تَعَالَى شَرَابَ لِي حَرَّمَ كَبَارُهُ) میں اشارہ فرماتے ہیں جس شخص کے پاس کچھ شراب ہو اسکو بیچ دینا چاہیئے اور اسکی قیمت ہوا سکونفع اٹھالینا چاہیئے اسکے بعد تھوڑے ہی روز گذرے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا پس جس شخص کے پاس یہ آیت (تحریم) پہنچ جائے اور اسکے پاس کچھ شراب ہو تو نہ اسکو پینا چاہیئے اور نہ اسکو بیچ کر اس کی قیمت سے نفع اٹھانا چاہیئے تب جن لوگوں کے پاس شراب تھی وہ مدینہ کے سب سے پر لائے اور وہاں پہنچا دیا۔ مسلم اسکے راوی ہیں

(۶) وَعَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ لِي شَارِفٌ مِنْ تَيْمَنِيَةٍ يَقُومُ بَدَنًا فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا مِنَ الْخَمْرِ فَيَكُنِي شَارِفًا مَنَاحِينَ إِلَى الْخُجْرَةِ رَحْلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَيُحِثُّ قَادًا شَارِفًا قَدًا حُبًّا أَسْمِيَهُمَا وَيُحَرِّثُ حَوَاصِرَهُمَا وَأَحَدٌ مِنَ الْكِبَادِيَّاتِ أَمَّا عَنِّي جُنَّ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْكُنْظُ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْرُهُ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرَابٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى قُبِيَهُ فَقَالَتُ فِي عَنَانِيهَا شَعْرٌ أَلَا يَأْكُلُهَا لِيَتَرَفَّ النَّوَارُ بِهِ وَهِيَ مُعْقَلَةٌ بِالْعَنَاءِ وَطَعِ السَّكِينُ فِي اللَّثَاتِ مِنْهَا وَتَحِلُّ مِنْ قَدِيدٍ أَوْ شَوَاءٍ وَتَوْبُكُ حَمْرُهُ إِلَى السَّيْفِ فَأَحَبُّ أَسْمِيَهُمَا وَتَقَرُّ نَظُورُهُمَا وَأَحَدٌ مِنَ الْكِبَادِيَّاتِ قَالُوا قُلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ قَدِيدٌ أَوْ شَوَاءٌ فَحَرَّثُ فِي وَجْهِ الَّذِي لَيْعِي فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْرُهُ عَلَى نَافِيَةٍ فَأَحَبُّ أَسْمِيَهُمَا وَيَقَرُّ حَوَاصِرُهُمَا وَهَافُودًا فِي الْبَيْتِ مَعَهُ شَرِبْتُ فَدَعَا صَاحِبُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدَاوِهِ فَارْتَدَى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْنِيَةً وَابْتَعْنَا لَهُ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرِبُوا فَطَفِقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَمْرُ قَدِيدٍ فَعَلَهُ فَإِذَا حَمْرُهُ عَلَى الْخَمْرِ عَيْنَاهُ مَطْرَانِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ لِنَظَرٍ فَقَالَ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَيْنَانِ لِي قَدِ فَرَحْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ تَمَلَّ فَنَكَصَ عَلَى عَقْبِيهِ حَتَّى حَرَجَ وَخَرَّ مَعَهُ وَذَلِكَ فَكُلَّ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ أَحْرَجَ السَّكِينَانَ وَأَبُو ذَرٍّ أَوْ ذُو لَيْسَ عَنْهُمْ مِنَ الشَّعْرِ الْأَصْفِ الْبَيْتِ الْأَوَّلِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ الْشَارِفُ الْكَافَّةُ الْمُسْنَاءُ الْكَبِيرَةُ وَالنَّوَارُ السَّمَانُ وَالْحُجْبُ الْقَطْعُ وَالْمَعْرُشُ الْبَطْنُ وَالْمُشْرَبُ بِقَعْرِ الشَّيْنِ وَسَكُونُ الرِّسَاءِ الْجَمَاعَةُ الدِّينِ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَتَمَلَّ الشَّارِبُ إِذَا اخْتَلَتْ مِنْهُ الْخَمْرُ فَغَيَّرَ وَنَكَصَ عَلَى عَقْبِيهِ وَدَحَمَ إِلَى وَرَائِهِ كَأَشْيَاءِ تَرْجِمُهُ

حسن بن علی اپنے والد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ (حضرت علی فرماتے ہیں) میرے پاس ایک اونٹنی تھی جو جنگ بدر کے دن میرے حصے میں آئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے بھی ایک اونٹنی مجھے مرحمت فرمائی تھی سو صحابہ میں کہ یہ میری دونوں اونٹنیاں کسی انصاری شخص کے چھو کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھیں میں نے جو (اگر) دیکھا تو میری دونوں اونٹنیوں کی کواں کٹی ہوئی ہیں۔ اور انکی کونھیں بھیٹی ہوئی ہیں اور انکے کلیجے نکال دیے گئے ہیں جب میں واپس آیا تو دیکھا تو مجھے اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہا بے اختیار آنسوؤں میں کل پڑے میں نے پوچھا کہ کس شخص نے ایسا کیا تو انوں نے کہا کہ حمزہ نے کیا جو اپنی

سے ایسے مدلتے بعض آیات ایسی نازل فرمائی ہیں جیسے اسنادہ معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ شراب کا حکم ہو جائیگا۔ جیسا کہ یساکو عن ابن عمر و اسیر آخر تک اور لا تقربوا الصلوة وانتم کما کرم سے ظاہر ہے پہلی آیت میں تو خدا نے یہ بتا دیا کہ شراب میں بہ نسبت نفع کے صریحت زیادہ ہے اور دوسری آیت میں یہ بتا دیا کہ بجال نہ لیا نہیں پڑی چاہیئے جو مرد آئندہ اکی حرمت کی جانب اشارہ کے لیے کافی ثبوت ہے۔ لہٰذا درنا بندہ اس سے ہر قسم کا نفع اٹھانا جائز نہ ہوگا۔

بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

الفصل السادس في الوأخوالباب

چھٹی فصل

اپنے امور کے بیان میں جو اس باب متعلق اور پہنچ ہیں۔

(۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْرَجَهُ مُسْلِمًا وَالْزَمِينِي تَرْجَمَهُ
اس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سر کرنا سے منع فرمایا۔ مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔
(۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِيُ لَيْلَةٍ أُشْرِبِي فِي بَقْدَحِينَ مِنْ خَمْرٍ وَلَكِنْ فَأَخَذْتُ
الْبَنَ فَقَالَ لَكَ الْخَمْرُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَا لَكَ لِفَطْرَةٍ وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ عَوْنًا أَمَّا أَنْتَ فَأَخْرَجَهُ لِلنَّسَاءِ تَرْجَمَهُ
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں دو پیالہ میرے پاس لائے گئے ایک شراب کا اور
دوسرا دودھ کا تو میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا تو فرشتے نے کہا کہ شکر ہے خدا کا کہ جسے تم کو فطرت کی ہدایت کی اور اگر آپ شراب کا
پیالہ لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی رنائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَطْلُبُ لِلشَّرَابِ فَقَالَ الْمُتَوَلُّو الْبَارِدُ -
آخر جہا الترمذی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ بہت عمدہ پینے کی کیا
چیز ہے تو آپ نے فرمایا جو (شیریں) میٹھا اور ٹھنڈا ہو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

کتاب لشركة

شرکت کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا إِلَهٌ الشَّرِكِينَ كَأَنَّمَا يَخْشَى أَحَدُهُمَا
صَاحِبَهُ فَإِذَا خَافَهُ خَرَّخَتْ مِنْ يَمِينِهِمَا أَخْرَجَهُمَا أَبُو دَاوُدَ وَكَرَزِيْنُ وَجَاءَ الشَّيْطَانُ تَرْجَمَهُ ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دو شرکیہ اشخاص کی تیسرا (مشرک) ہوں جب تک ایک شرکیہ اپنی
دوسرے شرکیہ کے ساتھ خیانت نہ کرے (اور اس کو نقصان نہ پہنچائے) اور جب ایک دوسرے کو نقصان پہنچائیں تو میں ان
دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ اور رزیں نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ او شیطاں

آجاتا ہے

(۲) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشْتَرَكْتُ أَنَا وَخَلَاءُ وَسَعْدٌ فِيمَا تُصِيبُ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَجَّاهُ سَعْدٌ بِأَسِيرَتَيْنِ وَلَمْ أَحْجِ أَفَ
سہیل نے جبریل سے ۱۲ سالہ سلیقہ کہ دودھ فطری غذا ہے جس سے انسان و حیوان کی کافی نشوونما ہوتی ہے۔ سہ جو تجارت وغیرہ میں شریک ہوں
سہ پہلے جب تک ایک شرکیہ اپنے دوسرے شرکیہ کے ساتھ خیانت نہ کرے تو خدا تعالیٰ انکی شرکت سے علیہم ہو جاتا ہے اور شیطان آجاتا ہے اور
ان میں شریک ہو جاتا ہے اور طبع طرح کے فسادات برپا کرتا ہے۔

فرمایا کہ بعض بیان جادو و ہتھکنڈے اور بعض شرمکے کا ہوتا ہے۔

(۲) **وَعَنْ** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یمتلی جوف احدکم فحقا حتی یریکہ حدہ لہ من ان یمتلی شیئاً اخرجہ النحسۃ الا النساء فی اخری لیسلم عن الخن ریت بینا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر اذ عرجن شاعرہ ینشد فقال صلی اللہ علیہ وسلم حدن والشیطان ان او امسکوا الذین یحکون و ذکر نحوہ الفیہ الصدیق الذی یسئل من الدنقل و الخیر و دفعہ ربیہ فاکلہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے پیٹ میں پیپ بہری ہو جو اس کے پیٹ کو فاسد کر دے یہ اس کے لیے بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ اس کے پیٹ میں اشعار بہرے ہوں۔ بجز نسائی کے پاچوں اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابو سعید خدری سے مروی ہے۔ مذکور ہے کہ کسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چل رہے تھے اتنے میں ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا آپ کے سامنے آیا تو آپ نے فرمایا کہ شیطان کو بکڑو۔

(۳) **وَعَنْ** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحنان منبرک فی السجود یعوم علیہ یقرا و یتناغم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کان یقول ان اللہ یؤید حسن بؤرج القدس ما نافع او فاجر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ النجاری و ابوداؤد و الترمذی و المناذری و النجاشی و الترمذی و زوہر القاضی و جبریل ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان کے لیے سجد میں منبر رکھتے تھے تاکہ وہ بہر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فخر کریں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (کفار) کو جواب دیں اور اپنے ملتے تھے کہ خدا تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ سے حسان کی تائید کرتا ہے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (کفار) کو جواب دیتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فخر کرتے ہیں بخاری ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔ تیسرے تقویت مرا ہے اور روح القدس جبریل ہیں۔

(۴) **وَعَنْ** عمرو بن الشترید عن ابيه قال ردت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال هل معک من شیئ من مہینۃ ابن اریہ الضکک قلت نعم قال ہینہ فانتقدتہ ینما فقال ہینہ حتی انتقدتہ و ائتہ بیت اخرجہ مسلم ترجمہ عمرو بن شترید کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمکو میرے بن ابولصمت کے کچھ اشعار یاد میں سے عرض کیا کہ جی ہاں (یاد میں) تو آپ نے فرمایا کہ اچھا پڑھو تو میں نے ایک بیت پڑھ کر آپ کو سنا فی پھر آپ نے فرمایا کہ اور پڑھو گے کہ میں نے سو بیت پڑھ کر آپ کو سنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب بے حد (۵) **وَعَنْ** حابر بن سمرۃ قال جالسک النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذین بائۃ صرۃ فکان اصحابہ یبکون اشک وکون

الشیعہ وینتاکرون الاشیاء من امیر الجاہلیۃ وکھوساک وکونما تبکم معہم اخرجہ الترمذی ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں سو مرتبہ سے زیادہ بائۃ پڑھا تو آپ کے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور جاہلیت کے زمانہ کے بہت سی چیزوں کا تذکرہ کرتے تھے اور آپ خاموش رہتے تھے۔ اور بعض وقت آپ ہی ان کے

لمسے ان میں جادو کا سا اثر ہوتا ہے فوراً انھیں غلام اس سے مرنا شروع کر دیتے ہیں کہ میں بہت سے ہوں اور میں کو علوم سوا کل ہر جادو اور ہی قسم کے ہر جادو استار کی نسبت پڑھنے کے ہرے دوان بہر میں میں شیعہ مضامین اور کل دلیل کو سو کوئی مضمون نہیں جو اور ان کے مضامین کے ساتھ ملتا ہے اور نصیحت خیر میں انکا پڑنا یا دیکھنا یا سننا یا جاننا یا نہ نہیں میں غرض کہ یہ مضامین انکا پڑنا ہی میں تہ ہر وہ شیعہ اسلام پڑا ہو گا غرض کہ یہ مضامین کے شیعہ ہونگے تھے یہی کہی تھی کہیں اور کفار کی جو کریں وہ انکی اصرار مل کر دے کریں اس میں راوی کا شک ہے۔

ساتھ قسم فرماتے تھے۔ مگر مذہبی اسکے راوی ہیں۔

(۷) **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبَدَ اللَّهَ بَيْنَ رَوْحَتَيْ خَيْبَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ شِعْرًا ۖ خَلَّوْا بَيْنَ الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ الْيَوْمَ تُصْرِكُمْ عَلَى نَذْرِي ۖ ضَرَبَ بَأْتِرِئِيلُ الْهَامَّ عَنْ مَقْبِلِهِ ۖ وَبَكَدَ هَلَّ الْحَلِيلِ عَنْ حَلِيلِهِ ۖ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَدْنِي يَقُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللَّهِ نَقُولُ الشِّعْرَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّ عِنْدِي عَمْرُ فَكَلِمِي أَسْرَعُ فَيُذِمُّ مَنْ يَضَعُ الْبُكْلَ أَخْرَجَهُ الْيَمِينُ ذُو وَصْحَةٍ وَالشَّامِيُّ لَقَطَمَ الْبُكْلَ الشَّامِيُّ بِهِ تَرْجُمَةُ أَنَسٍ ۖ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَهُ قَضَائِمٍ كَمَا تَشْرِيفُ لَائِئِلَ وَعَبْدُ الْمَدِينِ رَوَاهُ أَحْمَدُ ۖ مَجِيءٌ جَلَّ رَسْمُهُ ۖ أَوْرِيهِ شَعْرُ بَيْتِهِ تَحْتَهُ ۖ كَهْمَارِ كِي أَوْلَادِ كَيْ ۖ رَسْمُهُ سَبْطٌ جَائِدٌ ۖ هَمَزٌ كَمْ كَوَاكِبُ أَنْزَلَتْ كِي كَهْمَارِهِ بِأَيْدِيهِ ۖ أَيْسَى مَارِ جَوْدِ مَازٍ كُوَانِي كَهْمَارِهِ سَبْطٌ ۖ كِي ۖ أَوْرَاكِي ۖ وَتُكُوْدُ وَتُكُوْدُ ۖ دُورُ شَيْءٍ ۖ بَهْلَا دِيكِي ۖ وَتُحَضَّرُ عَمْرُهُ مَعْنَى الْمَدِينَةِ ۖ أُنْزَلَتْ عَنْهُ ۖ كَمَا كَمَا ۖ (اے ابن رواحہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور خدا کے حرم میں تم شعر پڑھتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عمر اسکو پہر دو (پڑھنے دو) اسلئے کہ یہ شعر خوانی (کافروں کے حق میں تیرا سنے سے بہت جلد اور زیادہ مؤثر ہے۔ ترمذی اور سنائی اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

(۸) **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ يُقَالُ لَهُ الْخَشَنَةُ وَكَانَ حَسْبُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو بَدَاكَ يَا الْخَشَنَةُ لَا تُكْسِرُ الْقَوَارِيرَ وَاسْقُوكَ بِالْقَوَارِيرِ يَغْنَى ضَعْفَةَ النَّسَاءِ بِأَخْرَجَهُ الْحَنَافِيُّ وَقَالَ لَهُ ذُو بَدَاكَ يَغْنَى أَرْقَى وَكَانَ وَخَوْدَ ذَلِكَ وَشَبَّهَ النَّسَاءَ بِالْقَوَارِيرِ لِأَنَّهُ قُلْتُ سَمِعْتُ يُوقِظُهُنَّ مِنَ الْحُلَا وَالْعَلَا أَوَّلًا بِأَنَّهُ لَيْسَ لَهَا قُوَّةٌ لَهَا عَلَى سُرْعَةِ السَّيْرِ وَالْحَيَاةِ أَمَّا لِيُغْنِيَ الْوَيْلَ وَيُغْنِي عَنْكَ السَّيْرَ وَسُرْعَتُهُ فَيُظَرُّ ذَلِكَ لِلنَّسَاءِ الْكَاثِرَةِ عَلَيْهِنَّ تَرْجُمَةُ أَنَسٍ ۖ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَيْدِي كُتُبًا جَسَامًا ۖ الْخَشَنَةُ تَهَابُ خُوشَ آوَارَتَا ۖ تَوْرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ اس سے فرمایا کہ اسے انجمنہ آہستہ آہستہ اوٹ کو (شیشوں کو مت توڑ یا آہستہ آہستہ چلاؤ) (اوٹ کو) شیشوں کے ساتھ (شیشوں سے) آپ کی مراد ان تو ان نازک عورتیں ہیں۔ شیشوں اسکے راوی ہیں۔ عورتوں کو شیشوں کے ساتھ اسلئے تشبیہ دی کہ بہت ہی قلیل شے سے شیشے کا ٹکڑا ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ متاثر ہو جاتی ہیں۔ یا آجکیہ مقصود ہو کہ عورتوں میں جلدی چلنے کی طاقت نہیں ہے اور جلدی ایسی چیز ہے جس سے اوٹ مت ہو کر جلد چلنے لگتے ہیں جس سے ان عورتوں کو ضرر پہنچنے کا خیال تھا جو اوٹ پر سوار ہوتیں دونوں صورت میں آہستہ چلنا یکساں مطلب ہوگا کہ جلدی گانا موقوف کر دو۔

(۹) **وَعَنْ** الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي سَيَّانٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالِي قَضَيْتُهُ يَدُ كَرِئِمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَالَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفْتُ يَغْنَى ابْنُ رَوَاحَةَ قَالَ ۖ أَتَاكَ رَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ كِتَابُهُ ۖ إِذَا أُنْشِقَ مَعْرُوفٌ مِنَ الْهَيْثَمِ جَالِمٌ أَكَاكَ اللَّهُ بَعْدَ الْعَمَلِ فَقُلْتُ بِنَا ۖ بِهِ مَوْفِقَاتٌ أَتَاكَ مَا قَالُوا قَالُوا قَالُوا يَجْلِبِي حَبْنُهُ عَنْ هِرَاسِهِ ۖ إِذَا اسْتَفْلَتَ بِالْمَشْرِكِ مَضَاجِعُ ۖ أَخْرَجَهُ الْجَارِئِيُّ ۖ الرَّفْتُ الْفَحْشُ فِي الْقَوْلِ ۖ تَرْجُمَةُ هَيْثَمِ بْنِ ابْنِ سَيَّانٍ ۖ رَوَيْتُ عَنْهُ ۖ كَمَا كَمَا ۖ

۱۔ یعنی سکرانے والے جلدی اس گانے کو کہتے ہیں جو اوٹ مانگنے کی وقت گاتے ہیں جس کو اوٹ مت ہو کر زیادہ تیز چلنے لگتا ہے ۲۔ اسلئے میں نے جڑیشہ کہ بہت ہی سوار میں تھ جاؤںٹ پر سوار ہوتیں ہو کر انجمنہ ایک خوش مزاج شخص تھو اسلئے اوٹ مانگے اور ان سے بہت ہی مت ہو جاتے تھے اور نہایت تیزی سے چلنے لگتے تھے جس کو عورتوں کو جو خلقت نسبت مردوں کے کمزور اور نازک ہیں تکلیف کا خیال تھا اسی لئے آپ نے سب کو آہستہ اوٹ چلانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ ۳۔ یعنی عورتوں کا قلب نہایت ضعیف ہوتا ہے۔

وَقِيلَ

نہ سبکا تو اپنے فرمایا کہ پس باپوں نمازوں کی یہی مثال ہو خدا تعالیٰ کی وجہ سے تمہاری گناہوں کو بخیر و مسرت ناپو کر دیتا ہے۔
ابوداؤد کے باپوں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ رَجُلَانِ إِخْوَانِ فَصَلَّاتُ أَحَدِهِمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَكَرِهَتْ
فِيهِ لَيْلَةً الْأَوَّلَى مِنْهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يَكُنِ الْأَخْرَجُ مُسْلِمًا قَالُوا
كَلِمَةً وَكَانَ كَذَبًا بِهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكُمْ مَا بَلَغَتْ بِهِ صَلَواتُهُ بَعْدَ إِتْمَانِ الصَّلَاةِ كَمَلِ بَصِيرَةٍ
عِنْدَ بَيْتِهِمْ يَأْتِي أَحَدَهُمْ يَتَغَيَّمُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ فَرَاتٍ فَمَا تَرَوْكَ ذَلِكَ يَكْفِيكَ مِنْ دَرَدٍ فَإِنَّكُمْ لَكُنْتُمْ دُونَ مَا بَلَغَتْ
بِهِ صَلَواتُهُ الْخُرْجَةُ مَالِكِ الْغَمَرِ يَقِفُ الْعَيْنُ الْمُجْمَدَةُ الْكَثِيرُ وَيَقْفَحُ فِيهِ يَذْهَبُ وَيَقْفَحُ فِيهِ نَفْسُهُ فِيهِ تَمَجُّدٌ مِنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
سے روایت ہے کہتے ہیں کہ وہ بھائی تھے جن میں سے ایک دوسرے کو چالیس روز قبل فرمایا تو ان میں سے ایک شخص نے
کی فضیلت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مذکر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ستر مسلمانوں میں
اصحاب نے عرض کیا کہ جی ہاں مسلمان تھا اور اسکے اسلام میں کچھ شبہ نہ تھا تو آپ فرمایا کہ تم کو کیا معلوم ہے کہ اس کے
اس کی نماز نے اس کو کس درجہ تک پہنچا دیا۔ نماز کی تو یہی مثال ہے جسے تم میں سے کسی کے دروازہ پر گہری شیریں
پانی کی نہریں جس میں وہ ہر روز پانچ دفعہ غوطہ کھائے پس تم کیا خیال کرتے ہو یا اس کرنے سے اس کے جسم پر کچھ میل کی شگاہ
(گہری نہیں) پس تم کو نہیں معلوم ہے کہ نماز نے اس کو کس درجہ پر پہنچایا۔ مالک کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَحْتَ مِصْبَاحِهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقْفَحُهُ عَنْكَ فَسَكَتَ عَنْهُ لَمْ يَأْخُذْ فَسَكَتَ وَأَقْفَحْتُ الصَّلَاةَ فَقُلْتُ إِنِّي أَصَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ الرَّجُلُ فَاتَّبَعْتُهُ أَنْظُرَ مَاذَا يُرَدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ حِينَ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِكَ الْبَيْتِ لَمْ
تُحْتَمَلْ لَكَ خَشَعَتِ الْقَوْمُ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَمْ تُحْتَمَلْ لَكَ الصَّلَاةُ مَعَكُمْ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى لَمْ يَعْزَلْكَ حَدًّا لَكَ أَوْ قَالَ ذُنُوبَكَ الْخُرْجَةُ مُسْلِمًا وَأَوْدَعَتْ جَمْعُ ابْنِ مَرْثَدَةَ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ مَرْثَدَةَ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ مَرْثَدَةَ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ مَرْثَدَةَ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حد کا کام ہو گیا ہے۔ آپ مجھے حد جاری فرمائیے۔ آپ چپٹے ہیں۔ اسے مکرری عرض کیا آپ خاموش ہی
ہے اتنے میں نماز کی بجائے چوٹی (اور آپ نماز پڑھنے لگے) جب آپ نماز پڑھا کر، واپس تشریف لے چلے تو وہ شخص آپ کے
ساتھ ہی چلا اور میں ہی آپ کے پیچھے چلا کہ دیکھوں آپ اس کو کیا جواب دیتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص
سے فرمایا کہ یہ تیرا وجہ وقت تم اپنے گہرے نکلے تھے کیا تم نے وضو نہیں کیا تھا اور اچھی طرح وضو نہیں کیا تھا اس نے عرض کیا کہ جی ہاں
یا رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر بار کے ساتھ نماز میں شریک ہو اس نے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ تو اپنے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہاری
حد یا فرمایا کہ تیرے گناہ کو معاف کر دیا مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقْفَحُهُ
وَلَمْ يَسْأَلْهُ وَخَضَعَتْ الصَّلَاةُ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَفَقَفْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ
لَمْ يَفْعَلْ كَمَا يَنْبَغُ لِمَنْ سَأَلَ عَنْهُ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ دَرَدٍ
یہی ہے اس کی اس زیادتی غمانے اس کو نبوت پہنچے مرے ہو کہ در میں بڑا دیا ہے جسے میں کسی جرم کا ترک ہو ہوں آپ مجھ پر
نہی ہاں ہی فرمائیے کہ اس کو کچھ جواب دیا ہے اچھی طرح سے وضو کرنا گہرے نکلا تھا اسے آپ کے ساتھ نماز شریک رہا۔ یہ شک راوی ہے ۲

[illegible]

البَابُ الثَّانِي فِي وَجُوبِ الصَّلَاةِ آدَاءُ وَقْضَاءِ

نماز کے واجب ہونے کے بیان میں ادا ہونے کی اور قضا ہونے کی صورتیں ہیں

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱

اسے غلام آزاد شدہ، گھٹ شک راوی سمجھ جوتے مجھ سے پوچھا کہ میں کب کثرت نماز پڑھا کرو۔ وہ جو میں نے خوابوں سے پوچھا تھا اسے بنے بلا زیادتی اور کمی کے پانچوں نمازیں پڑھا کر گیا ہے کہ وہ بلا کمی زیادتی ضرور پانچوں نمازیں پڑھے گا۔

الصَّلَاةُ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَقَدْ صَلَّوْا لَكُمْ بِمَا دَامَ الْحَبْرُ رَوَيْتَ
وَالنَّسَائِيُّ لَا يَزِيدُ إِلَّا نِكَاسُ الْوُجْهِ وَالْحَسَنُ وَمَعْنَى أَنْفَ كَأَنَّ الْإِسْرَافَ تَرْجُمَهُ بَرِيدَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتَ
ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کا وقت دریافت کیا تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ تم یہ
دونوں ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ تو جب آفتاب اُٹل گیا تو آپ نے بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر آپ
انہیں حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی نماز کی تکبیر کہی پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے عصر کی نماز کی تکبیر
کہی جبکہ آفتاب بلند اور سفید اور صاف تھا۔ پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی نماز کی تکبیر کہی
جب کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی نماز کی تکبیر کہی جبکہ شفق خوب
گیا۔ پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے صبح کی نماز کی تکبیر کہی جبکہ صبح کی روشنی نمودار ہو گئی پھر جب دوسرے
دن ہوا تو آپ نے ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھی اور بہت ہی ٹھنڈے وقت پڑھی۔ پھر آپ نے عصر کی نماز پڑھی
دن ہوا تو آپ نے ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھی اور بہت ہی ٹھنڈے وقت پڑھی۔ پھر آپ نے عصر کی نماز پڑھی
جبکہ آفتاب بلند تھا لیکن گزشتہ روز کی نسبت آپ نے عصر کی نماز میں تاخیر فرمائی اور آپ نے مغرب کی نماز
قبل غروب شفق پڑھی اور آپ نے عشاء کی نماز ایک تہائی رات گزرنے کے بعد پڑھی اور آپ نے صبح کی
نماز پڑھی جبکہ خوب روشنی پھیل گئی پھر آپ نے فرمایا کہ وہ نماز کا وقت پوچھنے والا شخص کہاں ہے تو اسے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ہوں تو آپ نے فرمایا کہ یہ جتنے دیکھا اہیں کے بیچ میں تمہاری نماز کا وقت ہے
مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ اس کے راوی ہیں۔

[illegible]

حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا الْقَائِلُ يَقُولُ كَذَلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ الظُّهْرُ حَتَّى كَانَ حَتَّى يَمُوتَ وَفِي الْعَصْرِ
 ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا الْقَائِلُ يَقُولُ كَذَلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ الظُّهْرُ حَتَّى كَانَ حَتَّى يَمُوتَ وَفِي الْعَصْرِ
 وَفِي رِوَايَةٍ صَحَّحَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّمْسُ فِي الْمِيقَانِ الثَّانِي ثُمَّ انْصَرَفَ الْعِشَاءُ حَتَّى كَانَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ
 انْصَرَفَ الْعِشَاءُ حَتَّى كَانَ الْوَقْتُ كَيْفَ هَذِهِ آخِرُهُ مُسْلِمٌ وَالْقُطْلَةُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِبْنِ
 دَاوُدَ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَعْرِفُ وَجْهَ صَاحِبِهِ أَوْ أَنَّ الرَّجُلَ لَا يَعْرِفُ مَنْ إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفَ الْعَصْرُ
 حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَقَدْ انْصَرَفَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ فَقَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ الْعِشَاءُ إِلَى سَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ
 ابوموسى سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اسے آپ سے مانگا اور
 دریافت کئے تو آپ نے اسکو کچھ جواب نہ دیا اور آپ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے صبح کی تکبیر کہی اور لوگ ایک دوسرے کو
 نہیں پہچان سکتے تھے پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے آفتاب کے ڈھلنے ہی ظہر کی نماز کی تکبیر کہی اور کہنے والا کہتا
 تھا کہ ابھی دوپہر ہے حالانکہ آپ ان سے زیادہ واقف تھے پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے عصر کی نماز کی تکبیر کہی
 جبکہ شفق ڈوب گیا پھر دوسرے روز بہ نسبت گزشتہ روز کے صبح کی نماز میں آپ نے تاخیر فرمائی تھے کہ جب آپ نماز سے
 فارغ ہوئے تو کہنے والا یہ کہتا تھا کہ آفتاب نکل آیا یا نکلنے کے قریب ہو گیا۔ پھر ظہر کی نماز میں آپ نے تاخیر فرمائی تا آنکہ
 گزشتہ روز کی عصر کے وقت کے قریب وقت آ گیا۔ پھر آپ نے عصر کی نماز میں تاخیر فرمائی تا آنکہ جب آپ نماز
 سے فارغ ہوئے تو کہنے والا یہ کہتا تھا کہ آفتاب میں سرخی آگئی۔ پھر آپ نے مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی
 تا آنکہ شفق کے ڈوبنے کا وقت آ گیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے دوسرے روز مغرب کی نماز
 قبل غروب شفق پڑھی پھر آپ نے عشا کی نماز میں تاخیر فرمائی تا آنکہ اول شب کا ثلث حصہ گزر گیا پھر جب صبح
 ہوئی تو آپ نے پوچھنے والے کو بلو کر فرمایا کہ قت انہیں دونوں کے درمیان ہے۔ مسلم۔ ابو داؤد و نسائی
 اسکے راوی ہیں۔ اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ صبح کی نماز کی تکبیر مسرت
 کہی جب ایک دوسرے کے چہرے کو نہیں پہچان سکتا تھا یا کوئی شخص اپنے پہلو والے کو نہیں پہچان سکتا
 تھا پھر آپ نے عصر کی نماز میں تاخیر فرمائی تا آنکہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب میں سرخی آگئی تھی
 اور اسکے آخر میں یہ بیان کیا کہ بعض اشخاص نے یہ روایت کی ہے کہ آپ نے عشا کی نماز میں نصف شب تک تاخیر

فرمائی۔

(۲) وَعَنْ رُوَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَفْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ صَلَّى
 مَعْنَاهُ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ الشَّمْسُ امْرَأَةً لَا فَادَةَ لَهَا ثُمَّ امْرَأَةً فَاقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ امْرَأَةً فَاقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ
 وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً بِيَضَاءٍ ثُمَّ امْرَأَةً فَاقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ امْرَأَةً فَاقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ
 غَابَ الشَّمْسُ ثُمَّ امْرَأَةً فَاقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ الشَّمْسُ امْرَأَةً فَاقَامَ الظُّهْرَ
 وَأَنْتُمْ أَنْ تَبْدُوهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً بِيَضَاءٍ فَاقَامَ الْوُضُوءَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ
 الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهَبَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاسْتَفْرَجَ بِهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ السَّائِلَ عَنْ وَفْتِ

لہ اسے کہ اگر کوئی اوقات نماز کو بتلانا مسئلہ تھا تو اسے اپنے ابتدائی وقت جمعہ ۱۱ بجے کہ آفتاب نکل گیا ہے اب دوپہر کا وقت نہیں کہہ دینے کا وقت نہیں
 بوداؤد کے اس میں پھر آپ نے سائل کو بتلایا پھر روز آخر نماز کا ابتدائی وقت بتلایا اور دوسرے روز ہر نماز کا انتہائی وقت بتلایا یہ ضرور عمرہ وقت ان دونوں کے
 بیچ میں ہو گا۔ غیر الامور وسطا۔

اور اسکا آخر وقت ہے جبکہ آفتاب نکل آئے۔ بحر ابو داؤد کے چاروں اسکے راوی ہیں۔ اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں اور مالک کی روایت میں جو عبد الرحمن رافع حضرت ام سلمہ کے موتے سے مروی ہے۔ مذکور ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز کا وقت دریافت کیا تو ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں تم کو بتلاتا ہوں ظہر اُس وقت پڑھا کرو جبکہ تمہارا سایہ تمہارے قد کے برابر ہو جائے اور عصر کی نماز اُس وقت پڑھا کرو جبکہ تمہارا سایہ تمہارے دو چاند ہو اور مغرب اُس وقت پڑھا کرو جبکہ آفتاب غروب ہو جائے اور عشاء اُس وقت پڑھا کرو کہ جب تمہاری اور تمہاری رات کے بیچ کا وقت آجائے۔ اور صبح کی نماز ترکے اندر ہرے میں پڑھا کرو۔

(۵) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْعَتَمَةِ أَنَّهُ أَمَّهُ أُمُّ مَرْكَبٍ عِدَى الصَّلَاةِ مَنْ حَفِظَهَا وَحَفِظَتْ عَلَيْهَا حِفْظَ دِينِهِ وَمَنْ هَيَّجَهَا فَهِيَ لَهَا سِوَاهَا أَصْبَحَ نَعَرَ كَتَبَ أَنَّ صَلَاةَ الظُّهْرِ إِذَا كَانَتْ فِي مَوَاقِفِهَا أَوْ تَكُونُ ظِلُّ أَحَدٍ كَقَوْلِهِ وَالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مَرَّتْ بَعْدَهُ بَيْضًا وَنَقِيتُهُ قَدَرًا مَا يَسِيرُ السَّارِكُ فَرَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةَ قَبْلِ مَغِيبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبِ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءُ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ فَمَنْ نَامَ فَلَا كَامَثَ عَيْنُهُ فَمَنْ نَامَ فَلَا مَاتَ عَيْنُهُ وَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ وَالصُّبْحُ وَالْمَغْرِبُ بِأَدْيِهِ مُشْتَبِكَةٌ وَفِي أَخْرَجَ إِبْنُ عُثْمَانَ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى وَذَكَرَ مِنْهُ وَقَالَ وَافَرْتُمْ فِيهَا أُنَى فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِسُورَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ مِنَ الْمُفَصَّلِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَفِي أَخْرَجَ يَحْيَى وَفِيهَا وَأَنَّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثَلَاثِ اللَّيْلِ فَإِنْ أَخَذْتَ قَوْلَ الشَّطِيرِ اللَّيْلِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْهَافِلِينَ تَرْجُمُهُ مَالِكٌ سَے روایت ہے کہ حضرت عمر نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ تمہارے سب کاموں میں سب سے اہم کام میرے نزدیک نماز ہے جسے نماز کی سمجھ بشت کی اور اسکی پوری حفاظت کی اُسے اپنے دین کی حفاظت کی اور جسے نماز کو ضائع کر دیا تو وہ سوا نماز کے (اور کاموں کا زیادہ ضائع کرنے والا ہو گا۔ یہ یہ لکھا کہ ظہر کی نماز (کا وقت اُس وقت ہے) جب (آدمی کے قد کا سایہ ایک ہاتھ ہوتا آنکہ تم میں سے ہر ایک کا سایہ اسکے برابر ہو اور عصر کی نماز (کا وقت اُس وقت ہے) جب آفتاب بلند سفید صاف ہو بقدر اسکے کہ دو کوس یا تین کوس قبل غروب آفتاب چلا جائے اور مغرب کا وقت (مغرب ہے) جبکہ آفتاب غروب ہو جائے اور عشاء کا وقت (اُس وقت ہے) جبکہ شفق غروب ہو جائے۔ تہائی رات تک پس جو شخص (قبل نماز عشاء) سو جائے اسکی آنکھ کو آرام اور چین کی مینہ نہ آئے۔ پس جو شخص (قبل نماز عشاء) سو جائے اسکی آنکھ کو (چین اور آرام کی) مینہ نہ آئے اور صبح کا وقت (اُس وقت ہے) جبکہ تارے ظاہر ایک دوسرے سے بے جلمے ہوں۔ اور مالک ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے ابو موسیٰ کو لکھا اور مثل سابق بیان کیا۔ اور اُس میں یہ بیان کیا کہ صبح کی نماز میں مفصل سے دو طویل سورتیں پڑھا کرو مالک اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں اسے بطرح مذکور ہے اور اس میں یہ (بھی) مذکور ہے کہ عشاء کی نماز اُس وقت پڑھا کرو جب تمہارا رات کے بیچ کا وقت آجائے۔ پس اگر تاخیر کرو تو نصف شب تک (کر سکتے ہو) ۱۵ سینے نماز سے اہم کام کو نہ کیا اور اسے بطرح مذکور ضائع کر دیا اور کاموں کی کیا پرواہ کر گیا اور سطح اور کاموں کا زیادہ ضائع کر دیا اور ۱۶

۱۵ یہ دودھ اُس شخص کی نیند میں خرابی نماز عشاء سو جائے ۱۶ لینے چھوٹے بڑے سب تارے نمایاں ہوں ۱۷

کی گانڈ پر مٹتے یا انگوٹھیں نہ پہن چھو کر اے بچے کو کن سی گانڈ جو آپ نے پڑھی تو انوں نے کہا۔۔۔ کہ عصر۔۔

100

[illegible]

(۲۱) وَعَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَا ذُرِكْتُ النَّاسَ إِلَّا يَصُفُّونَ الظُّهْرَ عَيْنِي أَخْرَجَهُ مَالِكٌ تَرْجُمَهُ قَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
سے روایت ہے کہ مجھے جس کے سینے کو گوس کو نہجالت میں ہا پاک وہ طہر کی ناز بوقت عیشی پڑتے ہیں۔ مالک اسکے راوی ہیں۔
(۲۲) وَعَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْخَرَاءُ أَتَى بِالصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْبُكُودُ
عَجَلَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ تَرْجُمَهُ أَبُو مُوسَى تَسْءَلُ رَوَايَتُ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَبْتَدِيهِ غَرْمِي هَوْتِي تَو
آپ (ظہر کی) ناز ٹھنڈے وقت پڑتے تھے۔ اور جب سردی ہوتی تھی تو حیدری پڑ لیتے تھے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔
(۲۳) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُخْرِجُ الْحَصْرَ مَاذَا أَمَاتَ
الشمسُ بَيْضَاءُ نَفِيفَةً أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجُمَهُ عَلِيُّ بْنُ شَيْبَانَ سَمِعْتُ رَوَايَتُ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَبْتَدِيهِ غَرْمِي هَوْتِي تَو
نائیل سوقت تک تاخیر فرماتے تھے جب تک آفتاب سفید اور صاف رہتا تھا۔ ابو داؤد اسے راوی ہیں۔

[illegible][illegible]

(٢٧) وَعَنْ النَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَضِعَ عِشَاءُ أَحَدٍ كَرَأَيْتُمْ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا أَيْ الْعِشَاءَ وَلَا تَجْعَلُوا حَتَّى يَفْرَغَ مِنْهُ وَكَانَ لِبْنُ عُمَرَ يُوَضِّعُ لَهُ الْكَلَامَ وَتُعَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيَهَا حَتَّى يَفْرَغَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ فِي أَوَّلِ الْإِيَّامِ آخِرَ حَجَّةِ السَّنَةِ إِلَى الشَّامِ وَفِي آخِرِ سِلَاحِ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى حَبِيبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِنَّا سَمِعْنَا أَنَّهُ يُبَدَّلُ أَيْ الْعِشَاءُ وَفَكَلَّ الصَّلَاةُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْتَكَ مَا كَانَ عِشَاءَهُمْ أَوَّلَ آدَمَ

لے ٹیلے زمین سے پھرتے اور ملے بستے ہیں اسلئے اکسا سار بہت دیر میں پڑتا ہے۔ مطلب یہ کہ آپ نے ظہر کی نمازیں ایک حد تک تاخیر فرمائی۔ لے عسی عرف میں وہ وقت ہے جس وقت ہر چیز کا سایہ اُسکی برابری کے قریب ہو جائے۔

گناہ مثل عشاء وینک ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے رات کا کھانا رکھا جاوے اور نماز کی تکبیر ہو رہی ہو تو وہ نماز میں شریک نہ ہو جسے کہہ مانے سے فارغ ہو جائے اور حضرت ابن عمرؓ امام کی قرات سنتے تھے۔ بجز سنائی کے چیموں اسکے راوی ہیں اور ابو داؤد کی ایک روایت میں جو عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے مذکور ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ابن زبیرؓ کی (خلافت کے) زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ عبد اللہ بن عمرؓ کے یہودیوں کے ساتھ تھا تو عبد اللہ بن زبیرؓ نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ رات کا کھانا (زمانہ نبویؐ میں) نماز عشاء کے کہا جاتا تھا تو عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا افسوس ہو تم لوگ رات کا کھانا کیا تھا کیا تم اپنے باپ کے کہانے کی طرح خیال کرتے ہو۔

(۲۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَتُخَّرُ وَالصَّلَاةُ لِيَطْعَامٌ وَلَا لِيَعِزَّةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ رَاتٍ
ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازیں (اپنے وقت سے) تاخیر مت کرو نہ کہانے کی وجہ سے نہ کسی اور وجہ سے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّسَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ قَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقْدٌ لِلنَّسَاءِ وَالنَّسَاءُ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَفْطُرُ يَقُولُ لَوْ لَا أَنَا أَشَقُّ عَلَى أَهْلِي لَأَمَرْتُ بِتَهْمٍ بِالصَّلَاةِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ النَّسَاءِ وَالنَّسَاءِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شب عشا کی نماز میں تاخیر فرمائی تو حضرت عمرؓ بکھکے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز حاضر سے عورتیں اور بچے سو گئے ہیں برا رہا ہے اور آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور آپ فرماتے تھے کہ اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں انکو اپنے اس نماز کے بڑھنے کا حکم دیتا۔ شیخین اور سنائی اسکے راوی ہیں۔

(۲۹) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ هَذَا تَحَدُّثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ أَخْرَجْتُكِ الْعِشَاءَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ
ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ان سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی یہی انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے ایک شب نصف شب عشا کی نماز میں تاخیر فرمائی تو ہمارے پاس تشریف لائے تو یا کہ میں آپ کی انکو بھی کی چاک کو دیکھ رہا ہوں اور آپ نے فرمایا کہ لوگ تو نماز پڑھ کر سو گئے اور ہمیشہ نماز ہی میں رہے جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے شیخین اور سنائی اسکے راوی ہیں۔

(۳۰) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَخَّرُ حَتَّى تَأْتِيَ الْقَوْمُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَمْ يَصَلُّوا أَحَدُهُمْ الْخَمْسَةَ وَالْفَلْظُ لِيُسَلِّمَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی تو ایک شخص نے (آپ سے) عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) مجھے آپ سے ضرورت ہے تو آپ کھڑے ہو گئے اور اس سے تخلیف میں (درتک) باتیں کرنے لگے۔ یہاں تک کہ سب لوگ یا بعض لوگ سو گئے یا سب لوگوں نے نماز پڑھی۔ پانچوں کے راوی ہیں اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں
(۳۱) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَأَخَّرَ لِكَيْلِ الْعَمَةِ حَتَّى طَلَعَ الْفَلَاكُ لَمَّا كُنَّا

ملے اور کہا ناہاتے تھے اور نماز میں تشریف لے گئے تھے ناہ نبویؐ کی یہ تکلم کہانا بہت تھوڑا تھا تو کب تک عشا کہاتے تو ہمارے باپ جو غلیفہ وقت میں اسی حالت میں تھے کہ دسترخوان پر طرح طرح کے کھانے پھیلے ہوں اور لوگ خوب بیٹھ کر کھاتے ہوں پس کہا ناہا ناہ کے بعد ہی کہا ناہا ہیے وہ نماز میں ضرورت پڑی اور چاہا جانے رہے۔ یہ سننے والا یہ تاجر کا زکا اچر وقت اجلے صبا لہی میں کیا گیا ہے کہہ جا چکے تھے۔ جہ بجز تم لوگوں کے

کہ سنا ہے کہ کھانا رکھا جا جائے اور ہر نماز کی تکبیر ہو جائے تو اس طرح نماز میں تاخیر نہ کرے۔

الآخری قال نعم اقرب ما يكون من الرب من القبلة الى الاخر فالاستطاعت ان تكون بين يدي الله عز وجل في تلك الساعة فكانت الصلاة محصورة مشهودة الى طلوع الشمس فالتفت الى بين يدي شيطان وحيثما صارت الكفاية للصلاة حتى ترفع قيد رقبته ويذهب شعاعها ثم الصلاة محصورة مشهودة حتى تغيب الشمس عند ان الشجر يذهب الظل فانها ساعدت لغيرها ابواب جهنم وتخرج يد الصلاة حتى ينفذ الفريضة الصلاة محصورة مشهودة حتى تغيب الشمس فالتفت الى بين يدي شيطان وحيثما صارت الكفاية ابواب جهنم والشياطين فالتفت الى القبلة الاخرى هو ثلثه الاخر والمراد بالسلك الثامن من اسداس الليل وقوله مشهودة كانه تمتد ما الملائكة وتكتب اجرها للصلاة ويؤيد بها يكسر القاف احي فائدة وقاء الفريضة اذا رجع من جاريب الغرب الى جاريب الشرق ثم جرحه عن يمينه من روايته يركبته من حيث عرض كبرياء رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت بين وقتين دوسرے وقت کے ایسا ہے جس میں قربت الہی زیادہ ہو آپؐ فرمایا میں (ہے) پروردگار بندہ سے اخیر حصہ شب میں بہت ہی قریب ہوتا ہے اگر تم سے ہو سکا تم اس وقت خراگے ذکر کرنا میں سے ہو تو ہو جاؤ اسلئے کہ نماز اسوقت محصور اور مشہود ہوتی ہے آفتاب کے نکلنے تک اسلئے کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سو نکلتا ہے اور یہ کافروں کی نماز (پوجنے) کا وقت ہے پھر تم اسوقت نماز چھوڑو تا کہ آفتاب بندہ ایک نیز مک بلند ہو جائے اور اسکی شعاع دور ہو جائے اسکے بعد پھر نماز محصور اور مشہود ہے تا کہ آفتاب دوپہر کے وقت نیزے کی طرح سیدھا ہو جائے یہ ایسا وقت ہے جس وقت دفع کے دروازہ کھولے جاتے ہیں اور وہ بڑھایا جاتا ہے پھر اس وقت تم نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سایہ پڑنے لگے (آفتاب ڈھل جائے) اسکے بعد پھر نماز محصور اور مشہود ہے یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے لگے اسلئے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے مابین غروب ہوتا ہے اور یہ کافروں کی نماز (پوجنے) کا وقت ہے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ نسائی کے الفاظ ہیں۔

(۵) وعن أبي سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلاة بعد الظهر حتى ترتفع الشمس ولا صلاة بعد العصر حتى تغيب الشمس أخرجه الشيخان والترمذي وفي آخره في الخامسة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال شهد عدي رجالاً مريضون وأصأهم عند عدي عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة بعد الظهر حتى تشرق الشمس وبعد العصر حتى تغرب الشمس يقولون تشرق الشمس ارتفاعها وأصأهم لها ثم جرحه أبو سعيد عن روايته ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی (نماز کے) بعد کوئی نماز نہیں ہے جب تک کہ آفتاب بلند نہ ہو جائے اور عصر کی (نماز کے) بعد کوئی نماز نہیں ہے جسے کہ آفتاب غروب ہو جائے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں اور بائچوں کی ایک روایت میں جو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میرے پاس چند عمدہ شخصائے گواہی دی جن میں سب سے عمدہ میرے نزدیک عمرؓ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی (نماز کے) بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ آفتاب بلند اور روشن ہو جائے اور عصر کی (نماز کے) بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا تھا (یہاں تک کہ آفتاب پوری طرح ڈوب جائے۔

ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جمعہ صبح عصر کی نماز پڑھ کر پھر اپنے فرمایا کہ یہ نماز تم سے قبل گزشتہ امت پر پیش کی گئی تھی تو انہوں نے ہر وضو کر کے پڑھا پس جو شخص کسی حفاظت کرے گا اسکو دو ہزار نوبہ لکھا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ شاہد کل آئے اور شاہد سے مراد نماز ہے سلم اور ناسی اس کے راوی ہیں۔

(۱۱) وعمر السائب بن یزید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّہُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَضْرِبُ الْمَلَّکَ بِالصَّلَاةِ بِعَدْلِ الْعَصْرِ اُخْرَجَہُ مَا لَیْسَ مَرْتَجَہُ سَابِیْنِ یَزِیْدُ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو دیکھا کہ وہ ٹکڑے کر کے عصر کی بعد نماز پڑھنے کی وجہ سے مار رہے تھے۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

(۱۲) وعمر ابنے ثنَادَہُ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَانَ یُکْرِہُ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّہَارِ الْاِیَّوَمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اِنَّ جَمْعَہُمْ لَمَجْمَعٌ الْاِیَّوَمِ الْجُمُعَةِ اُخْرَجَہُ ابُوکَ اَوْدَ ترجمہ ابونفاوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر کے وقت نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے تھے لیکن جمعہ کے روز (دو پہر کو نماز پڑھتے تھے) اور آپ نے فرمایا کہ دفعہ بھر کھائی جاتی ہے لیکن جمعہ کے روز (نہیں بھر کھائی جاتی) ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۱۳) وعمر العلانی بن عبد الرحمن اَنَّہُ دَخَلَ عَلَیْ اَبِیْ بِنِ مَالِکٍ فِی حَادِیۃٍ بِالْبَصْرَةِ حِیْنَ اَصْرَفَ مِنَ الظُّہْرِ وَارْتَمَ بِجَبِّ السَّجْدِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَیْہِ قَالَ اَصَلَّیْتُمْ الْعَصْرَ فَقُلْتُ لَہُ اِنَّمَا اَصْرَفْنَا السَّاعَۃَ مِنَ الظُّہْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّیْنَا فَلَمَّا اَصْرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ یَقُولُ تِلْكَ صَلَاةُ الْمَلٰٓئِکَةِ یُحْسِنُ رَبُّہُ الشُّعْرَ حِیْنَ اِذَا کَانَتْ بَیْنَ قَرْنِیِ الشَّیْطَانِ قَامَ مُقَرَّرًا رِکْعًا لَا یَذُکُّ اللہَ تَعَالٰی فِیْہَا اِلَّا قَلِیْلًا اُخْرَجَہُ السَّیِّدُ الْاَبْنَاءِ ترجمہ علاء بن عبد الرحمن سور روایت ہے کہ وہ ظہر کی نماز پڑھ کر اس بن مالک کے پاس گئے کہ گئے جو بصرہ میں تھا اور انکا گھر مسجد کے پہلو میں تھا وہ کہتے ہیں کہ جب میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا تم عصر کی نماز پڑھ چکے تو میں نے کہا کہ تم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ رہے آئے ہیں انہوں نے کہا کہ عصر کی نماز پڑھ لو تو ہم کھڑے ہو گئے اور ہم نے نماز (عصر) پڑھ لی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا آفتاب کو گھورتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے مابین ہو جاتا ہے تو کھڑے ہو کر جا رہ جو نیچر مار دیتا ہے اور اس میں ڈر کر ابھی بہت ہی تھوڑا رہا کرتا ہے بحیر بخاری کے چنیوں اس کے راوی ہیں۔

(۱۴) وعمر ابن کثُوعُہُ قَالَ مَا رَأَیْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ یُحْسِنُ صَلَاتَیْنِ جَمْعَ بَیْنَ الْغُرُوبِ اِلَیَّ شَاءَ الْجَمْعِ وَصَلَّی الْفَجْرَ یَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِیقَاتِہَا اُخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَرَفِیْ اُخْرٰی لِلْحَارِثِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُرَیْرَہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ یَقُولُ اِنَّ الْاَدَانَ بِالْعَمَةِ اَوْ قَرِیْبًا مِنْ ذٰلِکَ فَاَمَرُ رَجُلًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ ثُمَّ صَلَّی الْغُرُوبَ وَصَلَّی بَعْدَ ہَا رُکْعَتَیْنِ ثُمَّ دَعَا بِعِشَاءٍ فَتَعَشَوْا ثُمَّ اَمَرَ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ رُکْعَتَیْنِ فَلَمَّا کَانَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ اِنَّ الْاَدَانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَانَ لَا یُصَلِّیْ ہَذِہُ السَّاعَۃَ اِلَّا ہٰذِہُ الصَّلَاةُ فِیْ ہٰذَا الْمَکَانِ فِیْ ہٰذَا الْاَیَّوَمِ قَالَ عَبْدُ اللہِ ہُمَا صَلَوَتَانِ لَکُمَا لَنْ یُخْلُوَا عَنْ فِیْہِمَا صَلَاةُ الْغُرُوبِ بَعْدَ مَا یَأْتِی النَّاسُ وَالْجِبْرَانِ

۱۔ تمام کا نام ہے ۲۔ بروقت ۳۔ کہ ۴۔ ایک گزشتہ امت کی بابت اور دوسرے اب ان کے فعل کی بابت

۵۔ جو یہ غروب آفتاب تھوڑے دیر کے بعد نمایاں ہو جاتا ہے ۶۔ یعنی غروب ہونے لگتا ہے ۷۔

موقعہ نہ ملتا تو ضرور لوگ قرعہ ڈالتے شیخین اس سے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَدَى بِالصَّلَاةِ أَذَى الشَّيْطَانُ لَهُ صُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ النَّادِيَ حَتَّى إِذَا انْقَضَتِ التَّزْيِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَكْرِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَمْ لَا كَذَا يَذْكُرُ مِنْ قَبْلِ حَتَّى يَقْبَلَ الرَّجُلُ مَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى أَخْرَجَهُ السَّيِّئَةُ إِلَّا الذُّرْمُ فِي الْأُخْرَى مُسْلِمٌ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَحَالَ لَهُ صُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا انْتَهَتْ رَجَعَ قَوْسُوسٌ فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا انْتَهَتْ رَجَعَ قَوْسُوسٌ هَذَا لِقَوْلِهِ وَابْنُ كَرْدِيبٍ هُنَا إِقَامَةُ الصَّلَاةِ وَمَعْنَى أَحَالَ لَكَ صُرَاطٌ حَتَّى مَوْصِيْعِهِ مَرْجِعُهُ الْبُيُوتُ

ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان بیٹھ پیر کر گوزارتا ہوا بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اذان کی آواز نہ سنے جسے کہ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے پھر جب نماز کے لیے کبیر کہی جاتی ہے تو وہاں جاتا ہے پھر جب کبیر ختم ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے پھر لوگوں کے دلوں میں خطرے ڈالتا ہے (احد و سوسہ پیداکرتا ہے) کہنا کہ کفان بات یاد کر فلان بات یاد کر فلان ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو اس سے قبل سکویا نہ تھیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعت نماز پڑھی ہے پھر تہجدی کے جینوں اسکے راوی ہیں اور سلمی ایک پر مایہ ہیں ہے کہ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو گوزارتا ہوا بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز نہیں سنتا پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے اور سوسہ ڈالتا ہے پھر جب کبیر کی آواز سنتا ہے تو چلا جاتا ہے یہاں تک کہ کبیر کی آواز نہ سنے نہیں سنتا پھر جب کبیر ختم ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے اور پھر لوگوں کے دلوں میں (دوسوسہ ڈالتا ہے سلم سے الفاظ ہیں اور بخاری نے بھی ایسے ہی روایت کی ہے۔

(۳) وَكَانَ جَابِرٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الشَّرَفِ حَتَّى قَالَ الشَّرَفُ حَتَّى وَالتَّرَفُ حَتَّى مِنَ الدُّنْيَا عَلَى سَيْئَةٍ وَثَلَاثِينَ مِثْقَالَ خَرَجَةٍ مُسْلِمٌ مَرْجِعُهُ جَابِرٌ رَوَيْتُ عَنْهُ هَذَا

ہے کہ میں نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو وہاں جاتا ہے یہاں تک کہ مقام روحاں تک پہنچ جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ روحاں

سے جنتیں میل ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَكَانَ جَابِرٌ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا لَفِينَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ مَرْجِعُهُ ابْنُ مَرْزُوقٍ

کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بلال اُٹھ کر اذان پڑھنے لگے پھر جب وہ چپ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دل سے یقین کرے کہ ایسا ہے (جیسا کہ بلال نے اذان میں کہا ہے) وہ جنت میں داخل ہوگا۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَرَّةٌ عَلَى مِثْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ لَهَا عَشْرُ أَثْوَى سَلُّوا اللَّهُ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَرَّةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبِيْخُ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَارْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ كَمَنْ

سلمہ اچس کے نام قرعہ نکلتا ہے اخلاک دینا یا صفا ول میں شریک ہوتا ۱۱ ۵۷ بجے اذان سے خارج ہوئے ۱۲۔

یَنْزِعُ الْفَجْرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَّ حَتَّى اسْتَمَرَّتْ ثُمَّ قَالَ كَوَانِ الْمُسْلِمِينَ يَكُونُ عُمَانُ آفَاضَ الْأَنْصَابِ الشُّنَّةَ فَمَا أَدْرِي أَوَّلَهُ كَانَ الْفَجْرَ أَمْ دَقَّ عُمَانُ بَنِي يَدْلُ يَدْلُ حَتَّى دَخَلَ بِحَمْرَةِ الْعَقْبَةِ ثُمَّ حَمِيمَةُ ابْنِ سَعْدٍ رَوَيْتُ هُوَ وَمَكْتَبَتِهِ هِيَ كَمَا بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بِي كَوْنِي نَمَازِيهِ وَقَدْ يَرْهَتُهُ هُوَ نَهِيْدُ كِيْهَ مَكْرُوْدَ نَمَازِيْهِ (ایک تو) آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز پڑھ کر پڑھی اور (دوسرے) اس دن آپ صبح کی اسکے (مقررہ) وقت سے پہلے پڑھی شیخین اسکے راوی ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں جو عبد الرحمن بن زید سے مروی ہے مذکور ہے کہ حضرت ابن سعد نے حج کیا تو ہم عشا کی اذان کی وقت یا اسکے قریب مزدلفہ آئے تو انہوں نے کسی شخص کو حکم دیا تو اس شخص نے اذان دی پھر تکبیر کہی پھر انہوں نے عشا کی نماز پڑھی اور اسکے بعد دو رکعت نماز پڑھی پھر انہوں نے رات کا کھانا منگوایا اور کھانا کھایا پھر انہوں نے اس شخص کو حکم دیا تو اس نے اذان دی اور تکبیر کہی پھر انہوں نے عشا کی دو رکعت نماز پڑھی پھر صبح کے نوادار اپنے کا وقت کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اس جگہ اس دن بھی (صبح کی) نماز پڑھتے تھے عبد اللہ بن سعد نے فرمایا کہ یہی دو نمازیں ہیں جو اپنے (مقررہ) وقت سے پہلے دیکھائی ہیں (ایک نو) مغرب کی نماز لوگوں کے آنے کے بعد (تاخیر کر کے پڑھی جاتی ہے) اور (دوسرے) صبح کی نماز صبح کے نوادار ہوتے ہی (اول وقت پڑھی جاتی ہے) ابن سعد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے پہلے نماز سعودی پھر یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہو گئی پھر انہوں نے کہا کہ اگر امیر المؤمنین یعنی حضرت عثمان اس وقت یہاں سے کوچ کریں تو انہوں نے سنت نبوی کے موافق کیا (راوی کا بیان ہے) پس میں نہیں جانتا کہ ابن سعد کا قول جلد تھا یا حضرت عثمان کا کوچ کرنا۔ پر لیسک پکارتے ہے یہاں تک کہ حجر عقبہ کو نکریاں لیں

الْبَابُ الرَّابِعُ فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَفِي ثَلَاثِ فُرُوعٍ

جو تھا باب

اذان اور تکبیر کے بیان میں جس میں تین شاخیں ہیں۔

الْفَرْعُ الْأَوَّلُ فِي فَضْلِهِ

پہلی فرع (شاخ)

اذان کی فضیلت کے بیان میں

۱) اَخْبَرَنِي هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَكُمْ النَّاسُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْأَوَّلُ ثُمَّ لَا يَحِلُّ فَاِلَّا أَنْتُمْ تَهْتَمُّونَ بِحُجَّتِهِ الشَّيْخَانِ الْأَسْهَقَامُ الْأَوَّلُ فَرَأَى مِنْ جَمْعٍ بُوَيْرُهُ رَوَيْتُ هُوَ كَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَا بِكَ أَكْرَ لُكُوْنِ كَوْمَعْلُومِ هُوَ تَابُوْ اَذَانِ مِيْنِ اَوْرِ پَهْلِي صِيفِ (میں) شریک ہونے کی فضیلت اور ثواب ہے۔ پر بغیر وعدہ دے ہوئے ان کو اذان دینے اور صاف اول میں شریک ہونے کا

۲) یعنی عمر اجڑت آپ صبح کی نماز پڑھتے تھے اس سے پہلے آپ نے اس دن حج کی نماز پڑھی ۱۲۔ یعنی صبح شروع ہونے کا ۱۲۔ یعنی منہ زدن سعودی کا یہ کلام ختم ہونے ہی نہیں پایا تھا کہ حضرت عثمان نے کوچ کر دیا۔ اور وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ۱۲۔

(۸) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي قَاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَأَلَّى حِينَ يَكُونُ الْمُؤْمِنُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِعَمَلِهِ رَسُولًا وَفِي وَدَائِهِ نَيْيَاً وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَكَ لَهُ ذَنْبُهُ أَخْرَجَهُ الْحَمْسَةُ إِلَّا التَّعَارِيضَ مَرْجِعُهُ
بن ابی قاص و روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مؤمن کی اذان شکر کرے و انا اشہد ان لا اله الا اللہ و وحدہ لا شریک لہ و ان محمد عبدہ و رسولہ رضیت باللہ رباً و بعملہ رسولاً و فی ودائہ نیا و بالاسلام دیناً غفر لک لہ ذنبہ اخرجہ الخمسة الا التعاريف مرجعہ
اور ایک روایت میں بیٹا ہے و بالاسلام دیناً تو ایسے شخص کے گناہ خدا تعالیٰ معاف فرما دے و ایسا بخیر بخاری کے
پانچوں اسکے راوی ہیں۔

[illegible]

(۱۰) وَكُنْ عَائِلَةً إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَنَمَّدُ قَالَ أَنَا وَأَنَا أَحَرَجَةُ أَبْنَاؤُكَ وَدَرَجَتُهُ حَضْرَتِ عَائِشَةَ صَدِيقِهِ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو شہادت دیتے ہوئے سنتے تھے تو آپ فرماتے تھے وَأَنَا وَأَنَا (میں اور میں) اور میں بھی (میں) ابو ذرؓ کو اس کے راوی ہیں۔

(۱۱) وَكُنْ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الرَّكْعَةَ فَقُولُوا امْثِلْ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ أَحْرَجَةُ السَّيِّئَةِ مَرْجُوْمَةُ ابْنِ سَعْدٍ خَدْرَى سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمراؤں (میں) تو ویسے ہی کہو جیسا کہ مؤذن کہتا ہے۔ چنانچہ اس کے راوی ہیں۔

م اذان سمونو دیسے ہی اوجھیا کہ مومن کہا ہے۔ پھر اس کے بعد فرمایا:

(۱۲) وَعَنْ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ يَسْرِينَ مُحْتَسِبًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِرًّا تَمْثِلُ الْإِخْرَاجَ مِنَ الدُّمْنِ إِلَى الْحَسَنِ طَائِبُ الْأَجْرِ وَالنَّوْكَابُ الْفَعْلُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مُرْتَجِمًا

عبارت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سات برس یا بیس ثواب اذان سے متواتر اذین

۱۳ اور یہ گویا دیتا ہوں کہ کبھی خدا کے کوئی معبود نہیں ہے جو اکیلا ہے جس کے کوئی شریک نہیں ہے اور خدا کے بندہ اور رسول میں

۱۴ میں خدا کے رب ہونے پر اور خدا کے رسول یا نبی ہونے پر اور یہ کہ اللہ مومن پر برضا مند ہوں ۱۲

۱۵ یعنی جب سوزن شہد ان لا الہ الا اللہ اور شہد ان محمد رسول اللہ کہتا تھا تو پھر مانا و نافرمانی تھے لینے اور میں پہلا اور میں ہی شہادت دیتا ہوں

کہ کبھی خدا کے کوئی معبود نہیں ہے اور خدا کے رسول میں ۱۳

سَأَلَ فِي الْوَسِيلَةِ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةَ إِلَّا الْكَبِيرَ رَوَى مُرْجَمٌ ابْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ
روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم اذان سنو تو جیسے ہی کہو جیسا کہ موزن
کتاب ہے پہر مجھ پر درود پہنچو ایسے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پہنچتا ہے خدا تعالیٰ اس کو خدا سپر اپنی رحمت پہنچاتا ہے
پھر خدا سے میرے واسطے وسیلہ کی درخواست کرو ایسے کہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو خدا کے بندوں میں سے بہتر ہے
بندہ کے اور کسی کے شایاں اولائق نہیں ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس جو شخص میرے واسطے
کی درخواست کرے گا اسکو میری شفاعت ضروری ہو جائیگی بجز بخاری کے پانچوں کے راوی ہیں۔

(۶) وَكَانَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ كَتَبَهُ اللَّهُ الْيَوْمَ
رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةِ النَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْتَعَنَهُ مَقَامًا عَزِيزًا
الَّذِي وَعَدْتُ فِي رِوَايَةٍ كَمَا وَعَدْتُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةَ إِلَّا الْمُسَيِّدَ
جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جو وقت اذان سن چکے یہ کہے اللہم
هذه الدعوة النامة والصلاة القائمة ابن محمد الوسيلة والفضيلة وابتعنه مقاماً عزيزاً
وعدت كما وعدت اور ایک روایت میں ہے کہ ا وعدت تو قیامت کے دن ایسے شخص کے لیے میری شفاعت ضروری ہو
جائیگی بجز مسلم کے پانچوں کے راوی ہیں۔

(۷) وَكَانَ عُمَرُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ كَمَا
كَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ إِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ إِذَا
قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَالُ صَلَاةٍ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
قَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ
مرجم حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب موزن اللہ اکبر کہے تو تم میں
کوئی شخص دل سے یقین کرے اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر جب (موزن) اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو یہ شخص بھی
اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے پھر جب موزن اشہد ان محمد رسول اللہ کہے تو یہ شخص بھی اشہد ان محمد رسول
اللہ کہے پھر جب موزن جے علی الصلوٰۃ کہے تو یہ شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر جب موزن حتی فلاح
الفلح کہے تو یہ شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر جب موزن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ
کہے پھر جب موزن لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی لا الہ الا اللہ کہے تو ایسا شخص جنتی ہو گا مسلم اور ابوداؤد و ترمذی
کے راوی ہیں۔

۱۰۰ یعنی اسکے لیے میں خاص ضرور سفارش کروں گا اور نہ یوں تو عام طور پر آپ شفیع الامم ہیں۔ رحمة اللعالمین ہیں ۱۰۱ یا اللہ
اس پر پوری بکارت ہے اذان کے اور نماز کے جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے جو کوئی وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور انکو مقام بخیر پہنچا دے
جیسا کہ تو نے اس کے لیے وعدہ فرمایا ہے اور بخاطروں دوسری روایت کے جیسا کہ تو نے وعدہ فرمایا ہے مطلب ایک ہی ہے اور وعدہ اس آیت میں
جہ عسی الیہ بنک ربک مقام محمود ۱۰۲ اللہ بہت بڑا ہے ۱۰۳ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو خدا کے کوئی پیغمبر نہیں ہو گا ۱۰۴
موتیوں کو محمد کے رسول ہیں ۱۰۵ نماز کی طرف آؤ ۱۰۶ بروکام سے بچنے اور نیک کام کے نیکو ہم سلطنت اور توفیق نیکو بخیر
۱۰۷

اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلَهَ اِلاَّ اللّٰهُ عَجَبٌ صَحیح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ مینے خواب میں دیکھا تھا آپ کے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سچا خواب ہے تم بلال کے ساتھ کھڑی ہو جاؤ اور جو کچھ مینے خواب میں دیکھا ہے آنکو بتلاتے جاؤ وہ اسکے بموجب اذان دیں گے کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہیں تو میں بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور مینے آنکو بتلانا شروع کیا اور وہ اسکے بموجب اذان دینے لگے عمر بن الخطاب اپنے گھر میں تھے اذان کی آواز سنتے ہی اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر نکلے کہنے لگے یا رسول اللہ قسم ہے اس بات کی جس نے آپ کو پیغمبر برحق بنا کر بھیجا ہے البتہ مینے خواب میں ایسی ہی دیکھا ہے جیسا کہ اس نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شک نہ ہے خدا کا بوداؤد اور ترندی اسکے راوی ہیں۔ اور ایک طایت میں ہے کہ مینے اذان کو خواب میں دیکھا اور میں اسی ٹکری میں تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم کبڑے ہو جاؤ اور ترندی کی ایک روایت میں اس قصہ کے ذکر کرنے کے بعد مذکور ہے کہ اذان (کے کلمات) روم و دفعہ ہیں اور تکبیر (کے کلمات) ارکانہ دفعہ اور ترندی کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) . وود و دفعہ تھی اذان اور تکبیر دونوں۔

[illegible][illegible]

طَلَمَ الْفَجْرَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدَاخِ الْفَجْرَ حَتَّى اسْفَرَّتْهُ امْرَاةٌ فَاَقَامَتْهُ قَالَ هَذَا وَقْتُ الصَّلَاةِ اُخْرِجْهُ
النَّسَائِيُّ ترجمہ السنن سے روایت ہو کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صبح کی نماز کا وقت دریافت کیا
تو آپ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے صبح صادق کی روشنی نمودار ہوتے ہی اذان دی پھر جب دوسرا دن نکلا تو آپ نے صبح کی
نماز میں اتنی تاخیر فرمائی کہ صبح کی روشنی غلط پہل گئی پھر آپ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے تکبیر کہی پھر آپ نے فرمایا کہ
یہی صبح کی نماز کا وقت ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّنَعَاتِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ أَوَّلُ أَذَانِ الصُّبْحِ أَصْرَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِمْ فَادْنَتْ فَجَعَلَتْ أَقْوَمَ يَارَسُولَ اللَّهِ فَعَجَلَ يَنْظُرُ فِي دَنَابِجِ الشَّرْقِيِّ إِلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ
لَاخْتِ إِذَا طَلَمَ الْفَجْرَ قَبَرَتْ ثُمَّ أَصْرَفَ إِلَيْهِ وَقَدْ تَلَاحَتْ أَهْجَابُهُ فَنَوَضًا فَادْنَادْ يَلَالُ أَنْ يَفْجُمَهُ
الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صَدِّكَ أَذَنْ دُونَ أَذَنْ فَهُوَ يَقِيهِمْ فَأَقَمَّتْ
أُخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَا يَدَاوُدَ ترجمہ زیاد بن حارث صناعاتی سے روایت ہو کہ جب صبح کی
کے جب صبح کی اول اذان کا وقت آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (اذان کہنے کا) حکم دیا تو میں نے اذان کہنے
پہرینے پر عرض کرنا شروع کیا کہ یا رسول اللہ تکبیر کہوں تو آپ مشرق کی جانب صبح کی روشنی کو دیکھنے لگے پھر آپ
مشرق کی جانب صبح کی روشنی کو دیکھنے لگے پھر آپ فرماتے کہ (ابھی) ابھی یہاں تک کہ جب صبح اچھی طرح ظاہر ہوگئی تو آپ
تشریف لائے اور آپ نے وضو کیا اور (اسٹن میں) آپ کے صحابہ بھی اگر مل گئے تو بلال نے نماز کی تکبیر کہنی چاہی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں صعدائی نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دیوے وہی تکبیر کہے پھر چنے
تکبیر کہی ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔

(۵) وَعَنْ سَمَاعٍ بْنِ حَرْفٍ قَالَ كَانَ يَلَالُ يُؤَذِّنُ إِذَا دَخَلَتْ النَّفْسُ وَلَا يُقِيمُ حَتَّى يَخْرُجَ الْبَيْتُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حَتَّى يَرَاهُ أُخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَنْ يَذْوَ وَالزَّمْزَمِيُّ
ترجمہ سماع بن حرب سے روایت ہو کہ جب آفتاب مل جاتا تو بلال (ظہر کی) اذان دیتے تھے پھر اس وقت تک تکبیر نہ
کہتے تھے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد نہ ہوتے پھر جب آپ برآمد ہوتے تو آپ کو دیکھ کر نماز کی تکبیر کہتے
تھے مسلم ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

(۶) وَكَثُرَ ابْنُ عَسَاكَرٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْذِنَانِ يَلَالُ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَنْجَلِيُّ
أُخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ دَاوُدَ وَتَرْجَمَهُ بَنُ عَسَاكَرٍ رَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَا دُمُوزَيْنِ تَحْتَهُ (أَبَا بَكْرٍ)
بلال (اور دوسرے) ابن ام مکتوم نابینا مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلَالٍ إِذَا أَذَنْتَ فَتَوَسَّلْ وَلَا تَأْتِمِمْ
فَاخْلِدْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَقَامَتِكَ قَدَمًا يَفْرُغُ الْأَكِلَ مِنَ الْأَكْلَامِ وَالشَّارِبَ مِنَ الشَّرْبِ
الْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَائِهِ حَاجَتِهِ وَقَالَ لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي أُخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمُعْتَصِرُ الَّذِي
يُرِيدُ أَنْ يَأْتِيَ الْغَائِطَ لِقَضَائِهِ حَاجَتِهِ۔ ترجمہ جابر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو
ارشاد فرمایا کہ جب تم اذان کہا کرو تو (اذان کے کلمات کو) ٹھٹھ کر کہا کرو اور جب تم تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اپنی
اذان اور تکبیر کے درمیان اتنی مہلت دو کہ کہانے والا کہانے اور پینے والا پینے سے فارغ ہو جائے اور پرخاند

عن ابن عبد البر سلم نے فرمایا کہ اقامتھا اللہ وادامتها یعنی خدا نماز قائم رکھے اور اسکو ہمیشہ (جاری) رکھے اور کبیر کے باقی کلمات میں جیسے ہی فرمایا جیسا کہ حضرت عمر کی حدیث اذان کے فضائل میں گزر چکی ہے ابو داؤد اسکو راوی بن (۱۳) وعمر بن حفصہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کان لا یزید علی الاقامتہ فی الشفرا الا علی الطبیح فانما کان یتأرب ویشاء لا ینبید وکان یقول انما الاذان للامام الذی یجتمعون الیہ الناس اخرجہ مالک ترجمہ نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سفر میں کبیر کوئی چیز زیادہ نہیں کرتے تھے بجز صبح کی نماز کے پس وہ صبح کی نماز کے لیے اذان ہی کہتے تھے اور کبیر ہی کہتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اذان اس امام کے لیے (ضروری) ہے جبکہ پاس لوگ جمع ہوں۔ مالک اسکو راوی ہیں۔

(۱۴) وعمر بن حفصہ انہ راى بلا لا یؤذن قال فجعلت انتبہ فاء ہمتنا وھمتنا بالاذان اخرجہ الخمسة وھذا لفظ الشیخین زاد الترمذی واصبعہ فی الذئبہ وعند ابن داؤد قلما بلغ صحیح علی الصلوة صحیح علی الفلاح کوئی عتقہ یتینا ویشاء لا ولہ یستد ترجمہ ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بلال کو اذان کہتے ہوئے دیکھا وہ کہتے ہیں کہ میں انکے منہ کے تلبیع کرنے لگا جو وہ اذان دیتے وقت ادھر ادھر پہیرتے تھے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور شیخین کے الفاظ ہیں۔ اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ انکی دونوں دھتیاں انکے دونوں گلوں میں تھیں اور ابو داؤد کی روایت میں یہ ہے کہ جب وہ صحیح علی الصلوة صحیح علی الفلاح پہونچے تو اپنی گردن اٹھنے بائیں پہیرنے لگے اور گھومے نہیں۔

فصل فی استقبال القبلة

فصل

قبلہ کی طرف متوجہ ہونیکے بیان میں

(۱) عن ابن عمر بن کثیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین المشرق والمغرب قبلۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

(۲) وعمر بن حفصہ ابن عمر بن الخطاب قال ما بین المشرق والمغرب قبلۃ اذ اوجہہ قبل البیت اخرجہ مالک واللہ اعلم و ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے جبکہ خانہ کعبہ کی طرف متوجہ ہو۔ مالک اسکو راوی ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۔ یعنی جس طرح مومن سے سے دیکھ ہی کہے ہیں کبیر میں پہلی بے مثل تفسیر کرنے والے کے فرمایا اور قد قامت الصلوة کے خواب میں وہی نماز کا حدیث میں مذکور ہے ۱۲۔ یعنی صرف کبیر ہی کہتے تھے اذان نہیں کہتے تھے ۱۳۔ اور سفر میں ایسی حالت نہیں ہوتی لہذا سفر میں اذان کی ضرورت نہیں ہے ۱۴۔ یعنی بچے جسم کو چکر دیکر دھننے بائیں جانب نہیں پرتے بلکہ صرف گردن ہی کو صحیح علی الصلوة اور صحیح علی الفلاح دھتے دھت دھتے جانب اور بائیں جانب پہیر ۱۵۔ یہ اہل مدینہ کے لیے جبکہ وہ مغرب کو دھننے ہاتھ کے طرف رکھ کر اور مشرق کو بائیں طرف رکھ کر کھڑے ہوں تو وہی انکا قبلہ ہے ۱۶۔ یعنی خانہ کعبہ کو پشت کر کے نہ کھڑا ہو یعنی مشرق کو دھننے ہاتھ کی طرف مغرب کی بائیں طرف رکھ کر کھڑا ہو تو ایسی صورت میں قبلہ کی طرف متوجہ ہوگا ۱۷۔

جائے والا پاخانہ چاکر اپنی حاجت و فایز ہو جائے اور اپنے فرمایا کہ تم لوگ (نماز کے لیے) کھڑے نہ ہو جب تک کہ مجھے (نماز کے لیے آتے نہ دیکھ لو) ترمذی اسکے ملاحی ہیں۔

(۸) **وَعَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ ابْنُ مَالِكٍ** **عَلَى قُرْبَى أَنْ يَفِيءَ وَادِينَكَ مَتَّعْتُكَ قَالَتُ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُه تَرَكَ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ كَيْلَةً وَاحِدَةً أَخْبَرَنَا** **أَبُو دَاوُدَ وَتَرَجَمَهُ (قبیلہ) بنی النجار کے کسی عورت سے روایت ہو وہ کہتی ہیں کہ میرا گھر مسجد کے اطراف کو سب گھروں میں** **زیادہ بلند تھا تو بلال اس پر صبح کی اذان دیا کرتے تھے وہ اخیر شب سو گھر پر گر بیٹھ جاتے تھے اور وقت کو تکے رہتے** **تھے جب دیکھتے کہ وقت آگیا تو انگریزانی لیتے اور یہ دعا کرتے یا اللہ میں تیرا شکر کرتا ہوں اور قریش پر تیری مدد چاہتا ہوں** **ہوں تاکہ وہ میرے دین کو قائم کریں (یعنی مسلمان ہو جائیں) اسکے بعد اذان دیتے تھے وہ عورت کہتی ہیں کہ مجھے** **نہیں معلوم کہ انہوں نے ایک رات بھی اس دعا کو ترک کیا ہو۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔**

(۹) **وَعَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا فِي صَلَاةٍ إِذَا دُنِيَ الْأَمْتُ وَصُحِّي أَخْرَجَهُ التُّرْمُذِيُّ وَفِي أُخْرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْزُونَ الْأَمْتُ وَصُحِّي قَالَ وَالْأَوَّلُ أَقْصَرُ تَرَجَمَهُ ابُو بَرٍّ رِوَايَتُ بِهِ كَمَا أَخْبَرَنَا** **فرمایا کہ بے وضو شخص نماز کے لیے اذان نہ کہو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے وضو شخص اذان نہ کہو۔ ترمذی کہتے ہیں کہ پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔**

(۱۰) **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَفَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُنِيَ الْأَمْتُ وَصُحِّي أَخْرَجَهُ ابُو دَاوُدَ وَالتُّرْمُذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ تَرَجَمَهُ عُثْمَانُ بْنُ ابُو الْعَاصِ سَمِعْتُ** **ہے وہ کہتے ہیں کہ آخری وصیت جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یہ ہے کہ میں ایسا سونڈن مقرر کروں جو اذان** **اذان کہنے کی اجرت اور مزدوری نہ لیوے۔ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور ترمذی کے الفاظ ہیں۔**

(۱۱) **وَعَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَاةٍ الضُّبَيْحِ فَكَانَ مَعَهُ بَعْضُ رَجُلٍ لَا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ أَوْ رُكْعَةً يَرْجُلُهُ أَخْرَجَهُ ابُو دَاوُدَ وَتَرَجَمَهُ ابُو بَرٍّ رِوَايَتُ بِهِ كَمَا أَخْبَرَنَا** **صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز کے لیے نکلا تو جس (سوئے ہوئے) شخص کے پاس پکا گزر رہا تھا تو آپ نے** **نماز کے لیے آواز دیتے تھے یا اسکو اپنے پاؤں سے ہلا دیتے تھے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔**

(۱۲) **وَعَنْ رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْأَمَةِ أَوْ بَعْضِ أَهْلِهَا رَوَوْا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَامِدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا أَنْ** **قال قد قامت الصلاة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقامها الله وأدامها وقال في مسأله أَلَا كُنْتُمْ** **کیونکہ حدیث غیر المذکورہ فی فضائل الأذان آخر جہ ابُو دَاوُدَ وَتَرَجَمَهُ ابُو بَرٍّ رِوَايَتُ بِهِ كَمَا أَخْبَرَنَا** **علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت ہے کہ بلال تکبیر کہنے لگے تو جب انہوں نے قدامت (صلوۃ) کہا تو رسول اللہ**

صلی اللہ علیہ وسلم ہوا کہ اذان بلند تمام ہو دینی چاہیے نیز یہ بھی مفہوم ہوتا ہے کہ مسجد سے خارج کسی اور مقام پر نماز کی اذان دینی جائز ہے۔
 ۱۳ھ ایسے کہ قریش عرب کے معززین سے تھے انکو اسلام لانے سے اسلام کی ترقی ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا ۱۳ھ یعنی بلانہ حضرت بلال یہ دعا
 مانگتے تھے بالآخر حضرت بلال کی یہ دعا مقبول ہوئی اور قریش مسلمان ہو گئے اور تمام کابل بالہ ہو گیا ۱۴ھ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ میں نے رسول اللہ
 ﷺ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نہیں سنا ۱۵ھ مؤذن خلیفہ کے واسطے اذان کہنے ایسی مؤذن کی فضیلت ہے نہ اذان کے مؤذن بلکہ اذان کی دعا

(۱۳) وعن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة هل كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي وهو قائم قالت نعم بعد ما حكمه الناس وقال ابن ابي عمير أخرجه الشيخ وفي آخره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي حالسا فاذا يقى من ركعتين نحو من ثلاثين أو أربعين أية قام فقرأها وهو قائم ثم ركع ثم سجد فجعل في الركعة الثانية مثل ذلك فإذا قضت صلواته فإن كنت يظن أخذت معي وإن كنت نائمة اضطجع وفي آخره للنسائي قالت رايت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي متريعا قال النسائي ولا تحسب هذا الحديث إلا خطأ ترجمه عبد الله بن شقيق سے روایت ہو رہی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ہاں لہڑھرتے تھے اس کے بعد جب لوگوں نے یکو بیکر دیا یا آپ بڑھے ہو گئے چینیوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے پہر جب آپ کی قرات میں ہر تقریباً تیس یا چالیس آیت باقی رہ جاتی تھی اس وقت آپ کمرے ہو جاتے تھے اور بقیہ قراوت کھرے ہو کر پوری کرتے تھے پہر آپ رکوع کرتے تھے پہر سجدہ کرتے تھے پہر دوسری رکعت میں یہی ایسا ہی کرتے تھے پہر آپ جب اپنی نماز پڑھ چکے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو میرے ساتھ بات چیت کرتے اور اگر میں سوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے۔ اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار زانو بیٹھ کر پڑھتے ہوئے دیکھا۔ نسائی کہتے ہیں کہ میں محدث کو خطا خیال کرتا ہوں۔

۱۷ یعنی لوگوں کے فکر میں نے ۱۲ ۱۷ صحیح نہیں ہے ۱۲

(۱۵) و عمر بن خطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلاة لم يقرأ فيها بقلية
الكتاب فهي خداج قلنا غدير تمام فصيل لا في هزيمة الا ناكولن وراة الامام فقال اقر بكتابي نفسك
فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى سمعت الصلوة بيني وبين عبيد صغيرين
فصصموا لي وضموا لعبيد ولعبيدي ما سأل نادا قال اعبد الحمد لله رب العالمين قال الله عز وجل
خذني عبيدي واذا قال الرحمن الرحيم قال الله انني اعلى عبيدي ولذا قال مالك يوم الدين قال
عبدني عبيدي واذا قال اياك نعبد واياك نستعين قال هذا بيني وبين عبيدي ولعبيدي
ما سأل واذا قال اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا
الضالين قال هذا لعبيدي ولعبيدي ما سأل اخرجه السبعة الا البخاري وفي اخرى لا يراه مائل
وقال في رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرجه فتاد في المدينة انه لا صلوة الا بقرآن ولو بقراءة
الكتاب فما زاد وفي رواية ذكرها رزين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة الا بقراءة فما
اعلن لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم انكنا لكم وما اخفي عنا اخفينا عنك فقال له رجل اليت يا ابا هريرة
انكم اردت على امير القرآن فقال قد سئل عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان انتهيت اليها اجازلك
وان ردت عليكها فهو خير وافضل الخلد النفوس وام القرآن سورة الفاتحة لا كما اذله وعليها مبناء و
ام الشئ اصله ومعظم والمراد يقول سمعت الصلوة اتم القلوة لتفسيره اياها في الحديث والتمجيد العظيم
والشريف ترجمه ابو هريرة سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورہ فاتحہ
نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے تین دفعہ آپ نے یہ فرمایا پوری نہیں ہے تو ابو هريرة سے دریافت کیا گیا کہ ہم کہیں امام کے چھپے
الحمد پڑھتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ آہستہ سے پڑھ لیا کرو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ
فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان نماز آدمیوں آدھ تقسیم ہوگئی ہے پرنصف نماز میری ہے اور
نصف میرے بندے کی ہے اور میرے بندے کو وہی ملے گا جو وہ مانگے گا جب بندہ الحمد لله رب العالمین کہتا ہے تو خدا
فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری حمد کی اور جب بندہ الرحمن الرحيم کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری
نعمت کی اور جب بندہ مالک يوم الدين کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عظمت اور بزرگی کی اور جب بندہ اياك
نعبد واياك نستعين کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اور میرے بندے کے درمیان لا شریک ہے اور میرے بندے کو
وہی چیز ملے گی جو چاہے مانگے گا۔ اور جب بندہ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب
عليهم ولا الضالين کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کی لیے ہے اور میرے بندے کو وہی ملے گا جو وہ مانگے
بجز بخاری کے چسوں سکے وی ہیں۔ اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا
کہ جاؤ عربیہ میں باؤز بنید کہندو کہ بغیر قرآن پڑھے نماز درست ہی نہیں ہو اگرچہ سورہ فاتحہ اور اس کو کچھ زیادہ ہوا اور ایک
میں جس کو زین نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغیر قرآن پڑھے نماز درست ہی نہیں ہے پھر رسول اللہ

۱۵ کہ وہ نماز ناقص ہے ۱۶ کہ اس وقت بھی صحیح ہے ۱۷ کہ سب تعریف خدا کے لیے ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے ۱۸ کہ بہت
مہربان نہایت رحم والا ۱۹ کہ انکشاف کے دن کا ۲۰ کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۲۱ کہ ہر کوئی سید
اور استوانہ لوگوں کا بغیر تو نے فضل کیا اور استوانہ لوگوں کا بغیر تو فضلہ ہوا اور نہ راستہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہیں ۲۲ یعنی مشہور کردہ
۲۳ میں کہتا ہوں کہ اسی کے قریب تر یہ مسلم نے ہی روایت کی ہے پھر اس کا ذکر کرنا اولی تھا ۲۴ واسطہ علم مترجم

اخرجه التستویۃ الزمیلۃ سرمد میرزا بن محمد کے روایات، وہ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھتے ہوئے مشاہیر ترمذی کے چشتیوں کے راوی ہیں۔

فِي صَلَوةِ النَّبِيِّ مَنْ كُنْتُ مَا كَانَ يُرِيدُهَا أَخْرَجَهُ مَا لَكَ مَرْجَمُ فَرَضَهُ بِنِيعَةِ حُفْنِي سَعِدَ رَوَايَتُهُ يَوْمَ كُنْتُ
 كَمِثْرَتِ بَطْنِ كَرْتَسِ تَمَسَّ - مَالِكُ كَرَاوِي هِيَ -

(۸) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْأَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِنَ الْأَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةِ
 مِنَ الْفَصْلِ أَخْرَجَهُ كَرْتَسِ مَرْجَمُ بِنِيعَةِ حُفْنِي سَعِدَ رَوَايَتُهُ يَوْمَ كُنْتُ مَا كَانَ يُرِيدُهَا أَخْرَجَهُ مَا لَكَ مَرْجَمُ فَرَضَهُ بِنِيعَةِ حُفْنِي سَعِدَ رَوَايَتُهُ يَوْمَ كُنْتُ
 كَمِثْرَتِ بَطْنِ كَرْتَسِ تَمَسَّ - مَالِكُ كَرَاوِي هِيَ -

(۹) وَعَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي نَجِيحَةَ قَالَ صَلَّيْنَا وَرَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهَا سُورَةَ يُوسُفَ وَبِسُورَةِ الْحَجِّ
 قِرَاءَةً بَطْنِ كَرْتَسِ قِيلَ لَهُ إِذَا الْقَدْ كَانَ يَقْرَأُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَحِبُّ أَخْرَجَهُ مَا لَكَ مَرْجَمُ فَرَضَهُ بِنِيعَةِ حُفْنِي سَعِدَ رَوَايَتُهُ يَوْمَ كُنْتُ
 كَمِثْرَتِ بَطْنِ كَرْتَسِ تَمَسَّ - مَالِكُ كَرَاوِي هِيَ -

ربیعہ سے روایت ہو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر بن خطاب کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو انہوں نے صبح کی نماز میں
 یوسف اور سورہ حج پڑھی اور نہایت آہستگی سے پھر پھر کر پڑھی تو ان سے دریافت کیا گیا کہ جب آیت پڑھتے تھے
 پھر تو صبح صادق کے نمودار ہوتے ہی (نماز کے لیے) کھڑے ہو جانے ہو گئے انہوں نے کہا کہ ہاں۔ مالک کے راوی ہیں

(۱۰) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُبَيْتِيِّ أَنَّ كِبْلًا مَرَّ بِمَكَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَرَأَ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتْ فِي لَوْ كُنْتَيْنِ كُلَّيْهِمَا فَلَا أَدْرِي أَلِإِنْسِي أَمْ فَرَجَ ذَلِكَ عَمَّا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ مَرْجَمُ
 مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ جَنِي سَعِدَ رَوَايَتُهُ يَوْمَ كُنْتُ مَا كَانَ يُرِيدُهَا أَخْرَجَهُ مَا لَكَ مَرْجَمُ فَرَضَهُ بِنِيعَةِ حُفْنِي سَعِدَ رَوَايَتُهُ يَوْمَ كُنْتُ
 كَمِثْرَتِ بَطْنِ كَرْتَسِ تَمَسَّ - مَالِكُ كَرَاوِي هِيَ -

یا آپ کے عمار (دونوں کھتوں میں) یہ سورہ پڑھی۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

صَلَاةُ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کا بیان

(۱۱) عَنْ ابْنِ تَنَافُذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ
 فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأَمْرِ الْكِنَانِ بِسُورَتَيْنِ وَفِي الْكُنُوزِ
 الْأَخْرَجَتْ بِأَمْرِ الْكِنَانِ سَمِعْنَا الْآيَةَ أَجْبَانًا وَيُكُونُ فِي الْكُنُوزِ
 الْأَوَّلَى مَا لَيْطِيلُ فِي الْكُنُوزِ وَكَذَلِكَ فِي الْعَصْرِ وَالصُّبْحِ أَخْرَجَهُ الْحَمَّاسَةُ إِلَّا الزُّمَرِيَّ زَادَ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رَوَايَةٍ
 فَظَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّ يُدْرِكُ النَّاسَ الرَّكْعَةُ الْأَوَّلَى مَرْجَمُ بِنِيعَةِ حُفْنِي سَعِدَ رَوَايَتُهُ يَوْمَ كُنْتُ
 كَمِثْرَتِ بَطْنِ كَرْتَسِ تَمَسَّ - مَالِكُ كَرَاوِي هِيَ -

ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دوسو نہیں پڑھتے تھے اور پہلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور
 بعض وقت آپ کو ایک آدھ آیت سنا دیا کرتے تھے اور نسبت دوسری رکعت کو پہلی رکعت کو زیادہ طویل اور لمبی کر دیتے تھے
 اور اسی طرح عصر اور صبح کی نماز میں آپ کیا کرتے تھے۔ بجز ترمذی کے یا بچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ابو داؤد
 اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ آپ پہلی رکعت کے طول پر (ہم نے یہ خیال کیا کہ ایک مقصود یہ ہے کہ کوئی نہ پہلی رکعت چھوٹے۔

(۱۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَدْرِي أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا أَخْرَجَهُ
 أَبُو دَاوُدَ مَرْجَمُ بِنِيعَةِ حُفْنِي سَعِدَ رَوَايَتُهُ يَوْمَ كُنْتُ مَا كَانَ يُرِيدُهَا أَخْرَجَهُ مَا لَكَ مَرْجَمُ فَرَضَهُ بِنِيعَةِ حُفْنِي سَعِدَ رَوَايَتُهُ يَوْمَ كُنْتُ
 كَمِثْرَتِ بَطْنِ كَرْتَسِ تَمَسَّ - مَالِكُ كَرَاوِي هِيَ -

سہ بیٹے عامر بن ربیعہ سے ۱۲ صبح صادق کے نمودار ہونے ہی کھڑے ہو جاتے تھے ۱۳ بیٹے اپنے پہلی اور دوسری رکعتوں میں
 ایک ہی سورہ پڑھی ۱۴ بیٹے نماز سے پڑھ دیتے تھے ہم سن لیتے تھے جس سے بخود معلوم ہوتا تھا کہ آپ نماز سورہ پڑھتے ہیں

(۵) وَعَنْ أَبِي عُمَانَ السَّهْمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
انہوں نے سورہ قل ہوا اللہ احد پڑھی ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَواتِهِ الْمَغْرِبِ
الدُّخَانِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ تَرْجُمَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
کی نماز میں سورہ دخان پڑھی۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الصَّنَابِغِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّيْتُ وَرَاءَهُ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ
فِي التَّوَكُّلِ الْاُولَى بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَسُورَةَ مَرْيَمَ فَصَادَ الْمُفْطَلُ لَمْ يَأْمُرْ فِي الثَّلَاثَةِ فَكَانَتْ مِنْهُ حَتَّى
اَنْتَبَهَى لَنَتَا دَانَ مَسْ شَيْبَا هُ فَسَمِعْتُهُ قَرَأَ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَهَذِهِ الْآيَةُ رَبَّنَا لَا تَزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ هَذَا
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ تَرْجُمَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ
ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر کے خلافت کے زمانہ میں مدینہ آیا تو میں نے ان کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی تو
انہوں نے پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور چوٹی چوٹی دو سو رتیں پڑھیں پھر وہ تیسری رکعت پڑھنے کے
لیے کھڑے ہوئے تو میں نے اتنا قریب ہو گیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ میرے کپڑے ان کے کپڑے سے لگ جائیں تو میں
انکو سنا کہ انہوں نے سورہ فاتحہ اور یہ آیت پڑھی رَبَّنَا لَا تَزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ
رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔ اسکے راوی ہیں۔

صَلَاةُ الْعِشَاءِ

عشا کی نماز میں قراءت کا بیان

(۱) عَنْ بَرْكَاتَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
فِي الْعِشَاءِ وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَخُحَاهَا أَخْرَجَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَ
النَّسَائِيُّ تَرْجُمَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

عشا کی نماز میں سورہ والشمس وضحاہ اور اسی طرح کی سورہ پڑھتے تھے ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں۔
(۲) وَعَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِيهَا أَحَدَ
الرَّكْعَتَيْنِ بِالتَّيْنِ وَالْاُخْرَى بِالسُّورَةِ وَذَلِكَ الشَّيْخَانِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً
مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
کی نماز پڑھائی تو ایک رکعت میں اپنے سورہ التین والزلزلات پڑھی۔ چھٹیوں اسکے راوی ہیں۔ اور میں نے
کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ براء کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو پڑھ کر کسی کی خوش آواز نہیں سنی یا آپ نے پڑھ کر کسی کو عود
قرآن پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

(۳) وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا صَلَّاهُ وَحْدَهُ يَقْرَأُ فِي الْاُولَى جَمْعًا
كُلَّ رَكْعَةٍ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَ يَقْرَأُ أَحْيَانًا بِالسُّورَتَيْنِ وَالتَّلَاثِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى
مِنْ صَلَواتِهِ الْفَرَضِيَّةِ تَرْجُمَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
تھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور قرآن کی ایک سورہ پڑھتے تھے اور بعض وقت فرض نام کی ایک ہی رکعت میں دو

سورہ پڑھتے آپ بہت ہی خوش آواز تھے اور قرآن نہایت اچھی طرح پڑھتے تھے ۱۷

رکعا اور بی اٹکھتوں کو اس سے نیچے رکھا اور اپنی دونوں کہنیوں کو اپنے دونوں پہلوؤں، دو رکعت اور چار رکعت کے لیے
ایک عضو اپنی اپنی جگہ پر اچھی طرح برابر ہو گیا پھر تہنیمہ اللہ کے لیے کہہ کر رکعتوں کو پورا کیا اور پھر
برابر سیدھا ہو گیا۔ ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدُوا فِي السُّجُودِ وَلَا تَلْبَسُوا أَحَدَكُمْ ذِي عَمِيدٍ**
إِلَيْسَا طَاغُتًا أَخَذَ بِمُخْتَصِرٍ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بِرُؤُوسِهِمْ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ ٹھیک طور پر کرو
اور تم میں سے کوئی شخص اپنے بازو کے نیچے یا گھونٹے کے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفُّوا الزُّكُوفَ وَالشُّجُوذَ فَإِنَّ كَفَّ الْمُؤْمِنُ بَعْضَهُمَا دَرَمًا قَالُوا**
مِنْ بَعْضٍ ظَهَرَ إِذَا كَفَّكُمْ وَبَعْدَ ذَلِكَ أَخْرَجَهُ الشُّجُوحُ وَالنَّسَائِيُّ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بِرُؤُوسِهِمْ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ زکوف اور سجود ٹھیک طور پر کیا کرو پس تم سے خدا کی کہ میں اپنی پیٹھ کے پیچھے سوئم کو دیکھتا ہوں جب
تم رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو شیخیں اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۶) **وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ قَالَ إِذَا خَلَّاهُ إِلَّا أَنْتُمْ تَصَلُّوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ**
نُصِّلْتُ بِمَا صَلَّوهُ شَيْخَانِ ابْنِ تَرَبُّدٍ فَكَانَ أَبُو تَرَبُّدٍ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ إِلَّا خَيْرَهُ مِنَ الزُّكُوفِ الْأُولَى وَ
الثَّانِيَةِ اسْتَوَى فَاعْيَلْ أَخْرَجَهُ الْجَارِيُّ وَأَكْبُودَ أَوْ دَوَّ النَّسَائِيُّ تَرْجُمُهُ مَالِكُ بْنُ حُوَيْرِثٍ بِرُؤُوسِهِمْ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹھکانہ بتلاؤن ابوقلابہ کہتے ہیں کہ ہم ان دونوں ہم کو
اس طرح کی نماز پڑھائی جیسے ہمارے استاد امام ابو یزید نماز پڑھاتے ہیں اور ابو یزید جب پہلی اور دوسری رکعت کو اخیر
سجدہ سے سر اٹھاتے ہیں تو سجدہ بٹھکتے جاتے تھے پھر کہتے تھے بھائی ابوداؤد نسائی اس کے راوی ہیں۔

مَقْدَارُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدہ کے مقدار کا بیان

(۱) **عَنْ ابْنِ جُنَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَلَا**
أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَبَّ صَلَوةً بِصَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْقَتْنِي يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَخْرَجَهُ نَارُكَ
عشر کھینچات و سجود کے مقدار وہ فرماتے تھے کہ میں نے بجز اس جوان یعنی عمر بن عبدالعزیز کے اور کسی ایسے شخص کے پیچھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز نہیں پڑھی جسکی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی نسبت مشابہ نہ ہو۔ ابن جریر نے
ہیں کہ ہم نے ان کے رکوع کا اندازہ کیا تو دیکھا کہ وہ (دفعہ) تہنیمہ رکھنے کی برابر نماز اور ان کا سجدہ بھی ایسے ہی تھا ابوداؤد
اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْعِيَهُ قَالَ وَمَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةٍ فَكَانَ يَمُكِّنُ**
فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَلَمَّا هَوَّلَ سَجْدَانِ اللَّهُ وَيُحْمَدُ ثَلَاثًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ تَرْجُمُهُ سَعْدِيُّ ابْنِ وَالدِّ يَحْيَى
سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو اب رکوع اور سجود میں
اتنی دیر ٹھہرتے تھے کہ کوئی شخص سجدان اللہ و یحمد تین دفعہ کہہ کر ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

۱۰۔ یعنی باہر میں برہنہ ہو کر سجدہ کرے اور کہنی کو بھی بلند کرے پہلی سے نہ ملاوے غرض کہ پہلی
کو زمین پر رکھ دے باقی ہاتھ کو زمین اور سب سے جدا رکھے ۱۱۔ یعنی ماک بن حویرث سے ۱۲۔ جسکو علیہ السلام نے جنت کو پہنچا
۱۳۔ یعنی سبحان ربی اعظم دس دفعہ پڑھیں اتنی دیر رکوع میں رہتے تھے علی ہذا اتنی ہی دیر سجدہ میں رہتے تھے ۱۴۔

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے بہت مشابہت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

تے نہ اپنی بہاگ گئے؛ البودا فدا اس کے راوی ہین

[illegible]

رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ أَصْحَابُ مِنْ أَسْفَلَ مَا دَىٰ مِنْ

[illegible]

(۸) وَكَانَ جَابِرٌ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طَوَّلُ الْقُنُوتِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَكَوَالِدُ الرَّيْذِيِّ وَالْمَرَاوِي الْقُنُوتِ هُنَا الْفِيضُ ثُمَّ رَحِمَهُ جَابِرٌ وَرَأَيْتُ هُوَ كَقَوْلِهِ مَنَافِعُ الْمَنَافِعِ فِي الْقُنُوتِ طَوِيلُ هُوَ مُسْلِمٌ أَدْرَكَ زَيْدِي أَسْكَ رَأَوِي مَنَافِعُ الْقُنُوتِ هُوَ قِيَامُ مَرَادِهِ -

(١) عَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَبِينُ لِقَتَهُ كَمَا بَيَّنَّ الشُّهُدَاءُ مِنَ الْقُرْآنِ الْحَقَائِقَ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّلَبَاتِ السَّلَامَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَتَسَلَّمُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ رَأَيْتُ رِوَايَةَ بَعْدَ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَأَتَاكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ صَلِيَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَفِي آخِرِهِ ثُمَّ تَخَيَّرَ مِنَ الشَّيْءِ مَا شَاءَ أَخْرَجَهُ الْخُبْرَةُ وَهَذَا لَفْظُ الشُّبَّانِيِّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أَوْدَةَ أَشْهَدُ الْخَلْقَ كُلَّ عَبْدٍ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يَخَيَّرُ أَحَدَ كَثَرَتَيْنِ الدُّعَاةِ الْحُجَّةِ إِلَيْهِ فَيَدْعُو بِهِ وَيَكُونُ دَاوُدُ فِي أُخْرَى وَكَانَ يُعَلِّمُنَا هُنَّ أَيْ هَذِهِ الدُّعَاةُ كَمَا يُعَلِّمُنَا الشُّهُدَاءُ اللَّهُمَّ الْهَيْتَ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَاصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ الْإِسْلَامِ وَخَيِّرْ لَنَا مِنَ الظُّلُمِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْهَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي أَعْمَارِنَا وَبَصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَ

۱۷۔ اے ہدایت کر سیری بزمہ ان لوگوں کے جنکو تو نے ہدایت کی ہے اور عافیت دی مجھے بزمہ ان لوگوں کے جنکو تو نے عافیت دی ہے اور حفاظت کر سیری بزمہ ان لوگوں کے جنکی تو نے حفاظت کی ہے اور برکت دی مجھ اس میں جو تو نے دیا ہے اور مجھ کو ہدایت دی ہے یا جو تو نے تقدیر میں مقرر کیا ہے اسے کہ تو حکم ہے کوئی شخص جو چھوٹ نہیں کر سکتا چنانچہ اتوالی اور دوست ہو وہ ذلیل نہیں ہو سکتا تو ہمارے پروردگار بڑی برکت والا ہے اور بڑے ہے ۱۸۔ یا اے میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا مندی کے بدولت تیرے عرصہ سدا رہنا مانگتا ہوں تیری تعالیٰ کی بہت تیری عزائے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تعریف کر لینی قدرت نہیں ہے تو ایسا ہی ہو جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

قنوت پڑھا اور سلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں ہمیشہ ہر تک رکوع کے بعد قنوت پڑھا آپ قبیلہ عصبیہ پر بدعا کرتے تھے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ مغرب اور صبح کی نماز میں قنوت تھا اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں ہے کہ آپ نے ہمیشہ ہر تک قنوت پڑھا اس کے بعد چھ رکوع پڑھا
 (۲) **وَحَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ الْعِشَاءِ وَصَلَوَةُ الصُّبْحِ فِي ذُرِّي كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِي حَيْدًا مِنْ الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَرِيدًا عُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ سُكْنَاءِ عَلَى رُحَلٍ وَذُكُوانَ وَعَصِيَّةَ وَيَوْمُونَ مُخَلَّفًا أَحْيَاءُ ابُودَاؤُدَ**
 ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیل (بلاناغہ) ہمیشہ ہر تک ظہر اور عصر مغرب اور عشا اور صبح کی نماز میں قنوت پڑھا ہر نماز کے بعد جب اخیر رکعت میں سَمِعَ اللَّهُ لِي حَيْدًا کہتے تھے تو رُحَل اور ذُكُوان اور عصبیہ بنی سلیم کے قبیلوں پر بدعا کرتے تھے اور آپ پیچھے واسے و مقتدی آمین کہتے تھے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ خُفَّاءِ بْنِ الْغَفَّارِ قَالَ كَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَقَالَ غَفَّارٌ غَفَّرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ وَسَلَّمَهَا اللَّهُ وَعَصِيَّتُهُ عَصَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ الْعَنْ بَنِي إِسْحَاقَ وَأَكْفَرَهُمْ دَعَاءُ وَذُكُوانِ ثُمَّ وَقَعَ سَاحِلُ الْخَرْجَةِ مُسْلِمًا تَرْجُمُهُ خُفَّاءُ بْنُ الْيَمْرِغَفَّارِ يَوْمَ رَوَيْتَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ رُكُوعَ كَيْسِ بْنِ أَبِي رُكُوعَ) سر اٹھایا تو آپ نے فرمایا کہ (قبیلہ) غففار کی خدا سے نفرت کرے اور قبیلہ اسلام کو خدا تعالیٰ صحیح و سالم رکھے۔ اور قبیلہ عَصِیہ سے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور بنی اسحاق پر لعنت کرو اے امیہ رعل اور ذکوان پر لعنت کر یہ آپ سیدہ عین گئے مسلمان اسکے راوی ہیں

[illegible]

(۵) وَعَنْ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ يُصَلِّيَ لِحُجْرَتِهِ عَشْرِينَ لَيْلَةً وَلَا يَتَوَسَّطُ بَيْنَهُمَا إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ أَهْلًا خِصْمٌ خَلَّفَ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَيْقُنْ أَيْ أَخِيهِ أَبُو دَاوُدَ مَرْجِيهِ حَسَنٌ وَرَوَيْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ لَوْ كُنَ الْوَلِيُّ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ لَمَضَى بِمَا نَزَلَ بِهِ عَلَيْهِ مِنْ عَزَائِمِ الْوَلَايَةِ وَكَانَ يَتَوَسَّطُ بَيْنَهُمَا عَشْرِينَ لَيْلَةً وَلَا يَتَوَسَّطُ بَيْنَهُمَا إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي مِنْ قُوَّةٍ ثَبَتَ تَبَاهُجُ خَيْرِ دُورٍ وَبَاقِي رَجَائِي تَوَجَّهَ إِلَى الْوَلَدِ وَأَمَّا مَقَرُّ كَيْفَا تَوَدَّهَ فِي سَاعَتِ تَأْكُلُ الْغَدَاةَ ثَبَتَ تَبَاهُجُ خَيْرِ دُورٍ وَبَاقِي رَجَائِي تَوَجَّهَ إِلَى الْوَلَدِ وَأَمَّا مَقَرُّ كَيْفَا تَوَدَّهَ فِي سَاعَتِ تَأْكُلُ الْغَدَاةَ

نہی اور ایک روایت میں جو انہیں مروی ہے یہ کہ آپ دامنا ہاتھ اپنے واسطے کھینچ رہے تھے اور رومی سب
 عقد نامہ (تربن کی شکل بناتے تھے اور کلہ کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور لسانی کی ایک روایت میں جو علی بن عبد اللہ
 سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے کنکریوں کو الٹ پلٹ کیا تو مجھ سے کہا کہ کنکریوں کو
 الٹ پلٹ مت کرو اس لیے کہ (نماز میں) کنکریوں کا الٹ پلٹ کر ناشیطانی حرکت ہو اور تم اس طرح کیا کرو جیسا
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح کرتے ہوئے
 دیکھا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اس طرح اور انہوں نے دھنا پاؤں کھڑا کر دیا اور با بیان پاؤں بچا دیا اور دہنا ہاتھ
 دایہنی ران پر رکھا اور با بیان ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور کلہ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے

اس انگلی سے قبلہ کی جانب اشارہ کیا جو انکوٹھے سے ملی ہوئی اور اپنی نظروں میں لگا رہی
 (۲) **وَعَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى
 تَحْتَ فَخْزِهِ وَسَاقِيَهُ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى فَيَدِغَانِ لِيُشِيرَ بِأَصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يَجْزِيهَا وَفِي أَخْذِ لَا
 يَحْجَا وَيَرْبَعُهُ إِشَارَةً وَيَتَحَامَلُ مَبِيدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخْزِهِ الْيُسْرَى أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَوَدَّ اللَّفْظُ لَهُ وَاللَّسَانُ**
 ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنا با بیان پاؤں اپنی ران اور

پہلی کے نیچے رکھ لیتے تھے اور دہنا پاؤں بچا دیتے تھے اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ دعا (تشمید)
 پڑھتے وقت اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اسکو ملاتے نہ تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اپنی نگاہ اشارہ
 کی طرف نہ نہیں مٹاتے تھے اور آپ با بیان ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے تھے۔ ابو داؤد اور لسانی اسے راوی ہیں
 (۳) **وَعَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مَحْجَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَفَرَشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَدَعَمَ بِهَا
 يَدَهُ الْيُمْنَى وَكَسَبَ الْيُمْنَى أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَيْثُ وَاللَّسَانُ وَعِنْدَهُ وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخْزِهِ
 وَأَشَارَ بِالسَّيِّئَةِ يَدُهُ تَرْجُمَةً وَالْبَنِي أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَيْثُ وَاللَّسَانُ وَعِنْدَهُ وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخْزِهِ**
 با بیان ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا اور دہنا پاؤں کھڑا کر دیا۔ ترمذی اور لسانی اسے راوی ہیں اور لسانی کی روایت

میں یہ ہے کہ آپ اپنے دونوں ہونچے بند دونوں ران پر رکھو اور دعا (تشمید) کی وقت کلہ کی انگلی سے اشارہ کیا۔
 (۴) **وَعَنْ أَبِي نُفَيْرٍ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ الْجَنَّبَ ابْنِي فَطَفَّقْتُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ
 وَوَضَعْتُ يَدَيْهِ عَلَى فَخْزَيْهِ وَقَالَ لَمَّا أَفْعَلَهُ فَفَضَّلْتُ عَنْهُ وَأَمَرْنَا أَنْ نَضَعُ أَيْدِيَنَا عَلَى الْوُكْبِ
 أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ تَرْجُمَةً أَبُو نُفَيْرٍ رَوَى عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ میں نے سعد بن سعد کو سنا وہ کہتے
 تھے کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے دونوں ہتھیلیوں کو باخود ملا کر دونوں ران کے بیچ میں رکھ لیا
 اور میرے والد نے مجھے (ایسا کرنے سے) منع کیا اور یہ کہا کہ ہم پہلے ایسے ہی کیا کرتے تھے پھر ایسا کرنے سے روک دیے**

لکھے اور سب کو حکم دیا کہ ہم اپنے ہاتھ کھنٹوں پر کہیں بجز ترمذی کے باخون اسے راوی ہیں
 (۵) **وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كَيْسٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ جَدِّهِ وَأَمَّمَهُ يَنْهَابُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ دَخَلْتُ
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخْزِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى**
 مترجم کہتا ہے کہ رکوع کے بارہ میں ہے پہلے اس طرح رکوع کیا جاتا تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا (اور موجودہ رکوع قرار پایا اس موقع پر
 یہ حدیث میرے خیال میں بے موقع ہے ۱۲ واسطیٰ علم ہر ادا المولف ہر ترجمہ

اللہ الصالحین شہادت ان لا الہ الا اللہ شہدت ان محمد رسول اللہ پہلی دو رکعت یعنی (قعدہ اولیٰ) میں یہ شہد پڑھتے تھے یہ شہد کے ختم کے بعد جو ان کا جی چاہتا تھا وہ دعا مانگتے تھے اور جب اخیر نماز دینیے قعدہ اخیر میں بیٹھتے تھے تو اسی طرح شہد پڑھتے تھے لیکن شہد یعنی شہادت ان لا الہ الا اللہ و شہدت ان محمد رسول اللہ کو پہلو پر پڑھتے تھے یہ جو ان کا جی چاہتا تھا وہ دعا مانگتے تھے یہ جب شہد کو ختم کرتے تھے اور سلام پہیرنے کا ارادہ کرتے تھے تو یہ کہتے تھے السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیکما وعلی عباد اللہ الصالحین یہ دہنے جانب السلام علیک کہتے تھے یہ ہر امام کے سلام کا جواب دیتے تھے یہ ہر بائیں جانب و اگر کوئی سلام کرنا نہا تو اس کا بھی جواب دیتے تھے اور زمین نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ جو کہ ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلو اللہ علیہ وسلم نے انکو ایسا ہی حکم دیا ہے اور مالک کی ایک روایت میں جو قاسم بن محمد سے مروی ہے مذکور ہے کہ حضرت عائشہ جب شہد پڑھتی تھیں تو یہ کہتی تھیں اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَنْبِیَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ اِنَّکَ اَشْهَدُ اَنْکَ اِلٰہٌ اِلٰہٌ لَّکَ اَللّٰہُ وَحْدَکَ لَا شَرِکَ لَکَ وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِاَعْبَادِکَ وَرَسُولُکَ اِلَیْہَا النّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ السّٰلَامُ عَلَیْکَما وَ عَلَی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ السّٰلَامُ عَلَیْکَما

(۴) و عن ابن مسعود انہ کان یقول من السنۃ اھل الشہد اخرجہ ابو داؤد والترمذی ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ شہد کا اہل سنت ہے ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں (۱) عن علی بن عبد الرحمن المعاذی قال راٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما وانا غبت بالتحطی فی الصلوۃ فکلنا انصرف کھانی وقال اھنم کما کلد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع کفہ الیمنی علی فخذه الیمنی وکبض اصابعہ کما و اشار باصبعہ الی نالی الا یتھام و وضع کفہ الیسری علی فخذه الیسری اخرجہ السنۃ الا البخاری وھذا لفظ مسلمہ و فی اخری عن نافع عن ابن عمر ویدہ الیسری علی رقبۃ یاسطہ علیکھا و فی اخری عنہ و وضع یدہ الیمنی علی رقبۃ الیمنی و عقد ثلثا و خمسین و اشار بالثبابۃ و فی اخری للبخاری عن علی بن عبد الرحمن قال صلیت الی جنب ابن عمر فقال کتب الحطی فقال لی لا تقلب الحطی فان تقلب الحطی من الشیطان و افعل کما راٰ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل قلت و کیف راٰ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل قال لھکذا و نصب الیمنی و اخرجہ الیسری و وضع یدہ الیمنی علی فخذه الیمنی و اشار بالثبابۃ و فی اخری باصبعہ الی نالی الا یتھام فی الفیئۃ و رمی بکبر الیھا ترجمہ علی بن عبد الرحمن مسعودی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن عمر نے دیکھا اور میں نماز میں کنکریوں کو کھیل رہا تھا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے منہ کیا اور فرمایا کہ اس طرح کیا کہ جو طرح رسول اللہ صلو اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے آج جب نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنی داہنی ہتھیلی اپنی داہنی سان پر رکھتے تھے اور سب انگلیاں بند کریتے تھے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے تھے جو انگوٹھے سے ملی ہوئی ہے اور اپنی بائیں ہتھیلی اپنے بائیں سان پر رکھتے تھے یہ بخاری کے چہیون اس کے راوی ہیں اور مسلم کے الفاظ ہیں اور ایک روایت میں جو نافع بن عمر سے روایت کرتے ہیں یہ ہے کہ آپ بائیں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے

الجلوس نماز میں شہد کے لیے بیٹھنے کا بیان

یہ کہ نماز میں کنکریوں سے مت کھیلو ۱۶ عہد بخاری کے روایت ہے

(۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُو سَعْدٍ مَرَّضِيَّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ فَقَعَلَتْهُ يَوْمَئِذٍ وَأَمَّا حَدِيثُ الشَّيْخِ فَقَدْ هَانِي وَقَالَ وَأَمَّا سُنتُ الصَّلَاةِ أَنْ تُصِيبَ رِجْلَكَ الْيَمْنَى وَتُشَيَّ الْيُسْرَى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلِي لَا تَحِلُّ لِي أَحْوَجَ الْخَارِئِي وَهَذَا الْقَطْعُ وَمَا لَكَ وَالنَّسَائِي وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِي أَنْ تُصِيبَ الْقَدَمَ الْيَمْنَى وَاسْتَقْبَالَهُ بِأَصَابِعِهَا الْفَيْكَةَ وَ النَّجْدِيُّسَ عَلَى الْيُسْرَى ترجمہ عبد الباقی بن عبد الباقی بن عمر سے روایت ہو وہ کہتے ہیں کہ ابن عمر جب نماز میں بیٹھتے تو چار زانو بیٹھتے تھے تو نبی بھی ایسا ہی کیا اور میں ان دونوں پوجا میں تھا تو مجھے انہوں نے منع کیا اور فرمایا کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ تم دائیں پاؤں کو کھڑا رکھو اور بائیں پاؤں کو بچھا دو تو میں نے کہا کہ آپ جو ایسا کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ یہ دونوں پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے بخاری۔ مالک نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور نسائی کی روایت میں ہے کہ تم دائیں پاؤں کو کھڑا رکھو اور بائیں پاؤں کو قبیلہ کی جانب کرو اور بائیں پاؤں پر بیٹھو

(۷) وَعَنْ طَاوُسٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ فِي إِفْعَاءٍ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّا كَرَاهُ جَفَاءً يَا رَجُلُ فَقَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهَذَا الْقَطْعُ مُسْلِمٌ وَكَرَاهُ أَبُو دَاوُدَ تَبَعَهُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فِي الشُّجُودِ ترجمہ طاووس سے روایت ہو وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے افعاء یعنی دونوں پاؤں پر بیٹھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سنت ہے تو مجھے ان سے کہا کہ ہم تو اس شے کو انسان پر ظلم (تکلیف دہ) خیال کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا بلکہ یہ تو تمہارا نبی کی سنت ہے یہ مسلم۔ ابوداؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ مسجد میں دو دنوں پاؤں پر بیٹھنے کے بارے میں پوچھا

۱۷۔ یعنی وہ کہانی مئی ۱۲ء ایڈولون کے پیر نے دوائے سحر لکھوانیہر دین پر قائم رکھ ۱۲ء اسکی تفسیر پہلے گزرجا ہے

عَلَيْهِ أَقَالَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْ شَيْءٍ أَخْرَجَهُ الْكُفْرُ مِنْهُ إِلَّا الْوَيْدِيَّ تَرْجُمَهُ أَبُو بَرَّةٍ وَرَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَمَاكَ تَمَّ مِنْهُ كَوَيْ شَخْصٍ لَيْسَ بِيَكٍ كَبُرَ مِنْ نَمَازِهِ بِطَرَفِ شَيْءٍ حَتَّى كَانَتْ لَوِي حَصْلَةً سَكَّ دُونُونَ كَمَنْدَرٍ بِرَنَ هُوَ - بِخَر تَزْدِي كَيْ بَا بَلْجُونِ
اس کے راوی ہیں -

(۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَوْبَةِ أَحَدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ أَخْرَجَهُ الْخَبَرُ
وَأَبُو دَاوُدَ وَعِنْدَهُ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ تَرْجُمَهُ أَبُو بَرَّةٍ وَرَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَاكَ جَو
شَخْصٍ لَيْسَ بِيَكٍ كَبُرَ مِنْ نَمَازِهِ بِطَرَفِ شَيْءٍ حَتَّى كَانَتْ لَوِي حَصْلَةً سَكَّ دُونُونَ كَمَنْدَرٍ بِرَنَ هُوَ - بِخَر تَزْدِي كَيْ بَا بَلْجُونِ
اس کے راوی ہیں اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس کبڑے کے دونوں کناروں کو مخالف دُونوں کا مندر ہے پر
دال لینا چاہیے -

(۹) وَعَنْهُ أَيضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْبَةِ لَوَاحِدٍ فَقَالَ أَوْ لِيَكِلْهُ تَوْبًا
أَخْرَجَهُ الْيَسْتَرُ تَرْجُمَهُ أَبُو بَرَّةٍ وَرَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِيَكٍ كَبُرَ مِنْ نَمَازِهِ بِطَرَفِ شَيْءٍ
سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک شخص کے پاس دو کبڑے ہیں جیسوں اس کے راوی ہیں
(۱۰) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ الْكَلْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَوْبَةِ أَحَدٍ وَفَدَّ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ
أَخْرَجَهُ الْيَسْتَرُ إِلَّا الْوَيْدِيَّ تَرْجُمَهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَرَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِيَكٍ كَبُرَ مِنْ نَمَازِهِ
کبڑے اور آپ کے دونوں کناروں کو مخالف طور پر اپنے دونوں کا مندر ہے اپر دال لینے سے بخیر تزدی کو چھوڑا
اس کے راوی ہیں -

(۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ تَعَالَى صَلَاةَ الْخَائِضِ إِلَّا بِخَبَرٍ
أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْوَيْدِيَّ تَرْجُمَهُ عَائِشَةُ وَرَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِيَكٍ كَبُرَ مِنْ نَمَازِهِ بِطَرَفِ شَيْءٍ
یعنی جو ان عورت کی نماز بغیر اوٹھنی کے نہیں قبول فرماتا - ابوداؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں -

(۱۲) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِيَكٍ كَبُرَ مِنْ نَمَازِهِ بِطَرَفِ شَيْءٍ
فِي الدَّرَجِ الْوَاحِدِ وَالْخَبَرُ لَيْسَ عَلَيْهِ إِذَا لَمْ يَخْرُجْ مَالِكٌ تَرْجُمَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَدِيٍّ وَرَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے پروردہ سے کہتے ہیں کہ حضرت سمیونہ صرف ایک کبڑے (کرتے اور اوٹھنی میں نماز
کبڑے میں تین جہیز بن نہ نہیں ہوتا تھا - مالک اس کے راوی ہیں -

(۱۳) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِيَكٍ كَبُرَ مِنْ نَمَازِهِ بِطَرَفِ شَيْءٍ
الْمَرْءُ مِنَ الْغَيْبِ قَالَتْ تَصَلِّي فِي الْخَبَرِ وَالْوَيْدِيَّ تَرْجُمَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِيَكٍ كَبُرَ مِنْ نَمَازِهِ
ترجمہ محمد بن زید بن نفذ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ سے پوچھا کہ عورت کتنے کبڑے
میں نماز پڑھ سکتی ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک اوٹھنی اور کرتے میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے جیکہ کرتہ آٹا سا اور نیچا ہو کہ

اس کا اندر کا کوئی حصہ کا مندر ہے پر پوچھا تو تمہارے کلمے کے کلمے کا احتمال ہوگا اور نہ کلمہ کا اندر کا مندر ہے اس وجہ سے کہ مندر فرمایا ۱۲ کے مخالف طور
پر کیا ہو گا مندر پڑانے کے سبب سے کہ اس کا مندر داہنی بجل کے نیچے ہو گا لکن بائیں کا مندر ہے پڑال لے اور بایں بجل کے نیچے سے داہنے کا مندر
پڑال لے اس میں کبڑے کے گر پڑنے کا احتمال نہیں رہتا ۱۳ کہ ایک کبڑے میں نماز جائز ہے یا نہیں ۱۴ یعنی یہیں میں پھر ایک کبڑے والے کی
نماز کو کجا تر نہ ہوگی ۱۵ جیسا کہ حدیث آئندہ سے پورے طور پر معلوم ہوتا ہے ۱۶

پیر ایچ بیٹن اس کے راوی ہیں۔

[illegible][illegible]

(۴) وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ نَامَ بَعْدَ الصَّلَاةِ نَامَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ شَيْءٍ لَا يَلِي قَاتِلًا مِنَ الشَّيَاطِينِ أَحْتَجِبُ مَا يُكُونُ أَوْ دَرَجَتُهُ مِثْلُ دَرَجَةِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ»
روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریوں کے باندھنے کی جگہ میں نماز پڑھا کرو اس لیے کہ وہ برکت کی جگہ
ہے اور اونٹ کی جگہ میں نماز نہ پڑھا کرو اس لیے کہ وہ شیطان کی مقام ہے ابوداؤد اس کے راوی میں
(۵) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ الْمَرْبَلَةِ وَالْجُزْءِ
وَالْمَقْبَرَةِ وَكَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَفِي الْحِمَامِ وَمَعَاطِرِ الْبَلِيلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللَّهِ الْحُكَامِ أَحْتَجِبُ الْبَرَاءِ بْنِ
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقام میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ پاخانہ پشاب
کے مقامات میں اور اونٹ (وغیرہ جانور) کے ذبح کرنے کے مقام میں اور قبرستان میں اور بیچر آمد رفت کے

[illegible]

(۴) وَعَنْ عَطَايَيْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ

اس کے دونوں ہاتھ اس سے چپ جائیں تاکہ اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں
 (۱۴) **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهَا أَغْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَغْلَامِهَا فَظَرَّهَا فَقَالَ أَذْهَبُوا**
بِحَيْضَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَتُونِي بِأَنْجَارِيَةٍ كَأَنَّهَا لَهْتَنِي انقاع صلوٰتی اخْرِجْهُ السُّنَّةُ إِلَّا
 الْقُرْمِذِي وَفِي رِوَايَةٍ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَكَانَ فِي الطَّلُوعِ فَاخْشَا أَنْ تَقْشُرَنِي
 الْأَنْجَارِيَّةُ كَيْسًا وَلَكِنَّهُ تَحَلَّى وَقِيلَ هُوَ الْغُلَيْظُ مِنَ الصُّوفِ وَمَعْنَى لَهْتَنِي شَغَلْتَنِي قَوْلُهُ لَهَا أَغْلَامٌ كَلَانَ
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں بیل بوٹے تھے تو آپ اس کے
 بیل بوٹے کو دیکھنے لگے (جب آپ نماز پڑھ چکے) تو آپ نے فرمایا کہ یہ میری چادر ابوجہم کے پاس لجاؤ اور ان کے پاس سے کپیل لے
 آؤ کہ سب سے کس نے اسی عجب کو نماز سے غافل کر دیا بخیر ترمذی کے چہون اس کے راوی ہیں۔ اور مالک اور ابوداؤد کی روایت
 میں ہے کہ (آپ نے فرمایا کہ) میں نماز کی حالت میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں میری نماز نہ جاتی رہے
 (۱۵) **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِي قُرْجًا حَرِيرًا فَكَلَسْتُ فَصَلَّيْتُ فِيهِ ثُمَّ**
انْصَرَفَ فَزَعَنِي نَزْعًا شَدِيدًا أَكَا لَكَارِهِ لَهُ وَقَالَ لَا تَبْخُجْ هَذَا إِلَيْتَيْنِ اخْرِجْهُ النَّسَاءُ فِي الْفُرُوجِ
 بالخفيف القليل الخ الذي كثر من خلف ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 ایک ریشمی قبا جس کے پیچھے چاک تھا (فرا کوٹ) بطور تحفہ دی گئی تو آپ نے اس کو پسینہ کر نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ
 ہوئے ہی آپ نے جھٹ پٹ زور سوانا کر اس کو پسینہ کیا گویا کہ آپ نے اس کو ناپسند فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ پھر پکارا
 کے لیے یہ (ریشمی قبا) زیبا نہیں ہے۔ نسائی اس کے راوی ہیں

(۱۶) **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ فِي ثَوْبٍ بَعْضُهُ عَلَى الْخُرْجِ ابُودَاوُدَ**
لَهُ عَنِ يَمِينِهِ مِثْلُهُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز
 پڑھی جس کا کچھ حصہ میری اوپر ہی تھا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد ہی کی ایک روایت میں جو حضرت یحییٰ بن
 مردی ہے اس میں مذکور ہے۔

(۱۷) **عَنِ النَّسَائِ أَحَدُ تَهْمِيكَ دَعَتْهُ**

رَابِعًا أَكِنْتُ الصَّلَاةَ وَمَا صَلَّيْتُ فِيهِ

جو تھی شرط نماز کی نماز کے مقامات ہیں کہ کمان نماز نہیں پڑھتی
 ابی حنبلہ کہنا قد اسوع من طول ما لبس فنضجت به بيا فقام عليه و صفتك انا واليديم و راسه و الحون
 من دذارتنا فصلت لنا رعتان كن انصرف اخبر السنته ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ان کی داوی حضرت علیہ
 بے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمانے کی دعوت دی جو انہوں نے پکایا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے
 کما باہر آپ نے فرمایا کہ کپڑے ہو جاؤ تو میں تمہاری اخیر و رکت کو ایسے نماز پڑھ دوں۔ انس کہتے ہیں کہ میں اُس کے
 اپنا ایک بوریا لے آیا جو کثرت استعمال و سیاہ ہو گیا سینے اس پر پانی چھڑک دیا مختصر طور پر یہود الٰہی تو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اس (بورے) پر نماز پڑھنے لگے ہو گئے اور میں اور ایک یتیم (لڑکا) آپ کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے
 رہے اس لیے کہ یہ چادر ابوجہم نے آپ کو بطور تحفہ دی تھی جب آپ نے اس میں یہ خرابی دیکھی تو آپ نے وہاں سے سبک کر اس کے بدلے میں کپیل
 منگوا لے لی تاکہ ان کے دل میں کوئی رنج و ملال نہ پیدا ہو۔

اَسْتَدْعَىٰ عَبْدُ اللَّهِ عَلَىٰ قَوْمِ الْمُخَدَّرَاتِ فَبَوَّأَ لِيَاكُم مَسَاجِدَ اُخْرِجَتْ مَسَاجِدُكُمْ مَرَجَمَةٌ عَطَايْنِ بِيَارِ سُرُورٍ اَيْتِمْ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میری قبر کو بت مت بنا دیجہلی پرستش کی بجائے خدا کا سخت غضب ہے اس قوم پر
جس قوم نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ عِيسَى بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَصْلَحِي فِي الْقَبْرِ فَاَنْ اُصْلَحِي فِي الْاَرْضِ بَابِلَ نَارًا
مَلْعُونَةً اُخْرِجَهُ ابُودَاوُدَ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ رَجَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي اَسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ مَقَالٌ وَلَا اَعْلَمُ كَمَا
مِنْ الْعِلْمِ اِنْ حَرَّمَ الصَّلَاةُ يَارِضِ بَابِلَ نَيَّانَ حَتَّىٰ يَكُونُوا عَلَى الْخُصُوفِ اَعْلَىٰ اِنَّ اَرَايَنِي بِمَا لَقِيَ مِنَ الْيَحْيَىٰ
بِالْكُوفَةِ وَهِيَ مِنْ اَرْضِ بَابِلَ مَرَجَمَةٌ حضرت علی سرورایت ہر وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان
میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور آپ نے مجھے سرزمین بابل میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا اس لیے کہ وہ تمام ملعون ہے
ابوداؤد اس کے راوی ہیں خطابی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو اسناد میں کلام ہے اور میں نہیں جانتا کہ کسی عالم نے
سرزمین بابل میں نماز پڑھنے کو حرام کیا ہو اور بحالت صحت حدیث یہ مانعت خاصہ حضرت علی کے لیے انکو اس صحت
سے خوف دلانے کی غرض سے ہوگی جو بصیبت انکو کوفہ میں پہنچی جو سرزمین بابل ہے۔

(۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَتَّىٰ كَانَ وَجْهُهُ
وَيُؤَمِّي بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْعَلُهُ اُخْرِجَهُ السَّيِّئَةُ زَادَ فِي اُخْرَى الْمُسْلِمِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ الرَّاحِلَةِ وَيُؤَمِّي عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا اَلْمَكْتُوبَةُ زَادَ ابُودَاوُدَ فِي اُخْرَى
كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارَادَ اَنْ يَخْطُبَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِمَا قَبْلَهُ ثُمَّ لَبَّيْكَ صَلَّيْكَ حَيْثُ وَجْهُهُ
رُكَاةُ الشَّيْئِ هَهُنَا صَلَاةُ النَّافِلَةِ مَرَجَمَةٌ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے
نفل نماز پڑھتے تھے جدھر اس کا رخ ہوتا تھا اور آپ سر مبارک سر کو سجود کا اشارہ فرماتے تھے اور ابن عمر ہی ایسا ہی کیا
کرتے تھے اور سلم کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز سواری پر بیٹھے ہوئے
پڑھتے تھے جس طرف سواری کا رخ ہوتا اور وتر ہی اسپر پڑھتے تھے بجز اسکے کہ آپ فرض نماز سواری پر پڑھتے
تھے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں سواری پر نفل نماز
پڑھنے کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنی اونٹنی کا رخ قبلہ کی جانب کر لیتے تھے پھر تکبیر تحریمہ کہتے تھے پھر آپ نماز پڑھا
کرتے جس رخ وہ اونٹنی جاتی۔

(۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي اَلَا رَضُ مَسْجِدًا وَطَهْرًا اَيْتِمًا اَدْرَكَ
رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِي الصَّلَاةَ صَلَّى اُخْرِجَهُ النَّسَائِيُّ مَرَجَمَةٌ جَابِرُ رَوَيْتِمْ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے
لیے سب میں مسجد اور پاک کردی گئی ہے میری امت میں جو شخص کو جہان نماز کا وقت آجائے وہ ہمیں نماز پڑھنے
لے لے اس کے راوی ہیں

(۱۱) وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ الشَّيْبِيِّ قَالَ كُنْتُ اَقْرَأُ عَلَى ابْنِ الْقُرَّانِ فِي الشَّلَاةِ فَاِذَا قَرَأَتْ السُّجْدَةَ
سَجَدَ فَكَلْتُ يَا اَبَتِ اَلْحَمْدُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لِي سَمِعْتُ اَبَاكَ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اللہ تعالیٰ کی پابندی نہ تھی جس طرف سواری چلتی تھی اسی جانب آپ نماز پڑھتے تھے یہی اجماع نماز قبلہ کی جانب توجہ ہو کر کرتے
تھے پھر قبلہ کا خیال فرماتے تھے جدھر اونٹنی جاتی آپ نماز پڑھتے جاتے تھے ۱۲

بجئے ہوا سیسے کہ پہلاک اور بر باد کرنے والی حرکت ہو اگر تم کو ادھر اور دہر دیکھنا ضرور ہے ہو لو نفل نماز میں یا کیا کرو

فرض نماز میں ایسا کرتے کہ اگر وہ ترمذی اسکے راوی ہیں
(۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ قُتِبَ بِالطَّبْعِ فَجَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْتُمُ إِلَى الشَّعْبِ كَانَ أَكْثَلَ قَدِيسًا إِلَى الشَّعْبِ مِنَ اللَّيْلِ فَجَرَسَ أَخُو جَدِّ ابْنِهِ أَوْدٌ تَرْجَمَهُ بِلِ بْنِ خَطْلِيٍّ مِنْ رُومِيتٍ
وہ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے اور آب گماٹی کی طرف دیکھتے جانے لگے اور آب نے رات کو ایک سوار گماٹی کی طرف حفاظت کی غرض سے بھیجا تھا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ قَبْلَ الْفَجْرِ
الْأَنْصَارُ فَكَبَّرُوا عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَقُلْتُ لِبَلَالٍ كَيْفَ رَأَيْتَهُ يُكَبِّرُ عَلَيْهِ وَجَاهُ كَأَنَّهُ لَا يَكُونُ عَلَيْهِ
وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ لَهَكَنْ أَوْ بَسَطَ كَفَّهُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ أَشْفَلَ وَظَهَرَ إِلَى قَوِيٍّ أَخُو جَدِّ أَخُو جَدِّ الشَّيْنِ
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبایین نماز پڑھنے کی غرض سے تشریف لے گئے تو انصار اگر آپ کو سلام کرنے لگے اور آپ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے بلال کو بوجھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح انکا جواب دیا تو میرے دیکھا جبکہ وہ آپ کو سلام کرتے تھے اور آپ نماز میں تھے انہوں نے کہا اس طرح اور انہوں نے اپنی تہلیل پسلیادی اور اس کے باطنی حصہ کو نیچے رکھا اور ظاہری حصہ کو اوپر کی جانب رکھا یہ صحابہ سن اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلشَّيْبِ لِلرَّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ
اخریجہ الخمسة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تسبیح مردوں کے لیے ہے اور

دست عورتوں کے لیے ہے یا بخون اس کے راوی ہیں
(۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخْبَرِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَتْهُ تَنَحُّمٌ قَدْ لَكَّهَا بَعْلِيلٌ
بَلَّيْسَ لَمْ أَخُوجْهُ مُسْلِمًا وَأَوْدُ وَالْكَسَائِيُّ وَعَنْدَ الْإِنْدِ أَوْدُ فَلَزِقَ نَحْتٌ قَدْ لَمِ بِهِ الْبَلَّيْسُ وَذَكَ لَكَّ بَعْلِيلٌ
وَلَكَّ فِي أَحْسَنِ عَنِ ابْنِ بَصْرَةَ بَرَقَ فِي قَوِيٍّ وَحَكَّ بَعْضُهُ بَعْضُ تَنَحُّمِ الْإِنْسَانِ إِذَا رَفَى شَيْخًا عَتِيْدًا وَ

ہی الخامتہ الہی تھوڑے عرصے میں اصلاً الخلق ترجمہ عبد اللہ بن شخبیر سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے تموکا پھر اپنے اسکو اپنے بائیں ہاتھ سے ملے یا مسلم۔
ابوداؤد۔ سنائی اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اپنے اپنے بائیں ہاتھ کے نیچے تموکا اور اپنے ہاتھ سے ملے یا مسلم۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو ابولصہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ آپ نے اپنے کپڑے میں تموکا اور اس حصہ کو کپڑے کے دوسرے حصہ سے ملے یا تَنَحُّمِ الْإِنْسَانِ اس وقت کہا جاتا ہے جبکہ

انسان نماز پڑھنے اور وہ تَخَامُ (بلغم) ہے جو خلق کی جڑ میں کو ٹکاتا ہے
(۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خُتِبَ يَوْمًا مِنْ حَاجِرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي فِي الْبَيْتِ وَالْبَاقِي عَلَيْهِ مُخْلَقٌ وَاسْتَفْتَيْتُ فَقُلْتُ وَفَخَرْنِي ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى إِلَى الْمَصَلَاةِ

ترجمہ کہتا ہے کہ ابوداؤد میں ہی عینہ ہی روایت موجود ہے کہ ابوداؤد سے روایت ہے کہ آپ کا اللہ نے بنا ہی دیا وہ آپ نماز میں
آؤد ہر دیکھتے تھے کہ اپنے نماز میں کوئی حادثہ پیش ہو تو وہ سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دین ۱۲

سادہ سہ سائرک الافعال

چھٹی شرط نماز کی یہ ہے کہ جو افعال نماز کو
سنائی زمین انکو ترک کرنا چاہیے

(۱) عَنْ مَعْقِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَسَوْفَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْأَنْبِيَاءِ فِي رِجَالِهِمْ وَفِي رِجَالِهِمُ الْمَضَلَّةُ وَفِي رِجَالِهِمُ الْمَضَلَّةُ
عَنْ مَعْقِبٍ النَّبِيِّ فِي الْمَضَلَّةِ فَقَالَ إِنَّمَا كُنْتُ وَكَأَنَّكَ فَأَعْلَمُكَ مَا كُنْتُ
أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةَ وَفِي رِجَالِهِمُ الْمَضَلَّةُ لِلَّهِ رِجَالُهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ

إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسُ الْخَصْيَ فَإِنَّ الْخَمْسَةَ تَوَكُّفًا تَوَكُّفًا تَوَكُّفًا تَوَكُّفًا تَوَكُّفًا
علیہ وسلم اس جگہ کی مٹی کے برابر کرنے کی نسبت دریافت کیا جہاں نمازی سجدہ کر گیا اور ترمذی کی روایت پر
ہے کہ نماز میں سنگریزہ کے برابر کرنے کی نسبت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر کرنا ہی ضرور ہے تو ایک
دفعہ (برابر کرو) اور چاروں کی ایک روایت میں جوابی ذریعہ مروی ہے مذکور ہے کہ (آپ نے فرمایا کہ جب تم میں
سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو) اپنے سامنے سو) کنکریاں نہ ہٹائے ایسے کہ رحمت الہی اس کے
سقابل ہوئی ہے۔

(۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ فُحُو
فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا التَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّشَايُخُ تَرْجَمَهُ أَبُو ذَرٍّ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب نماز میں ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ ہمیشہ اس کی طرف
مستوجہ رہتا ہے جب تک کہ وہ ادھر ادھر نہ دیکھے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی جانب سے
سو نہ پھیر لیتا ہے ابو داؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَلِ التَّفَاتِ فِي
الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَافُ الشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتَّشَايُخُ
الْاِخْتِلَافُ الْأَخْلُفُ بِمُرْعَةٍ تَرْجَمَهُ عَائِشَةُ سَے روایت ہے کہ عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں
ادھر ادھر دیکھنے سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ہو جو شیطان بندہ کی نماز میں آجاک لیتا
ہے شیخین اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ أَقْوَامٌ بِرُفُوعَاتِ الْأَصَارِ ثُمَّ إِلَى السَّمَاءِ
فِي الصَّلَاةِ فَاسْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ تَنْصَرِفُ عَنْ ذَلِكَ أَوْ تَحْطَفُ الْأَصَارَ ثُمَّ أَخْرَجَهُ
التَّجَارِيحُ وَابُودَاوُدَ وَالتَّشَايُخُ تَرْجَمَهُ أَنَسُ سَے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں
کو کیا ہو گیا جو نماز میں اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائے میں اور آپ نے اس بارہ میں سختی کسے فرمایا یہ آپ نے
فرمایا کہ لوگوں کو اس حرکت سے باز آنا چاہیے ورنہ انکی آنکھیں آجاک لی جائیں گی بخاری اور ابوداؤد اور نسائی
اس کے راوی ہیں

(۵) وَكَثُرَتْ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ وَ أَلِ التَّفَاتِ فِي الصَّلَاةِ
فَأَنَّكَ هَكَذَا فَإِنْ كَانَ لَا يَنْفَعُ الْخَطْوُ وَلَا فِي الْقِرْبَةِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ تَرْجَمَهُ أَنَسُ سَے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے اسرائیلیوں! کیا تم نماز میں اتنے گھبراہٹ سے
نہ بار بار ایسا کرتے ہو کہ ابوداؤد میں بھی بعینہ یہی روایت موجود ہے ۱۲

وَصَفَتْ أَلْيَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ أَخْرَجَهُ أَحْتَابُ الشَّامِ تَرْجَمَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سُرُودًا بِتِمْثَالِ رُؤُوسِ بَنِي كُرَيْنَ
أَيُّهَا بَابُ رُؤُوسِ آلِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوثَرِي بَيْنَ نَازِلِيهِ رَسْتِ تَسْتِ وَأُورِدُوا زَهْرَهُ بِمَدَامَتِهَا تَوَيْمِيْنِ أَفْكَ دُرُوزَهُ
كَمَلُوا بِأَتَوَاتِيْنِ أَكْبَرِهِ كَرَمِيْرِيْهِ دُرُوزَهُ كَهَوْلِيْهِ بِأَبْرِ بِجَلِيْنِ بِأُونِ أَبِ ابْنِيْ جَابِيْهِ نَازِلِيْهِ رُؤُوسِ تَشْرِيفِيْهِ لِيْ كُنِيْ
أَوْ حَضَرَتْ عَائِشَةُ لِيْ بَيَانِ فَرَمَايَا كِهْ دُرُوزَهُ قِبْلَتِيْ كِيْ جَانِبِيْ تَهَا - حَاجَابِ سَنَنِ اسِيْ كِيْ رَاوِيْ بَيْنِ

(۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةِ وَالْخَوْبِ
أَخْرَجَهُ أَحْتَابُ الشَّامِ تَرْجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ سُرُودًا بِتِمْثَالِ رُؤُوسِ بَنِي كُرَيْنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سُرُودًا بِتِمْثَالِ رُؤُوسِ بَنِي كُرَيْنَ
مِنْ سَانِبِ أَوْزِ كُجُوْ كَوَارِثُ لَوْ حَاجَابِ سَنَنِ اسِيْ كِيْ رَاوِيْ بَيْنِ -

(۱۲) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلَا مَا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحَ إِذَا
تَجَدَّ كَفَّ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ مَرَّتَيْنِ وَجَهَكَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ تَرْجَمَهُ أُمُّ سَلَمَةَ سُرُودًا بِتِمْثَالِ رُؤُوسِ بَنِي كُرَيْنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سُرُودًا بِتِمْثَالِ رُؤُوسِ بَنِي كُرَيْنَ
أَلْفَمَ لَوْ بَنِيْ جَهْرِيْ كُفَاكِيْ سُرُودًا كِهْ تَرْمِذِيْ اسِيْ كِيْ رَاوِيْ بَيْنِ -

(۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّيِّدِ فِي الصَّلَاةِ وَإِنْ يُعْطَى الرَّجُلُ
فَاكُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ السَّيِّدُ الْمُتَّهِيْ عَنِ الصَّلَاةِ أَنْ يَلْتَحِفَ الرَّجُلُ بِنُفُوْهِهِ وَيَدْخُلَ بِكَفِّهِ
مِنْ دَاخِلِهِ فَكَرِهَهُ وَيُكْحَلُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَكَانَتْ أَلْفَمُهُ تَفْعَلُهُ كَتَبَ عَنْهُ وَقَوْلُهُ أَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ فَاكُ
يُعْطَى الشَّكْمُ بِالْعَامَةِ عَلَى الْفَمِ وَكَانَتْ الْحَرْبُ تَفْعَلُهُ فَهُوَ أَفَانُ تَشَابَهَ الْمُصَلِّيُّ فَلْيُعْطَ فَاكُ فَكَفَلْ
جَاءَ فِيهِ حَدِيثٌ تَرْجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ سُرُودًا بِتِمْثَالِ رُؤُوسِ بَنِي كُرَيْنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سُرُودًا بِتِمْثَالِ رُؤُوسِ بَنِي كُرَيْنَ
سِيْ سَمْتِ فَرَمَايَا اُدْرَاسِيْ سَمْتِ فَرَمَايَا كِهْ كُوفِيْ شَخْصِيْ نَازِلِيْ مِيْنِ ابْنِيْ مَوْنَةِ دُهَانِيْ لِيْ - أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اسِيْ كِيْ رَاوِيْ بَيْنِ نَازِلِيْ
كِيْ حَالَتِيْ مِيْنِ جِسْمِيْ سَمْتِ فَرَمَايَا كِهْ كُوفِيْ شَخْصِيْ نَازِلِيْ مِيْنِ ابْنِيْ مَوْنَةِ دُهَانِيْ لِيْ - أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اسِيْ كِيْ رَاوِيْ بَيْنِ نَازِلِيْ
اُنْدَرِيْ رَكْعَتِيْ اُدْرَاسِيْ حَالَتِيْ سَمْتِ فَرَمَايَا كِهْ كُوفِيْ شَخْصِيْ نَازِلِيْ مِيْنِ ابْنِيْ مَوْنَةِ دُهَانِيْ لِيْ - أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اسِيْ كِيْ رَاوِيْ بَيْنِ نَازِلِيْ
مَافَتِيْ كَرْدِيْ كُوفِيْ اُدْرَاسِيْ اُنْدَرِيْ رَكْعَتِيْ اُدْرَاسِيْ حَالَتِيْ سَمْتِ فَرَمَايَا كِهْ كُوفِيْ شَخْصِيْ نَازِلِيْ مِيْنِ ابْنِيْ مَوْنَةِ دُهَانِيْ لِيْ - أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اسِيْ كِيْ رَاوِيْ بَيْنِ نَازِلِيْ
تَسِيْ نَازِلِيْ مِيْنِ ابْنِيْ مَوْنَةِ دُهَانِيْ لِيْ اُنْدَرِيْ رَكْعَتِيْ اُدْرَاسِيْ حَالَتِيْ سَمْتِ فَرَمَايَا كِهْ كُوفِيْ شَخْصِيْ نَازِلِيْ مِيْنِ ابْنِيْ مَوْنَةِ دُهَانِيْ لِيْ - أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اسِيْ كِيْ رَاوِيْ بَيْنِ نَازِلِيْ
كِيْ نَكْمَةُ اسِيْ كِيْ مَتَلَقِيْ حَدِيثِيْ دَارِيْ هُوَ -

(۱۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُتَعَرِّضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَأَنِّيْ غَرَضِيْ
الْجَنَازَةَ فَإِذَا ارْتَدَّ أَنْزِلْتُ الْفَقْطِيْ فَأَوْكُودِيْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَةُ لِيْ

سَابِقًا قِبْلَةَ الْمَصَلَّةِ

ساتون خط نماز کی نمازی کا قبلہ

التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ أُخْرَى الشَّيْخُ تَرْجَمَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا أَفْطَحَ الصَّلَاةَ فَلَزَّ الْكَلْبُ وَالْجَمَارُ
وَالْمَلَأُ فَكَفَّ لَقَدْ تَبَهَّهْتُ نَأْيًا حُمْرًا أَلْيَا لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَا عَلِيَّ
السَّرْنِيْبِيْنَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعًا فَتَبَّكَ إِلَى الْحَاجَةِ فَكَرِهَ أَنْ أَجْلِسَ فَأَوْذَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَقْبَلَ مُنْقَبِلًا رِجْلَيْهِ وَفِيْ أُخْرَى لِيْ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْتُ أَنَا وَعَلَامٌ

سہ پہر آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا میں آپ کو قبلہ ہی رہی ۱۳ میں نے اپنے منہ سے نماز میں ٹوٹی ۱۴ کہ چہرہ کو ٹیٹو نہ کر ۱۵

بچے نماز سے ٹپڑا کرو۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۸) وَحَدَّثَنَا ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ نِيْلَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُصْبِتْ عَصَا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُحْطِطْ حِطًّا كَثْرًا لَا يَصُورُ مَا مَرَّةً أَمَامَهُ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالُوا الْحِطُّ بِالطُّوْلِ قَالُوا بِالْعَرْضِ مِثْلُ الْإِصْبَالِ ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے تو اپنے سامنے کوئی چیز اڑ کرے اگر کچھ نہ ملے تو لکڑی لکڑی کر کے اگر وہ بھی نہ ملے تو لکیر کھینچ لے پھر جو چیز اس کے آگے ہو کر رہے گی اسکو نقصان نہیں پہونچائیگی ابو داؤد اس کے راوی ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض علماء نے طوطا لکھنے کے لیے فرمایا ہے اور بعض نے عصا ہلال کی طرح خط کھینچنے کو فرمایا ہے۔

(۹) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا وَضَعْتَ أَحَدُكُمْ يَدَيْكَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مَخْزُورَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصْبِتْ مَا مَرَّةً وَدَاكِمًا ذَلِكَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ ترجمہ طویں ہاتھ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سامنے بالان کی پھیلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھے تو پھر نماز پڑھا کرے اور جو چیز اس لکڑی کے اوپر سے گزرے اس کی کچھ پروا نہ کرے مسلم ابو داؤد ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۰) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاخِرَةُ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلَواتُهُ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرَأَةُ وَالْحِمَارُ فَقِيلَ لَئِنْ دُرِّ مَسَابِلُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ قَطَعَ قُلُوبُ الْبَنِي إِسْرَءِيلَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ ترجمہ ابو ذر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے سامنے بالان کی پھیلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو اسکی نماز کالے کتے اور عورت اور گدھے کے سامنے گرنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ ابو ذر سے دریافت کیا گیا کہ بنسبت سرخ اور سفید کے سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے تو انہوں نے کہا کہ ای میری بہتیجی نے مجھے اسی طرح پوچھا جس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان (شر) ہوتا ہے۔ بخیر بخاری کے باوجود اس کے راوی ہیں

(۱۱) وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا أَخْرَجَهُ بَوْمُ الْبَيْتِ أَخْرَجَهُ بَوْمُ الْبَيْتِ بِتَرْتِيزٍ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ قَدْ آذَنُوا وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الشَّهْرِ فَمِنْ تَحْتِ الْأَخْلَاقِ هَذَا الْأَمْرُ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن نماز پڑھتے (باہر نکلتے) تو آپ پر چھا گاڑنے کا حکم دیتے تھے اور جب الحکم آپ کے آپ کے سامنے پرچھا گاڑ دیا جاتا تو آپ ٹھکی جانب نماز پڑھتے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور آپ سفر میں ایسا کیا کرتے تھے سیوہ سے اب حکام (وقت) نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے بخیر ترمذی کے باوجود اس کے راوی ہیں

ہذا یا صفحہ ۲۱۵۰ یا جالبی سال کھڑے رہنا اسکو یہ سامنے جانے سے بہتر ہے اگر شکر وہی نسبت اپنی لاعلمی بیان کرتے ہیں ۱۲۷۵ ہجری قمریہ میں دور شکر نماز پڑھا کر دنا لکلی بات چیت کی طرف تہا علی طبیعت متوجہ نہ ہو جائی اور سو یا ہوا شخص نہ معلوم کہ نیند میں کیا حرکت کر جس سے نماز میں کوئی غلط آجائی ۱۲۷۵ ہجری قمریہ میں کہ بچا حاضر اپنے ساتھ رکھی میں حالاکہ جہان عید گاہ ہر دوامان برچھا کاڑی لکھی موزن نہیں ہوا اور اپنے سفر میں ایسا کیا

کے ساتھ باندھنے کو کہتے ہیں۔
 ۲۰ **روعن** ابی سعید القبریؓ ان اُبارفع مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحسن بن علیؓ وهو یصلی
 وقد غمر طرف رأسیہ فی قفّاء فخلّھا ابورافع فالتفت الیہی مُخَضَّعاً فَقَالَ لَهُ اَبُو رَافِعٍ اَقْبِلْ عَلٰی صَلَوتِکَ
 وَکَلِّفْ فَاِنَّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ یَقُوْلُ الشَّیْطَانُ یَعْنِی مَغْشَاۃُ الْوَجْہِ اَبُو رَافِعٍ
 وَکَلِّفْ لَیْسَ لَیْسَ اَبُو رَافِعٍ اَبُو رَافِعٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مولا (غلام آزاد شدہ) کا حصر
 بن علیؓ کے پاس گزر ہوا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے اپنے سر کے بالوں کا جوڑا اپنی گردن پر باندھ لیا تھا
 تو ابورافع نے اس جوڑے کو کھول دیا تو حضرت حسنؓ نے انکی طرف غصہ سے دیکھا تو ابورافع نے اُسے کہا کہ آپ اپنی نماز کی طرف
 متوجہ ہو جائیے اور غصہ نہ فرمائیے اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جوڑا شیطان
 کی پشت گاہ ہے ابوداؤد ترمذی اس کے راوی ہیں

پیشاب اور پاخانہ سو فارغ ہو کر نماز پڑھنی جائیگر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا صلوة یحضرہ الطحالب ولا
لین یلذ افعہ الا خبثان احبہ المسلمون واکبوا اودوا للقط لہ الا خبثان البول والخبثان رحمہ علیہ
ابن محمد بن ابوبکر سے روایت ہو وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ کے پاس تھے اتنہ میں ان کا کمانا آیا تو قاسم بن محمد
ناز ٹپ بننے کے لیے کمر ہو گئے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ
فرماتے تھے کہ جب کمانا سنا آئے آجائے اس وقت نماز نہیں پڑھنی چاہیے اور نہ اس وقت نماز پڑھنی چاہیے جب
ماخوذ بامشاک کی ضرورت ہو مسلم ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں

فصل فی التَّجَدُّدَاتِ
فصل تجدّدوں کے بیان میں

[illegible]

سجود السجود

سجدہ سو گایان

(۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنْ أُنْتَيْنِ مِنْ الظُّحْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا قَلْبًا قَضَى صَلَاتَهُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَأَلَهُ بَعْضُ ذُلَّالِ أَخْرَجَهُ الشَّيْطَانُ وَالْكَفْظُ لِلْفَتَايَا تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ بَنِي مَرْوَانَ رَأَيْتُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثَلَاثُ سَجَدَاتٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثَلَاثُ سَجَدَاتٍ

پہر اپنے اس کے بعد سلام پیرا چپوں اس کے راوی ابن اور یسین کے الفاظ میں
(۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَتَحَكَّتَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ كَتَبَتْ لَكَ ثَلَاثُ سَجَدَاتٍ وَأَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ تَسْجُدَ ثُمَّ تَشْهَدُ أَهْلًا لَكَ ثَلَاثُ سَجَدَاتٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ قَدْ رَوَى عَنْهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجَمَهُ ابْنُ هُرَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَيْتُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثَلَاثُ سَجَدَاتٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثَلَاثُ سَجَدَاتٍ

کہ اور طریق سوجوہ حدیث ابن مسعود و روایت کی گئی ہے وہ مرفوع نہیں ہے (بلکہ موقوف ہو)
(۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذْكُرْكُمْ صَلَاتُكُمْ أَوْ رَجَعَا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَدِينْ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ لْيَجْلِسْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَاتُهُ شَقِيحًا لَمْ يَسْأَلْهُ صَلَاتُهُ وَإِنْ كَانَ صَلَاتُهُ نَافِلًا لَمْ يَسْأَلْهُ صَلَاتُهُ تَرْجَمَهُ ابْنُ هُرَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَيْتُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثَلَاثُ سَجَدَاتٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثَلَاثُ سَجَدَاتٍ

پہر اپنے اس کے راوی ابن اور یسین کے الفاظ میں
(۴) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنْ أُنْتَيْنِ مِنْ الظُّحْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا قَلْبًا قَضَى صَلَاتَهُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَأَلَهُ بَعْضُ ذُلَّالِ أَخْرَجَهُ الشَّيْطَانُ وَالْكَفْظُ لِلْفَتَايَا تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ بَنِي مَرْوَانَ رَأَيْتُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثَلَاثُ سَجَدَاتٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثَلَاثُ سَجَدَاتٍ

پہر اپنے اس کے راوی ابن اور یسین کے الفاظ میں
(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَبُ الْيَدَيْنِ قَصِيرَتٌ

تَفْصِيلُ سُجُودِ الْقُرْآنِ
قرآن کے سجدوں کی تفصیل

(۲) وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لقيت ص من عمرائكم السجود وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد فيها ويقول: سجد هكدا أو دعليكم توبة وتسجد هكدا أخرجه البخاري في مسنده
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ سورہ ص کی سجدہ ضروری سجدہ من میں نہیں ہے اور عینے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (سورہ ص) میں سجدہ کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ داؤد نے یہ سجدہ توبہ کے لیے کیا تھا

(۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِيَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجْعَلُ لَكُمْ لَوْحًا فِيهِ مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ترجمہ زید بن قباب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ النجم شہ کر سنائی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔ بائخون لے کے راوی ہیں۔

۱۲ سورة نجم سورۃ انشققت سورۃ افر۱۲

بات پہنچتی یا آپ کو کوی خوشخبری دی جاتی تو آپ خدا کا شکر ادا کر لے یہ سجدہ میں کرتے ہیں۔ ابو داؤد۔

علی اس کے راوی ہیں
 (۱) وعن سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة نزل المائدة
 بها كنانة بخصي الطير فرفع يده فلعن الله وخر ساجدا ثم سكت طويلا ثم قام فرفع يده
 بآية فخرت لربّي ساجدا شكرا ثم رفعت رأسي فقلت ربّي لا تسبني فأخطاني ثلث
 لي ساجدا شكرا ثم رفعت رأسي فقلت ربّي لا تسبني فأخطاني الثلث الآخر فخرت لربّي
 ساجدا شكرا أخوّه أبو داود ترجمہ سعد بن ابی وقاص روایت ہر وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی مدینہ جانیکا ہمارا ارادہ تھا کہ توجہ سے شہر طے کر آئیں گے اپنے دونوں ہاتھ
 اٹھائے اور خدا کی دعا کی اور آپ سجدہ میں گر پڑے پھر آپ دیر تک سجدہ ہی میں (شبیر کے رہے پھر آپ کھڑے ہوئے
 اور تہوڑی دیر تک انہو دونوں ہاتھ اٹھائے پھر آپ سجدہ میں گر پڑے ایسا ہی تین بار آپ نے کیا پھر آپ نے فرمایا
 کہ میں نے اپنے پروردگار کو دعا کی اور اپنی است کی شفاعت چاہی تو خدا نے میری ایک نکت است مجھے دیدی
 تو میں نے اپنے پروردگار کا سجدہ شکر ادا کیا پھر میں نے (سجدہ سے) اپنا سراٹھایا اور اپنی است کہنے کے لیے دعا مانگی تو
 خدا نے ایک نکت میری است مجھے دیدی تو میں نے اپنے پروردگار کا سجدہ شکر ادا کیا پھر میں نے (سجدہ سے)
 سراٹھایا اور اپنی است کہنے کے لیے دعا مانگی تو خدا نے بقیہ ایک نکت میری است مجھے دیدی تو میں نے اپنے پروردگار
 کا سجدہ شکر بجالایا۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں

البَابُ السَّادِسُ فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَفِي خَمْسَةِ مَوْضُوعٍ

حمیات باب

جماعت کی ٹانگہ کے بیان میں جس میں بائچ فصلیں ہیں

الفصل الأول في فضلهما

پہلی فصل

جماعت کی فضیلت کے پانچ نین

رَأَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ فِي جَمَاعَةٍ تَضَعُ عَلَى صَلَواتِهِ
 فِي بَيْتِهِ وَسُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا
 يَخْرُجُ إِلَّا إِلَى الصَّلَاةِ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّتْ عَنْهُ خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَكُ
 عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يُصَلِّي عَلَيْهِ يَإَدَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا تَزَلْ أَحَدُكُمْ فِي صَلَواتِهِ
 لَمَّا انْطَهَرَ الصَّلَاةَ أَخْرَجَهُ السَّعَةُ إِلَّا النَّاسِي وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي أُخْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمَاعَةُ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذْلِ يَسْمَعُ وَعَيْنُهُ لَمْ يَزَلْ الْقَدْرُ

کُوْنُ فِيهِ فَهَذَا أَبُو دَاوُدَ بِمَا نَكُنُّ مِنْ أَحَدٍ لَا ذِكْرَ لَهُ مَسْجِدٌ فِي مَكَّةَ وَلَوْ صَلَّى فِيهِ لَمْ يَكُنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 مَسْجِدًا كَمْ تَرَكَلَمْ سُنَّةَ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَلَوْ تَرَكَلَمْ سُنَّةَ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ تَرَكَلَمْ تَرَكَلَمْ تَرَكَلَمْ
 روایت ہو رہے ہیں کہ ہمارا خیال ہے کہ نماز جماعت میں وہی شخص حاضر نہیں ہوتا تھا جس کا لفاق ظاہر ہوتا تھا
 یا بیار (بلکہ) بیار بھی نہ شخص کے کا نہ ہے پر ہاتھ رکھ کر چلتا تھا اور مسجد میں نماز کے لئے آتا تھا سلم ابو داؤد اس
 راوی میں۔ اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ہدایت کے طریقہ سکھائے اور منجملہ طریقہ ہدایت کے ایک بات یہ بھی ہے کہ نماز ایسی مسجد میں پڑھنی چاہیے
 جہاں اذان ہوتی ہو۔ اور ابو داؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ تم میں ہر شخص کے گھر میں مسجد ہے اور
 اگر اپنے گھر میں نماز پڑھو گے اور اپنی مسجد دن کو چھوڑ دو گے تو گویا کہ تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے اور
 اگر تم نے ہر نماز کی سنت کو چھوڑ دو گے تو تم کافر ہو جاؤ گے۔

فرمایا کہ ایسا شخص منہ زنی ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔
 رَوَى عَنْهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ تَخَلَّ عَلَى اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُنْصَبٌ فَعَلَّ مَا اَعْطَاكَ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا اَعْرَبُ
 مِنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّهُمْ يَصَلُّونَ جَمِيعًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ام الدرداء سے روایت ہے کہ
 وہ کہتی ہیں کہ ابو الدرداء میرے پاس غصہ کی حالت میں آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کیوں غصہ میں آئے تو انہوں
 نے کہا کہ قسم خدا کی محمد خلیل اللہ علیہ وسلم کے کام سے میں سب کے کچھ نہیں جانتا تھا کہ لوگ اکٹھے (بیعت سے)
 نیاز پیرتے تھے تو اب لوگ اسکو بھی ترک کرتے ہیں بخاری اس کے راوی ہیں۔

تفسیری فصل

عذرہ کی وجہ سے ترک جماعت کے بیان میں

عبدالرحمن بن عوف سے ترک جماعت کے بیان میں
 (۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ السُّبُولَ لَمُحَوَّلٌ وَمَنْ مَسَّحِدٌ فَوَيْفَ أَفَاجَيْتُ أَنْ لَيْتَنِي
 قُضِيَ بِي فِي مَكَّانٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَوْ مَسْجِدٍ أَفَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَفْعَلُ فَلَمَّا أَنَا قَالَ ابْنُ مَرْيَدٍ وَأَشَارَ إِلَى
 مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَّفَا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِنَارِ لَعْنَتَيْنِ أَحَدُهُمَا الثَّانِيَةُ وَالْآخَرُ تَرْجُمُهُ عَتَبَانُ بْنُ
 نَالِكٍ مِنْ رِوَايَتِهِ بِرُوحٍ كَثِيرَةٍ مِنْ كَيْفِ عَرَضَ كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَالِكٌ طُغْيَانِي بِهِ لَمْ يَدْرِ مِيرَى قَوْمٍ كِي مَسْجِدٍ كَيْفَ بَيْنَ عَالٍ
 سَوْجَاتِي لَمْ يَسْجِدْ فِي مَسْجِدٍ مِنْ جَاهِلِيَّةٍ نَارِطَرَهُ دِينَ تَاكِمٍ بِرُوحٍ كَثِيرَةٍ مِنْ كَيْفِ عَرَضَ كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَالِكٌ طُغْيَانِي بِهِ لَمْ يَدْرِ مِيرَى قَوْمٍ كِي مَسْجِدٍ كَيْفَ بَيْنَ عَالٍ
 لَوْ أَنِّي لَمْ يَفْرَأْ كَيْفَ عَرَضَ كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَالِكٌ طُغْيَانِي بِهِ لَمْ يَدْرِ مِيرَى قَوْمٍ كِي مَسْجِدٍ كَيْفَ بَيْنَ عَالٍ
 ترجمہ غلط ہے کہ حدیث کا مطلب اس طرح ہے کہ اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکام میں صرف یہ باقی ہے کہ لوگ ان
 جماعت سے ناز طرہ لیتے ہیں اور بس یہ ان کے شوہر۔

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

والله خذوا القرآن ترجمہ عمر بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی تو مکی امامت کی حال لاکھ میری عمر چھ یا سات برس کی تھی اور ان سب لوگوں میں قرآن زیادہ پڑھا سوا تھا۔ بخاری۔ ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۱۰) وَعَنْ ابی عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل جب مہاجر بن ابی ہریرہؓ آئے تو وہ قہار میں کسی مقام پر ان سے تو ان کی امامت سالم کیا کرتے تھے جو ابو ذر غفاریؓ کے مولیٰ تھے اور سب سے زیادہ قرآن پڑھتے ہوئے تھے۔ بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

۱۱) وَعَنْ ابی عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو خلیفہ کیا وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

۱۲) وَعَنْ ابی عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو خلیفہ کیا وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

۱۳) وَعَنْ ابی عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو خلیفہ کیا وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

۱۴) وَعَنْ ابی عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو خلیفہ کیا وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

۱۵) وَعَنْ ابی عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو خلیفہ کیا وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

اس سوجہ سے باوجود کہ سنہ ۱۱ء میں قرآن دیکھ کر سورہ شریعت تھے انکو قرآن میں ابی ہریرہؓ

البوسغور بدردی سو روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے موطن پر راتہ پہرتے تھے اور فرما
 تھے برابر کھڑے ہوا گئے پیچھے کھڑے ہو تو تمہارے دلون میں بیوٹ۔ جائے مجھ سے قریب وہ لوگ کھڑے
 ہوں جو بہت ہی سجدہ دار اور عقلمند ہوں یہ وہ لوگ کھڑے ہوں جو انکے قریب قریب میں البوسغور فرماتے
 ہیں کہ تم لوگوں میں بہت ہی بیوٹ پڑ گئی ہے مسلم۔ البو واو۔ لسانی اسکے بروای میں۔

۲۵) **وَحْنُ** ابْنِ سَعْدٍ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْلِفَ فِي مَنَاسِكِهِ لِيُكْرَهُ الْأَكْثَرُ مِنَ النَّاسِ
الَّذِينَ يَأْتُونَ تَهْنِئَةً الَّذِينَ يَلْبِسُونَ هَمْزًا رَجُلًا وَهَمْزَاتِ الْأَسْوَاقِ أَحْرَجَةً مُسْلِمًا وَأَبْنَى دَاوُدَ مِنَ التَّرْمِذِ
النَّاسِ الْعَقُولُ وَالْأَكْيَابُ وَهَمْزَاتِ الْأَسْوَاقِ الْأَخْطَلُ وَالْأَخْطَلُ مَوْلَا كَثْرَةَ الْغَطِّ - ترجمہ ابن سعد سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے قریب تر وہ لوگ کہیں ہوں جو زیادہ سمجھدار اور عقلمند
ہیں یا یہ وہ لوگ جو ان کے قریب قریب ہیں - اور تم لوگ بازار کی جگہ پر سے کہیں بیٹروں سے احتراز کرو - مسلم - ابوداؤد
ترمذی اس کے راوی ہیں -

(۳) **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ بَيْتِهِ فَاخْتَدَّ يَدَايَ نِيَّيْنِ فَعَلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ السَّنَةُ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت یہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہوا تو آپ نے میری چوٹی پر لکھ کر لپٹے دیا۔
 جانب کر لیا چپٹوں اسکے راوی ہیں۔

[illegible][illegible]

اور از منبر ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ابو داؤد وہی کی ایک روایت میں جو سالم ابو النصر سے مروی ہے۔
 ہذا کہ جب کہ حضرت سیدنا کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے کہ لوگ کم آتے ہیں تو آپ بیٹھ جاتے اور جب
 آپ دیکھتے کہ لوگ پوری جماعت کے آگئے ہیں تو آپ نماز شروع کر دیتے۔
۱۳) وَعَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِلُ الْإِمَامُ فِي مَوْضِعِهِ اللَّهُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ حَتَّى يَخْرُجَ الْوُجُوهُ وَدُونَ ذَلِكَ فِي أَخْرَجَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الْيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّسُولُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَكُنْ فِيهَا نِزَالٌ لِمَنْ يَنْتَظِرُ
 اس مقام پر (نقل) نماز نہ ٹیڑھے تاکہ اس جگہ سے ہٹ نہ جائے۔ ابو داؤد واس کے راوی ہیں۔ اور ابو داؤد وہی کی
 ایک روایت میں جو ابو ہریرہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) کیا تم میں سے کوئی
 شخص آگے بڑھ جائے یا پیچھے ہٹ جائے یا دائیں یا بائیں جانب ہٹ جائے سے عاجز ہے (نفل نماز پڑھنے کی غرض سے)
۱۴) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلَهُ مَكَانَهُ كَبِيرُ الْفَرَسِ وَاللَّهُ
 أَعْلَمُ أَنَّ مَكَانَهُ لِكَيْ تَصِفَ الْبِئْسَاءُ قَبْلَ أَنْ يَذْكُرَهُ الرِّجَالُ - أَخْرَجَهُ النُّجَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَتَبَايَعُوا فِي تَرْجُمِهِ
 ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پیرتے تھے تو تھوڑی دیر اسی جگہ ٹھہرے رہتے تھے تو ہمارا
 خیال ہے والد اعلم بالصواب کہ آپ کا مقصود اس سے یہ تھا کہ عورتیں مردوں سے قبل علی جائیں بخاری ابو داؤد
 نسائی اسکے راوی ہیں

۱۵) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِحَدِيثٍ تَفْعَلُهُمْ لَأَجْرِ الْحِلِّ
 فَيُؤْتِي مَا فِيهِمْ لَيْسَ بِاللَّحْمِ فَارْتَعَلُوا فَقَدْ خَافَهُمْ لَا يَكْفُرُ فِي قَعْنَيْتٍ قَبْلَ أَنْ تَنْتَازِحَ فَإِنْ فَعَلَ
 فَقَدْ خَافَهُمْ لَا يَصِلُ تَوْحُّدُ حَتَّى يَكْتُمَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَ الزُّمَيْدِيُّ الْحَقِيقُ وَالْحَاقِقُ وَهُوَ الَّذِي بَلَغَ
 بَوَلَهُ تَرْجُمَهُ ثَوْبَانُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کام کسی کو کرنا جا ستر نہیں
 ہے (ایک یہ کہ) ایسا شخص جو لوگوں کی امانت کرے تو خاص کر اپنے ہی واسطی مقتدیوں کو چھو کر دعا مانگے
 پس اگر کسی امانے ایسا کیا تو گویا مقتدیوں کی اس نے خیانت کی (دوسرے) کسی کے گہرے اندر اجازت مانگو
 سے قبل جاکھنایس اگر کسی شخص نے ایسا کیا تو گویا اس نے صاحب خانہ کی خیانت کی (تیسرے) ایسی حالت میں
 کسی شخص کا نماز پڑھنا جبکہ اس کو باخانہ پیشاب کی ضرورت ہو تاکہ حاجت سے فارغ نہ ہو جائے۔ ابو داؤد و ترمذی
 اسکے راوی ہیں۔

الفصل الخامس في أحكام المأموم وترتيب الصفوف وشرائط الاقتدار واداء المأموم

پانچویں فصل

مقدمہ کے احکام اور صفوں کی ترتیب اقتدار کرنے کے شرائط اور مقتدی کے اداب کے بیان میں
۱) عَنْ أَبِي سَعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْكِبَايِ فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ أَسْتَوِدُّ
 سلم نماز میں شریک ہونے والے تمام سب آجائے کوئی باقی نہ رہتا ۱۷۰ یعنی جہاں فرض نماز پڑھی ہو اس مقام سے سب کفیل ٹیڑھے چلے جاتے

(۱۷) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْقَفِّ الْأَوَّلِ لَكَانَتْ تَحْتَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ تَرْجَمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَيْتَ بِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا يَكُنْ أَلَّا تَكُونُ مَعْلُومٌ هُوَ أَجْوَدُ صَفِيٍّ (فَضِيلَتِ) أَوْ لَوْ أَنَّ ابْنَ تَوْحَمٍ رَأَى مِنْ شَرِّكَتِ كَيْ لَيْسَ قَرَعَهُ وَتَلَتْ مُسْلِمٌ رَوَى عَنْ رَوَى مِنْ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ امام اس غرض سے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اسکی پیروی کی جائے تو جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سمع اللہ منجملہ کہے تو تم اللہ منانک الحمد کہو اور جب کہے ہو کہ ناز ثیر ہے تو تم بھی کہے ہو کہ ناز طیسو اور جب وہ بیچکر نماز پڑھے تو تم بھی بیچکر نماز پڑھ کر تیزی کے باوجود اسکے راوی ہیں۔

(۱۶) وَعَنْهُ قَالَ الَّذِي يَزْنِي رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ فَلَإِمَامٍ أَعْمَانَا حَبْنَةُ مَيْدَنَ شَيْطَانٍ أَخْرَجَكَ مَا لَكَ مِنْ جَمْعِهِ
 البوسریہ روایت ہے کہ جس شخص نام نہان سے بیعت کرے یا اس کے ساتھ ہاتھی یا بکرا کا تاج پہنے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو جب آپ سمع الدین حمد کہتے تو ہم میں سے کوئی شخص انہی پچھلے نہیں جھکاتا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہی پیشانی مبارک زمین پر رکھ دیتے تھے۔ یا بخوان سکر اور کھڑے

(۸) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا نَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَعَ الْإِسْلَامِ فَقَدْ

اور مالک کے الفاظ یہ ہیں کہ جس شخص کو کوع مل گیا اسکو سجدہ پہل گیا اور جس شخص سے سورۃ فاتحہ کی قرات فوت ہو گئی اس سے بہت نیکی فوت ہو گئی۔

۴۴۲

نے فرمایا کہ صفوں کو برابر کرو نہیں تو خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف رہیو گے حوالہ دیگا یا آپ نے فرمایا کہ

[illegible]

کہ صف کا برابر کیا ہی منجملہ تکمیل نماز کے ایک کام ہے بجز ترمذی کے باخبر اسکے راوی ہیں
 (۸) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمُّوا الصَّغُوفَ رَحَاحًا وَابْنُ الْمَنَالِكِ سُدَّ الْحُلَّ
 وَلَيْسُوا بِأَبْدَانٍ مَيِّتَةٍ لَكُمْ وَلَا أَنْ تُرْمُوا فِي بَنَاتِ الشَّيْطَانِ وَتَنْتَفِلُوا بِطَعْنِهَا وَتَقَطُّعُهَا اللَّهُمَّ اخْرِجْهُ أَبَوَاهُ
 بِطَوْلِهِ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ وَصَلَّى إِلَى الْخَيْرِ فَمَجَّافَ الشَّيْطَانِ هِيَ الْخُضْلُ الَّتِي تَلَوْنَهَا بَيْنَ الْمَضَلِّينَ فِي الْقُفُوفِ مِمَّنْ
 ابْن عمر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفوں کو سیدھی کرو اور موٹوں کو برابر رکھو اور خالی جگہوں کو بند
 کرو اور انہی جگہوں کے ہاتھوں میں نرم سو جاؤ اور شیطان کے واسطے صفوں کے بیچ میں جگہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف
 ملاوگیا خدا تعالیٰ ہی اسکو راہی جنت سے ملاوگے اور جو شخص صف کو قطع کرے گا خدا تعالیٰ ہی اسکو راہی جنت سے قطع کر دے گا۔
 ابو داؤد نے پوری حدیث کو روایت کیا ہے اور نسائی نے بعض حصہ روایت کیا ہے۔ فرما رہا ہے شیطان سو وہ خالی جگہ ہے اور سو جو نمازیوں کی صفوں

[illegible]

رَا اَبُو سَعِيدٍ قَالَ دَاىِ النَّبِىُّ ﷺ اِنَّكَ تَقْدَرُ مَوَاقِفُ الْاُمَمِ اِلٰى رُبَلَا لَعْنَةً
 مِّنْ بَعْدِكَ لَا يَزَالُ يَوْمَئِذٍ يَتَخَفُونَ حَتّٰى يُؤْخِرَهُمُ اللّٰهُ تَرْجُمَهُ الْبُسْعِدِيَّ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ
 اَصْحَابُ كِبَرٍ مِّنْهُمْ وَكَانَ اَبُو سَعِيدٍ يَوْمَئِذٍ يَتَخَفُونَ حَتّٰى يُؤْخِرَهُمُ اللّٰهُ تَرْجُمَهُ الْبُسْعِدِيَّ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ
 اَصْحَابُ كِبَرٍ مِّنْهُمْ وَكَانَ اَبُو سَعِيدٍ يَوْمَئِذٍ يَتَخَفُونَ حَتّٰى يُؤْخِرَهُمُ اللّٰهُ تَرْجُمَهُ الْبُسْعِدِيَّ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ

قَوْمٍ يَجْعَلُونَ لِكُلِّ شَيْءٍ ثَمَنًا ۚ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَ رَبِّهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا يُفْضِلُ لِمَنْ يَشَاءُ وَلَا يُدْرِكُ أَفْئِدَتَهُمْ قَوْلًا لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

کیوں نہیں کہتے ہوتے جہتے اپنے پروردگار کے نزدیک صف بستہ کہتے ہوئے ہیں تو ہم نے عرض کیا کہ
 ۱۰ اسبابی میرا کچھ مطلقاً تو گونے صف کا برابر کرنا چھوڑ دیا جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ بہائی تہائی اور بابیہ میں عیالفاق باقی رہا ۱۱
 صورتیں سو کر دیکھا ۱۲ یہ صف کا برابر کرنا کوئی زائد اور فضول کام نہیں ہے بلکہ تکمیل کا ہے ایک سرور ہی داخل فرمائیے اگر کوئی شخص کو کہہ دے کہ
 ترشہ جانستی نہ کرو ۱۳ جہتے کوئی نہا و نہا ہن یکسیکو کجف نہیں پڑے ۱۴ یعنی اول صف میں سر یک ہوئیں انہوں نے خلیفہ

رات کو اپنے حجرہ میں نماز پڑھا کرتے تھے اور حجرہ کی دیوار چھوٹی تھی تو لوگوں نے آپ کے جسم مبارک کو دیکھ لیا۔ تو چند اشخاص آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے پھر جب صبح ہوئی تو لوگوں سے انہوں نے بیان کیا پھر آپ دوسرے دن نماز کے بیٹے کھڑے ہوئے تو اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے غرض کہ تین رات تک لوگوں کی ایسا ہی کیا پھر اُس کے بعد رچو پٹی شب کو آپ (اند رہی) بیٹھے رہے اور برآمد نہیں ہوئے جب صبح ہوئی تو لوگوں نے آپ سے یہ کہہ دیا تو آپ نے فرمایا کہ میں ڈر گیا کہ رات کی نماز تہجد تمہارے فرض نہ ہو جائے بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

۲۳۳) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَأَمْسُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ فَإِنْ قَامُوا فَادْعُوا وَلَا تَسْرِعُوا فَمَا آذَرَكُمْ فَاصْلُوا وَمَا نَأَاكُمْ فَالْتَمُوا أَخْرَجَهُ الشَّيْخُ تَرْجَمَهُ أَبُو سَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَعْدُ بْنُ رِوَيْتٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَادْعُوا وَلَا تَسْرِعُوا فَمَا آذَرَكُمْ فَاصْلُوا وَمَا نَأَاكُمْ فَالْتَمُوا أَخْرَجَهُ الشَّيْخُ طَبِيعَانِ وَأَبُو تَيْمِينَ عَنْ جَدِّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ يَدْعُو بِهَا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْهُمْ

۲۳۴) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ مَنْ كَانَتْ مِنْكُمْ نَفْسٌ مِنَ اللَّهِ وَالْبُيُوتِ الْآخِرَةِ فَلَا تَكُنِي نَفْسًا رَأْسًا حَتَّى تَنْفَعِ الْوَجَالَ رُؤُوسَهُمْ كَرَاهَةً أَنْ تَكُنِي عَوْدًا إِلَى الْجَالِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجَمَهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَادْعُوا وَلَا تَسْرِعُوا فَمَا آذَرَكُمْ فَاصْلُوا وَمَا نَأَاكُمْ فَالْتَمُوا أَخْرَجَهُ الشَّيْخُ طَبِيعَانِ وَأَبُو تَيْمِينَ عَنْ جَدِّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ يَدْعُو بِهَا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْهُمْ

۲۳۵) وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ بَيْنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا فِي بَعْضِ الصَّلَاةِ الَّتِي يَجْعَلُ فِيهَا التَّسْبِيحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ هَلْ نَفَرْنَا قَدْ إِذَا جَعَلَتْ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَا نَفَعُكَ ذَلِكَ نَالَ فَلَا تَفْعَلُوا أَنَا أَقُولُ سَلَامٌ لَنَا نَزَلَ الْفَرَسُ أَنْ فَلَا تَفْعَلُوا فِي الشَّيْءِ إِذَا جَعَلَتْ إِلَّا بِأَمْرِ الْقَائِمِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ الشَّيْخِ تَرْجَمَهُ عِبَادَةُ بْنُ صَامِتٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَادْعُوا وَلَا تَسْرِعُوا فَمَا آذَرَكُمْ فَاصْلُوا وَمَا نَأَاكُمْ فَالْتَمُوا أَخْرَجَهُ الشَّيْخُ طَبِيعَانِ وَأَبُو تَيْمِينَ عَنْ جَدِّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ يَدْعُو بِهَا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْهُمْ

۲۳۶) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَرَسَ لَمْ يَجْعَلْ رَجُلٌ يَجْعَلُ فِيهَا التَّسْبِيحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَتَاكُمْ الْفَارِسُ نَالَ الرَّجُلُ أَنَا قَالَ فَلَا تَخَفُوا إِنَّ بَعْضَكُمْ جَاءَ الْجَنَّةَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخُ تَرْجَمَهُ عُمَرُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَادْعُوا وَلَا تَسْرِعُوا فَمَا آذَرَكُمْ فَاصْلُوا وَمَا نَأَاكُمْ فَالْتَمُوا أَخْرَجَهُ الشَّيْخُ طَبِيعَانِ وَأَبُو تَيْمِينَ عَنْ جَدِّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ يَدْعُو بِهَا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْهُمْ

ملحوظ کریں کہ آپ کیوں برآمد نہیں ہوئے ۱۳۰۰ھ جو مسلمان ہوئے ۱۲۰۰ھ اس لیے کہ عرب کا لباس نہ تھا جس میں رکوع میں کم اور جب سے سن بہت زیادہ ۱۸۰۰ھ ستر دیکھنے کا ہے ۱۲۰۰ھ

[illegible]

(۳۵) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ لَاحِظٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُمِيَ الْإِمَامُ الصَّلَاةَ وَكَسَتْهُ الْعَاذَاتُ فَقُلْ إِنَّ بَيْنَكُمْ هَذَا ثَمَنٌ صَلَوَاتُهُ وَصَلَاتُهُ مِنْ خَلْفِهِ مِنْ أَمَرَ الصَّلَاةِ أَحْرَجَ أَبُودَاؤُا وَدَفَعَهُ قَرْمَحَهُ

[illegible]

ساتوان باب

نماز حید کے بیان میں جس میں پانچ فصلیں ہیں۔

پہلی فصل

چوں
 جموں کی فضیلت اور اسکو واجب ہونے اور اسکو احکام کی پیمائیز

[illegible]

[illegible]

تو گویا اس نے ایک مرغی کی قربانی کی۔ اور جو شخص پانچویں ساعت میں جلے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی پھر جب امام نکل آیا اور خطبہ پڑھنے لگا، تو فرشتے مسجد میں آکر خطبہ سننے لگتے ہیں۔ چوں اس کے راوی میں اور ایک روایت میں ہے کہ جب جمعہ کا دن آئے تو مسجد کے ہر ایک دروازہ پر فرشتے متعین رہتے ہیں جو پہلے آنے والے کو پہلے لکھتے ہیں پھر اس کے بعد کے آنے والے اس کے بعد لکھتے ہیں۔ پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے بیٹھ گیا تو فرشتے اپنی کتابیں رجسٹر لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے چلے جاتے ہیں۔

۲۰) وعن ابي بن ابي القحافة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل وغسل
وبلغ وابتلغ وصلى ركعتين وقضى صلاته فليكن من اجزائه غسل
سنة صيامها وقيامها آخرجه اصاب السنين وقال ابو داود وسئل مكحول عن غسل
واغتسل فقال غسل ترأسه وجسده وكذا قال سعيدي بن عدي عن ابن عمر قال قال رسول الله
امراته فاحقوها الى الغسل وذلك يكون اغتسل بطونهم اذا خرجوا الى الجمعة واغتسل هو بعد
الجماع وفيل غسل اسبغ الوضوء والملة كثر ما اغتسل بعد الجمعة وبكرت الى الصلوة في
اول وقتها وانك اذكر ان اول الخطبة ترجمه اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن خود نہائے اور اپنی بی بی کو نہلائے اور سویرے نماز
کے پٹے چلا جائے اور خطبہ کا اول وقت پائے اور پیدل چلے سوار نہ ہو اور امام کے قریب ہو جائے اور
چپ رہے کوئی لغویت نہ کرے اور خطبہ سننا رہے تو اس کے ہر ایک قدم پر سال پھر کی ایسی عبادت کا ثواب
ملے گا کہ اس نے سال بہر دن بہر روز رکھے ہوں اور ات بھر غانہ پڑھی ہو۔ اصحاب میں اس کے راوی
ہیں ابو داؤد دیکھتے ہیں کہ مکحول سے غسل و اغتسل دہلائے اور نہلائے سے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ایک
اور جسم دھوئے اور ایسا ہی سعید بن عبد العزیز نے بھی بیان کیا ہے غسل دہلائے، یعنی پانی پانی سے جمل کرے
تاکہ اس کو غسل کی ضرورت ہو جائے اور یہ اس کی آنکھ کی حفاظت کے لیے بہت مناسب ہو گا جب وہ جمعہ کی نماز کے
لیے جائے گا اور اغتسل یعنی جمل کے بعد وہ خود نہائے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ غسل سے یہ مراد ہے کہ پورے
طہر پر کامل وضو کرے پھر اس کے بعد نماز جمعہ کے لیے غسل کرے اور بکثرت یعنی اول وقت نماز کے لیے چلا جائے
اور انہیں اپنے خطبہ کا اول وقت پائے۔

۲۱) وعن ابن عمر وبن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحضر الجمعة ثلثة كعب
فرجل حصه ها يلقو فلان خطه منها ورجل حصه ها يدعوه ففعل دعا الله ان شاء اعطاه
ان شاء منعه ورجل حصه ها بالنصايت وسكوت وكم يتخطى من قبة منسوبة لم يؤذ احد فلي كفا
لكم الى الجمعة التي تليها وزياد كثلثة ايام وذلك ان الله تعالى لا يقبل من جاء بالحسنة فله عشر امثالها

۱۵۔ یعنی وہ فرشتے جو مسجد کے دروازوں پر حاضری لکھتے تھے اب مسجد میں آئے اس دم جو شخص آئے گا اس کی حاضری نہیں لکھی جائے گی
صرف نماز کا واسطے گا ۱۲۔ اس کے بعد جو شخص آیا اس کی حاضری نہیں لکھی جانی ۱۱۔ ۱۰۔ اس اگر گھر سے مسجد مثلاً سو قدم جو
تو سہ برس کی ایسی عبادت کا ثواب ملے گا کہ اس نے سو برس تک دن بہر روز رکھے اور رات بہر شب نہ پڑھی ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔

مذکر کے شک کر دے تو خدا تعالیٰ اسکے دل پر مہر کر دیتا ہے صحابہ میں اسکے راوی ہیں۔
 (۱) **وَعَنْ سَمُوءَ بْنَ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَلَّى الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ**
صَدَّقَ بِدِينِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَيَنْصَفْ دِينَكَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ ترجمہ سمون جندب سے روایت ہے
 بل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی نماز بغیر کسی عذر کے ترک کر دے تو اسکو ایک نیا خیرات کرنی چاہیے اگر

یہ نیا رذل سکے تو نصف دنیا خیرات کرنی چاہیے۔
 (۲) **وَعَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ أَبِيهِ وَابْنِ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ الْهَدَلِيِّ أَنَّهُ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانَ الْجُمُعَةِ**
نَهْمُ الْجُمُعَةِ وَقَدْ آمَنَّا بِهِمْ مَطْلَعُ بَيْلٍ اسْقَلُوا لَهُمْ قَامُوا فِي زِيَارَتِهِمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ
 ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جبکہ نام عیمر بن عامر ہڈی تھا کہ وہ صلح حدیبیہ میں جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس میں اتنی بارش ہوئی کہ لوگوں کے جوتے کے تلے ہی زمین بیگ ہو گئی تو آپ صراہ شفقت
 ترجمہ سب لوگوں کو یہ حکم دیا کہ سب لوگ اپنی اپنی فرودگاہ ہی میں نماز پڑھ لیں۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثاني في الوقت والنداء

دوسری فصل

نماز جمعہ کے وقت اور اذان کے بیان میں

(۱) **رَأَى أَنَسُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ الْجُمُعَةَ حِينَ يَمِيلُ الشَّمْسُ خُرْجَةً الْبُكَارِيِّ وَ**
أَبُو دَاوُدَ وَالتَّوْمِينِيُّ وَفِي أُخْرَى لِلْبُكَارِيِّ كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَدْلَا لِقُرْدٍ بَكَرَ الصَّلَاةَ وَفَإِذَا انْصَلَبَ الْحَيُّ
أَبُو دَاوُدَ وَالتَّوْمِينِيُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب تک
 ڈھل جاتا تھا بخاری اسکے راوی ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ سخت سردی کے زمانہ میں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سویر نماز پڑھ لیتے تھے اور سخت گرمی کے زمانہ میں تاخیر فرماتے تھے یعنی نماز جمعہ میں۔
 (۲) **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَصِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ لَمْ نَكُنْ الْقَائِلُ الْخُرْجَةَ الْبُكَارِيَّةَ**
الْأَلْسَانِيَّةَ وَفِي أُخْرَى مَا أَكُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَسْتَدْلِي إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَفِي أُخْرَى لِلْبُكَارِيِّ وَالزَّوْمِينِيِّ عَنْ سَكْمَةَ بْنِ
الْأَكْبَرِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ الْهَدَلِيِّ أَنَّهُ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانَ الْجُمُعَةِ
 علیہ السلام کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے تو پھر اسکے بعد قیلو کہ ہوتا تھا یہ بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ہم
 لوگ جمعہ کی نماز کے بعد ہی قیلو کہ کرتے تھے اور صبح کا کہا نا ہی کہاتے تھے اور بخاری نے مذکور کی ایک روایت میں جو سلمہ
 بن کوعم سے مروی ہے مذکور ہے کہ پھر ہم لوگ نماز جمعہ پڑھ کر واپس ہوئے تو کہ دیوروں کا سایہ نہ ہوتا تھا جسے سایہ میں ہم چلتے۔

(۳) **وَعَنْ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ الشَّاذِلِيُّ يَقُولُ أَوَّلُهُ إِذَا اجْلَسَ إِلَى مَا عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ الْهَدَلِيِّ أَنَّهُ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانَ الْجُمُعَةِ
 اخراجہ الحسنہ کے ساتھ ترجمہ شایب بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر
 رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام خطبہ پڑھنے کو ایسے منبر پر بیٹھتا تھا (اور دوسری

اذان اور عرصہ کے زمانہ میں جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام خطبہ پڑھنے کو ایسے منبر پر بیٹھتا تھا (اور دوسری
 اذان پہلے پڑھتے تھے یہی پڑھ لیتے تھے قیلو کہ دوسرے وقت ہوتی ہے کہتے ہیں سے یعنی دوا پر سوچے سایہ اترتا تھا غرض کہ اذان پہلے پڑھتا تھا

یہ پڑھتے ہو تو آپ کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور آپ کی اور ہمدردی ہی رہا ہے۔
 سے شکر سے ڈرنے والے ہو جو صبح شام کو کہنے والا ہو اور فرماتے ہو کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجا گیا ہوں اور آپ
 میں اور یہی کہ انکھوں کو ملا دیتے تھے اور آپ فرماتے ہو انا بعد سے اچھی بات خدا کی کتاب ہو اور سب سے اچھا طریق
 یہ کا طریق ہے اور سب سے بڑی بات وہ نبی بات ہے جو دین میں نکالی جائے اور ہر ایک بدعت گمراہی ہے یہ آپ نے فرمایا
 میں ہر ایک مسلمان کا اسکی جان سے بڑھ کر دوست ہوں پس جو شخص مال چھوڑ کر مر جائے وہ اسکے وارثوں کا ہے
 اور جو شخص قرض دیا یا لے کر چھوڑ کر مر جائے تو اسکی ادائیگی اور پرورش میرے ذمہ ہے مسلم نسائی اسکے راوی ہیں
 (۳) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ الْقَوْمُ لِيَسْتَعِينَهُ وَتَسْتَعِينَهُ
 وَتَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
 فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يُعْصِمْ فَإِنَّهُ لَا يَضِلُّ وَلَا يَضِلُّ اللَّهُ شَيْئًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَاوُدَ وَإِذَا أَتَاهُ الْقَوْمُ يَوْمَ
 الْجُمُعَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ نَزَّهَهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَسْعُودٍ رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خُطِبَ بِرَبِّتِهِ تَبَوُّؤُهَا
 أَتَاهُ الْقَوْمُ لِيَسْتَعِينَهُ وَتَسْتَعِينَهُ وَتَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا
 هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ
 السَّاعَةِ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يُعْصِمْ فَإِنَّهُ لَا يَضِلُّ وَلَا يَضِلُّ اللَّهُ شَيْئًا رَأْسُ تَرْغِيفِ خُذَا
 ہی کے لیے ہے ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں اسی سے مغفرت چاہتے ہیں ہم اپنے نفس کی راہوں کو پناہ مانگتے ہیں جب کو خدا ہدایت
 کرے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جب کو خدا گمراہ کرے اسکی کوئی ہدایت نہیں کر سکتا میں گواہی دیتا ہوں کہ بغیر خدا کے
 کوئی برحق معبود نہیں ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں جب کو خدا نے سچا پیغمبر بنا کر قیامت سے پہلے خوشخبری دی تو والا اور درانیا
 بھیجی جس شخص نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی اُسے سید ہی اہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی تو وہ اپنا ہی نقصان کر لیا
 خدا کو کچھ نقصان نہیں پہونچا سکے گا ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ جب آپ جموع کے
 دن خطبہ پڑھتے ہو اور وہی حدیث بیان کی جو ابھی گزری۔
 (۴) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدًا وَحُطْبَتُهُ قَصْدًا أَحْسَنَ جَهْدٍ
 أَحْسَنُ إِلَّا الْخَارِئُ الْقَصْدُ الْعَدْلُ السَّوَاءُ تَرْجَمَهُ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ وَرَوَى عَنْهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَسْعُودٍ رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ
 اوسط درجہ کی تھی اور آپ کا خطبہ بھی اوسط درجہ کا تھا بجز بخاری کے یا بخون اسکے راوی ہیں۔
 (۵) **وَعَنْ** ابْنِ أَبِي بَرْزَاءٍ قَالَ قَالَ خُطْبَتَا عُمَرَ كَانَتْ قَوِيَّةً وَكَانَتْ قَلْبًا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ كَلَعْتَ وَأَوْجَرْتَ
 فَلَوْ كُنْتَ سَقَمْتَ فَقَالَ إِنَّ سَمْعَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طَوْلَ صَلَوةِ الْخَيْرِ قَصْرُ حُطْبَتَيْهِ
 مِثْلَةُ بَعْرِ الدِّمِّ وَكَرَّ الْبَيَاءِ مِثْلُ مِثْلَةٍ وَكَانَ مُسْتَدَدًا أَيْ عَلَامَةً مِنْ فَيْضِهِ الرَّجُلُ تَرْجَمَهُ ابْنُ أَبِي بَرْزَاءٍ رَوَى عَنْهُ ابْنُ مَسْعُودٍ
 کہتے ہیں کہ عمار رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا تو انہوں نے بہت ہی تھرا و بیخ خطبہ پڑھا جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے اُسے کہا کہ اے ابو الیقظان آپ نے
 بہت ہی مبلغ اور مختصر خطبہ پڑھا کاش کہ آپ خطبہ لمبا کرتے تو عمار رضی اللہ عنہ کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ
 فرماتے ہو کہ کسی شخص کا طویل نماز پڑھنا اور مختصر خطبہ پڑھنا اسکے دین میں سمجھا دینے کی علامت ہے پس تم لوگ خطبہ مختصر
 پڑھا کرو اور نماز طویل پڑھا کرو۔ مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

اذان تکبیر) پر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کا زمانہ آیا اور
 بڑا دوی اور بیہ (تیسری اذان پہلے پہل بمقام) زوراً کہی گئی پھر

الفصل الثالث فی الخطب

تیسری فصل

خطبہ اور اسکے متعلق امور کے

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْمُؤَذِّنُ لِقَوْلِهِمْ يُخْطَبُ ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُولُ لِلنَّاسِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ الْخَطْبَيْنِ قَائِمًا وَابْنُ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ السَّبِيحَ وَعَبَا لَوْحَيْنِ بَنِي أُمٍّ يَخْطُبُ مَقَامًا وَاللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَحَارَةَ أَوْ لَهَا أَوْ لَهَا
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبہ پڑھتے تھے جب آپ ممبر پر چڑھتے
 قیام ہوا اسکے بعد آپ کھڑے ہو جاتے تھے پھر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھتے
 تھے یا بچوں کی راوی میں اور یہ ابو داؤد کے الفاظ ہیں اور نسائی
 ہو کر دو خطبہ پڑھتے تھے اور دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھ کر دونوں
 جو کعب بن عجرہ مروی ہے مذکور ہو کہ کعب بن عجرہ مسجد میں آئے
 اوہوں نے کہا کہ اس حدیث کو دیکھو کہ بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھا ہے
 وَالْقَضَاءُ لَهَا وَتَرَكُوا قَائِمًا رَجَبُ لَوْ كَوْنِي تِجَارَتِ يَا كَيْسَلُ يَكْتُمُ مِنْ تِ
 (۲) وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ زُوَيْبَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقَصِيدَةَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرَى
 الْمَسْبُوحَةَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ ثُمَّ رَجَعَهُ عُمَارَةُ بْنُ زُوَيْبَةَ
 دونوں ہاتھ اوٹھا کر ہو کر سب خطبہ پڑھ رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ خدایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ بیٹھا ہوا ہے اس سے بڑھ
 انکی سے اشارہ کر کے بتلایا۔ بجز بخاری کے یا بچوں اسکے راوی
 (۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 كَانَهُ مُسَدَّنَ رَجُلًا يَقُولُ صَبَحَكُمْ وَمَسَاءَكُمْ وَيَقُولُ بَعَثْتُكُمْ أَنَا
 أَوْ سَطِي وَقَوْلُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَ
 الْأَمْرُ بِمُحَمَّدٍ تَأْتِيهَا وَكُلُّ يَدٍ عَنَّا صَلَاحٌ لَكُمْ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَوَّلُ
 مَا كُنْتُمْ دُنَا وَخَلَاءُ مَا كُنْتُمْ دُنَا ثُمَّ يَخْرُجُ مُسَدَّنًا وَالنَّاسُ يَدْعُونَ

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا غَسَلَ أَحَدُكُمْ تَوَضُّعًا لِمَجْمَعَةٍ
 مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَوَى عَنْهُ رُوَيْدُ بْنُ مَرْثَدٍ
 (۱) وَأَوْفَدَ أَوْفَدَ تَرَجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رُوَيْدِ بْنِ مَرْثَدٍ
 مِمَّنْ قَاتَمَ كَيْفَ كَانَتْ بِلَدِهِمْ الْقَيْسُ بْنُ سَجْدَةَ كَيْفَ كَانَتْ بِلَدُهُمْ
 بَنِي هِنَ -

سَافِرٌ فِيهِ ثَلَاثَةُ فُصُولٍ

بَنِي تَيْنِ فَصْلَيْنِ هِنَ

الْقَصْرِ

بَنِي تَيْنِ هِنَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَخَمْسَةً يَوْمًا مَكَّةَ
 سَنَةً تَرَجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رُوَيْدِ بْنِ مَرْثَدٍ كَيْفَ كَانَتْ بِلَدُهُمْ
 نَ غَازِطٌ هِي وَأَرْبَعٌ مَكَّةَ جَاءَ لِي كَيْفَ كَانَتْ بِلَدُهُمْ
 نَ اسْكُ رَوَى هِنَ -
 وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةً ثَلَاثَةَ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةً وَأَرْبَعَةً
 نَبِي هِنَ رَوَى هِنَ كَيْفَ كَانَتْ بِلَدُهُمْ تَرَجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رُوَيْدِ بْنِ مَرْثَدٍ
 يَلِ يَتَيْنِ فَرَسُ مَسَافَتِ هِنَ كَرْتِ تَوْتِ دَوْرُ كَعْتِ پُرْتِ تَهْتِ -

بَنِي تَيْنِ هِنَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْصِرُ الصَّلَاةَ فِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ
 مَكَّةَ وَجَدَهُ قَالَ مَا لَكَ وَذَلِكَ أَرْبَعَةٌ يَوْمًا لِمَجْمَعَةٍ يَوْمًا
 نَبِي مَالِكِ رَوَى هِنَ كَيْفَ كَانَتْ بِلَدُهُمْ تَرَجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رُوَيْدِ بْنِ مَرْثَدٍ
 طَائِفِ كَوَابِينِ هِي وَأَرْبَعٌ مَسَافَتِ هِنَ خَتْنِي مَسَافَتِ مَكَّةَ وَخَسْفَانِ

ی کی روایت بیابکی جو حالانکہ وہ وادہ ہی اسکو راوی ہیں ۱۲ لکھ کہ کب قصر کرنا چاہو ۱۲ لکھ یعنی
 جب تین میل یا تین فرسخ کا سفر کرتے ۱۲ وقت قصر کرنے سے سفر تین میل کا ہوتا ہو

جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں یہاں سے گاوہ دوزخ کا پل بنایا جائیگا (لوگ اسی سر دوزخ سے عبور کریں گے۔

(۲) **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقِيمَنَّ أَحَدٌ كُفْرًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَخْلُفُ إِلَى الْمَقْعَدِ بِهِ فَيَقْعُدُ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ أَفْتَحُوا أَخْرَجَهُ مُسْلِمًا** ترجمہ جابر کہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بہائی مسلمان کو جمعہ کے دن (اسکی جگہ پر) نہ اٹھائے (اس غرض سے کہ) یہی شخص اسکی نشستگاہ میں جائے اور وہاں بیٹھ جائے لیکن جب جگہ تنگ ہو تو یہ کہہ دے کہ جگہ تنگ ہے اور یہ کہہ دے کہ جگہ تنگ ہے۔

(۳) **وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرَهُمْ الْأَوَّلَ الْبُحْلُ مَنْ تَجَلَّسَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ قِيلَ لَنَا فِيهِ فَاِجْمَعُوا قَالَ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ** ترجمہ ثابٹ کہ روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کسی کو اسکی نشستگاہ سے اٹھا کر اسکی جگہ خود بیٹھ جائے نافع سے دریافت کیا گیا کہ یہ (حماقت خاص) جمعہ میں یا انہوں نے کہا کہ جمعہ اور غیر جمعہ (سب مجلس) میں ہے شیخان اسے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَوَافِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْأَمَامِ يُحْطَبُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ** ترجمہ معاذ بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن ایسے موقع پر کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو احتیاط سے منع فرمایا۔ ابو داؤد ترمذی اسے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحِبُّونَ وَالْأَمَامِ يُحْطَبُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ** ترجمہ شہادین اوس سے روایت ہے کہ میں نے معاویہ کے ساتھ بیت المقدس گیا تو وہاں انہوں نے ہر جمعہ کی نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ مسجد میں جتنے اشخاص ہیں ان میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں اور وہ بیت المقدس میں بیٹھے ہوئے ہیں اور امام خطبہ پڑھ رہا ہے ابو داؤد اسے راوی ہیں۔

(۶) **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَلْوِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَخْرَجَهُ تِرْمِذِي** ترجمہ عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل حلقہ باندھ کر بیٹھے ہوئے منع فرمایا رزین اسے راوی ہیں۔

(۷) **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اسْتَوِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوا أَقْبَمَهُ ذَا ابْنُ مَسْعُودٍ وَهُوَ بَابُ الْمَسْجِدِ فَمَكَسَ فَمَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَى يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ سَعُودَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ** ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر پر اچھی طرح بیٹھ گئے اور آپ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ تم سب بیٹھ جاؤ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کا یہ ارشاد سُن لیا اور وہ مسجد کے دروازہ میں پہنچے تو وہیں بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن مسعود یہاں آؤ۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

۱۱ احتیاط یہ ہے کہ اگر وہ بیٹھ کر زمین سے اٹھ کر دوڑ دوڑ کر گھر کے باغ میں حلقہ کر کے بیٹھ جائے یا کسی کپڑے سے بیٹھ لے اور دوڑ دوڑ کر رانوں کو پیٹ کی طرف کر کے باندھ لے جیسا کہ اہل عرب کر کے اپنی سنت ہیں ایک قسم کا ٹیکہ ہوتا ہے جس سے انسان کو آرام ملتا ہے اور منید آنے لگتی ہے اس وقت خطبہ کے موقع پر ایسی نشست کر آپ نے منع فرمایا ورنہ احوال اوقات میں جائز بلکہ سنت ہے ۱۲ مترجم کہتا ہے کہ انہیں الفاظ اسی روایت سے ابو داؤد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے ہاں اتنا البتہ فرق ہے کہ انہوں نے اور دو میں بائیں اس سے زیادہ بیان کی ہیں مگر لا محضہ علی ناظر یہ ۱۳

(۱۰) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَهُوَ يُعَدُّ ابْنَ عُمَرَ عَمْرًا
عَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ثُمَّ رَأَى عُمَرَانُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْأَعْلَامِ صَلَّى أَرْبَعًا
وَأَلْفًا صَلَّى وَبَعْدَهُ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانُ وَالْمُسْلِمُونَ تَرْجُمَهُ ابْنُ عُمَرَ سَعْدَ رَأْيِهِمْ وَهُوَ كَقَبْتِهِ مِنْ رَسُولِ
الهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَنَةِ بَيْنَ دُورِ رَكْعَتَيْنِ نَارِ بَابِي (دو ہی رکعت پڑھائی) اور ابو بکر کے بعد
عمر نے (دو رکعت پڑھائی) اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی ابتدائی خلافت میں (دو ہی رکعت پڑھائی) پھر عثمان نے اسکے بعد چار
رکعت پڑھائی تو ابن عمر جب امام کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو چار رکعت پڑھتے تھے اور جب تنہا نماز پڑھتے تھے تو دو ہی
رکعت پڑھتے۔ شیخین اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۱۱) **وَعَنْ** عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ أَخَذَ الْأَمْوَالَ بِالْقَالِصِ وَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا صَلَاتَهُ أَرْبَعًا ثُمَّ أَخَذَ الْأَمْوَالَ
بَعْدَ أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ لِمَا صَلَّى أَرْبَعًا جَلَّ لَا عَرَابَ لَكُمْ كَذِبًا وَأَعْلَمُ فِيهِ فَصْلٌ بِالنَّاسِ أَرْبَعًا
يَعْلَمُونَ أَنَّ الصَّلَاةَ أَرْبَعٌ كَرَفَى أَخْرَجَهُ اللَّهُ كَبْهَمَ عَلَى كَامَرَةٍ بَعْدَ الْحَجِّ وَالْحَجَّ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ لَوْلَا صَلَاتِي أَرْبَعًا فَقُلْتُ
لَمْ يَكُنْ عَلَى عُمَرَ ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ الْخِلَافَةُ شَرًّا لِي جَمَاعَةُ الْعُرَمِ وَالْيَتِيمَةُ عَلَى الشَّيْخِ تَرْجُمَهُ عُمَرَانُ فَسُئِلَ
سَبَّهَ كَبْهَمَ ابْنُونَ فِي (مقام) طائف میں مال بے کیا اور دین قیام کا ارادہ کیا تو انہوں نے سننے میں چار رکعت نماز پڑھائی
پھر لٹکے بعد اماموں نے یہی طریقہ اختیار کیا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان نے
اسوجہ سے چار رکعت نماز پڑھائی کہ اس سال دیہاتی لوگ بکثرت آئے تھے تو انہوں نے لوگوں کو چار رکعت نماز پڑھائی
..... تاکہ ان کو سکھایا کہ دراصل نماز چار رکعت ہے اور
ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کے بعد قامت کی نیت کر لی تھی (اسوجہ سے چار رکعت پڑھائی) اور
ابو داؤد ہی کی ایک روایت میں جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ ابن مسعود نے چار رکعت نماز پڑھی تو ان سے
دریافت کیا گیا کہ آپ نے تو عثمان پر چار رکعت پڑھنے کی وجہ سے اعتراض و طعن کیا تھا پھر آپ ہی نے اب چار رکعت پڑھی
تو انہوں نے کہا کہ اختلاف ایک شر اور فاسد ہے اگرچہ کسی شیئی پر نیت اور قصد کرنا۔

(۱۲) **وَعَنْ** عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ أَخَذَ الْأَمْوَالَ بِالْقَالِصِ وَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا صَلَاتَهُ أَرْبَعًا ثُمَّ أَخَذَ الْأَمْوَالَ
سَفَرًا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانُ وَالْمُسْلِمُونَ تَرْجُمَهُ ابْنُ عُمَرَ سَعْدَ رَأْيِهِمْ وَهُوَ كَقَبْتِهِ مِنْ رَسُولِ
الهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَنَةِ بَيْنَ دُورِ رَكْعَتَيْنِ نَارِ بَابِي (دو ہی رکعت پڑھائی) اور
جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے مکہ والو تم اپنی نماز پوری (چار رکعت) پڑھ لو اس لیے کہ ہم تو مسافر قوم ہیں (اور
تم سقیم ہو) مالک اس کے راوی ہیں۔

الفصل الثاني في الجمع بين الصلوتين

دوسری فصل

دو نمازوں کے جمع کرنے کے بیان میں

(۱) **وَعَنْ** النَّبِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزْغِ الشَّمْسُ أَخْرَجَ الظُّلْمَ وَالْفَجْرَ
الْعَصِيْبَةَ يَزِيلُ فِيهَا مَبْنِيَّهَا وَرَأَى نَافِثَتِ الشَّمْسِ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ صَلَاتُهُمْ أَرْحَلَ دَفِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا ارْتَحَلَ
الْحَجَّارَ رَكْعَتَيْنِ بَابِي

[illegible]

(۳) وَعَنْ قَاضِيهِ قَالَ كَانَ أَبُو عَمْرٍو يَرَى وَلَدَهُ عَبْدَ اللَّهِ يَتَنَقَّلُ فِي الشَّوْرِ فَلَا يَنْتَهِئُ عَنْ حَرْبِ الْإِسْلَامِ تَرْجُمَةً نَفْعًا
روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ ابن عمر اپنے بیٹے عبداللہ کو سفر میں نفل پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے اور انہیں نکار نہیں کرتے تھے (یعنی ان پر اعتراض نہیں کرتے تھے) مالک اس کے راوی ہیں۔

(۴۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فُتِنْتُ فَلَا بَأْسَ بِي أَنْتَ وَالْحَقُّ يَأْذُنُكَ اللَّهُ فَصَدَّقْتُ وَأَفْطَرْتُ وَصُمْتُ قَالَ أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ وَمَا عَابَ عَلَيْكَ أَخُوخَةُ النَّسَائِيِّ مُرْجِيَّةٌ

سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دین سے عمر کرنے کے (کے ارادہ سے کہ) جلی بیعت کے جب میں کہہ بیوگم گئی تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں باپ پر قربان میں نے نماز میں قصر ہی کیا اور پوری ہی پڑھی اور افطار ہی کیا اور روزے ہی رکھے آپ نے فرمایا اے عائشہ تم نے اچھا کیا اور آپ نے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔ نسائی اس کے راوی ہیں۔

بَابُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب

خوف کی نماز کے بیان میں

[illegible]

۱۵ جن کے ساتھ آپ نے ایک رکعت نماز پڑھی تھی ۱۲۵ اس صورت میں سلام میں سب شریک رہے ۱۲۔

(۱۵) وَحَنُّ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَوْمًا إِذَا قَامَ فَعَامُوا يَهْلِكُونَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ مَعَاذَ ذَلِكَ فِي صَلَواتِهِ الصَّيِّغَةِ - أَخْرَجَهُ قَالَ أَبُو جَرْمَةَ أَبُو سَلَمَةَ وَرَوَيْتُ بِرُوحٍ مَكَتَ بِرُوحٍ ابْنِ أَبِي قُرَيْبٍ فِي تَجْسِيسِي بِهِ (مسند)
 پڑھنے پڑھنے ہو گئے تھے میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ کیا (دونوں نمازیں اکٹھی پڑھتے ہو)
 کیا دونوں نمازیں اکٹھی پڑھتے ہو اور صحیح کی نماز کا واقعہ ہے - مالک سے راوی ہیں -

(۱۷) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَإِنَّهُ رَكَعَتَا الْفَجْرِ فَمَضَاهُمَا أَبْعَدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ أُخْرَجَهُمَا فَالَّذِي بَلَغَا - ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انکی صبح کی دو رکعت سنت قضا ہو گئی تھی تو انہوں نے آفتاب نکلنے کے بعد دو نو رکعت پڑھ لی۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

ظہر کی سنتوں کا بیان۔

(۲) وَعَنْ أُخْبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ بِرَأْسِهِ أَوْ بَدَنِهِ مِنْ عِلْمٍ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَتَعْبَهُهَا أَرْبَعًا حَقَّقَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ حَتَّى يَصْعَدَ إِلَى السَّمَاءِ فِي رِدَائِهِ مَنْ حَافِظٌ عَلَى أَرْبَعٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَقَّقَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ مَنْ جَمَعَ رُبْتَ
کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ظہر کے قبل چار رکعت سنت اور ظہر کے بعد چار رکعت مستدر ثانیے تو خدا تعالیٰ اس کو دوزخ پر لے کر آئے گا۔
اور ایک صحابی بن اسکے راوی ہیں - اور ایک روایت میں ہے کہ آدمی اپنے فرمایا کہ جو شخص ظہر کے قبل چار رکعت سنت اور ظہر کے بعد چار رکعت
سنت کی حفاظت اور نگہداشت کریگا تو خدا تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِمِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رُبَّ رُكْعَةٍ بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَيُؤْتَلُّ فِيهَا آيَاتُ السَّمَاءِ وَاجِبٌ أَنْ يَقْضَى لِمَنْ قَامَ عَلَيْهَا رُكْعَةً أُخْرَى أَوْ جِزْءُهَا إِنْ فُتِيَ

۱۲۷۰ھ کو آپ نے فرض کے وقت مسنت پڑھنے کو اس طر ف سے منع فرمایا ۱۲۷۱ھ میں ہی آپ نے فرض کے وقت سنت پڑھنے سے منع فرمایا ۱۲۷۲ھ میں بھی اس شخص نے ہی دو فرض میں نہیں پڑھا ۱۲۷۳ھ میں بھی بدستہ بالا التزام پڑا کہ اگرچہ ۱۲۷۴ھ میں پوری چار رکعت کے بعد سلام پڑھے ۱۲۔

صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَثُرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ
وَكَانَ بَرَاءُ النَّصْلَةِ كَمَا قَدِمَ بِأَتَمِّهَا وَلَمْ يَنْهَ الْأَخْرَجَ مُسْلِمًا - ترجمہ مختار بن فلفل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد فلفل پڑھنے کے بارہ بی بی دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ عصر کے بعد نماز پڑھنے والے کو
ماہمہ پر مارتے تھے اور ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانہ میں غروبِ قناب کو بعد نماز مغرب کے قبل دو رکعت پڑھا
کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکویہ دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے تو نہ بکویہ کے پڑھنے کا حکم دیتے ہوا اور
نہ اس کے پڑھنے سے بکویہ فرماتے تھے۔ اس کے راوی ہیں۔

رَابِعَةُ الْمَغْرِبِ

مغرب کی سنتوں کا بیان

(۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ إِذَا أَذِنَ الْمُؤَذِّنُ لَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَامَ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُونَ رُكْعَتِي الشُّوَارِحِي حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذَلِكَ يَصَلُّونَ
رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتَّسَاوِي وَكَذَا مُسْلِمٌ حَتَّى إِذَا رُكْعَتِ الْمَغْرِبِ
لَيْدَنَ حُلِّ الْمَسْجِدِ فَحَسْبُكَ الصَّلَاةُ قَدْ صَلَّيْتَ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا - ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب فذان نماز
مغرب کی اذان دینا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ بہتے ہوئے اور وہ کہہ رہے ہوتے ہوا دو رکعت کرتے تو ان کی آڑ میں آجاتے تو
یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوتے اور وہ لوگ یہیں آتے اور قبل مغرب کو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور شیخین اور نسائی اس کے
راوی ہیں۔ اور سلم نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ لوگ اس کثرت سے یہ دو رکعت پڑھتے تھے کہ اگر کوئی مسافر شخص مسجد میں آتا تو وہ بخیال
کرتا کہ (فرمن) نماز ہو چکی (اور لوگ مغرب کی بعد کی دو رکعت سنت پڑھ رہے ہیں)

(۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ
الْمَغْرِبِ رُكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ حَشِيَّةً أَوْ يَتَّبِعَنَّ هَا النَّاسُ سُنَّةَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي ذَرٍّ وَهَذَا اللَّفْظُ فِي الْخُرُوجِ لِلشَّيْخَيْنِ قَالَ
صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ فِي الْبَابِ لِمَنْ شَاءَ يَتَّبِعَنَّ هَا النَّاسُ سُنَّةَ - ترجمہ عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز مغرب کے قبل دو رکعت پڑھا کرو پھر آپ نے فرمایا کہ نماز مغرب کو قبل دو رکعت پڑھا کر جس کی چاہ ہو
خوف کہ لوگ اس کو سنت قرار دیدیں۔ ابوداؤد نے انہیں الفاظ سے روایت کی ہے۔ اور شیخین کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز
مغرب کو قبل دو رکعت پڑھا کرو پھر آپ نے فرمایا جس کی چاہ ہو۔ اس خیال سے کہ لوگ کہیں سنت نہ قرار دیدیں۔

(۳) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي ذَرٍّ وَهَذَا
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ آپ کو گھر میں مغرب کو بعد دو رکعت سنت
پڑھتی ترمذی اس کے راوی ہیں اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۴) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ كُنْزِ الْمَغْرِبِ قَلْبًا فَصَلُّوا صَلَوَاتَهُمْ ذَاهِمٌ
يَسْتَعِينُونَ بَعْدَ هَا فَقَالَ هَلْ فِي صَلَاةِ الْبُيُوتِ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي ذَرٍّ وَهَذَا اللَّفْظُ فِي الْبُيُوتِ
أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي ذَرٍّ وَالتَّسَاوِي - ترجمہ کعب بن خزيمة سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبد اللہ کے مسجد
میں مغرب کی نماز پڑھائی تو جب لوگ نماز پڑھ چکے تو آپ نے دیکھا کہ لوگ مغرب کو بعد فضل سنت پڑھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ لوگو! میں نے
پڑھنے کی نماز کو گھر میں پڑھنی چاہیے، ابوداؤد نسائی اس کے راوی ہیں۔ اور نسائی کو الفاظ یہ ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو لازم ہے
کہ یہ نماز گھر میں پڑھا کرو۔

لَا يَخْفَى عَنْكُمْ أَنَّ هَذِهِ السُّنَنَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِمْ وَفِي بَيْتِ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ فِي مَسْجِدِهِمْ وَفِي بَيْتِ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ فِي مَسْجِدِهِمْ وَفِي بَيْتِ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ فِي مَسْجِدِهِمْ

(۴) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَوَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتِلْكَ الْحَوَالِي أَحْسَنُ الْأَتَقَانِي وَمَا لَيْتَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ جَعَلُوا آخِرَ صَلَوَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتِلْكَ حَمْدُ بِنْتِ عُمَرُ سَ مِنْ رِوَايَةِ مَنْ كَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَكُنْ تَمُّ ابْنِي رَأَتْ كُنْ نَارِزِمِينَ آخِرِي نَارِزِمِينَ كَوْفَرِدُو - بِجَزْمِ زَيْنِيِّ كَيْ بِأَجُونِ اسْكِي رَاوِي هِين - اَوْرَاكُلُ

وہ ایک ہی رکعت وتر پڑھتا ہے۔ ابو داؤد نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور یہ ابو داؤد کے الفاظ ہیں۔
(۷) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةٍ فَلَمَّا كَبَّرَ وَصَلَتْ أَوْ تَرَى سَمِعَ أَخْبَرَ الْوُتْرَ
وَالْمَسَامَةَ وَكَأَنَّ التَّوَمِينَ فَقَالَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دَاوُدَ هُمْ مَعْنَى مَا يُؤَيَّ أَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةٍ أَنَّهُ
كَانَ يُجْعِلُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ رُكْعَةً ثُمَّ لَوْ تَرَى فَاسْتَبَدَّتْ صَلَوةُ اللَّيْلِ إِلَى الْوُتْرِ - ترجمہ اس سلسلہ سے روایت ہو
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑھتے تھے پھر جب آپ بوڑھے اور ضعیف ہو گئے تب آپ سات
رکعت وتر پڑھنے لگے۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا کہ ترمذی بن ابراہیم نے کہا کہ میرا
روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑھتے تھے اسکا مطلب یہ کہ آپ دن کو تہجد کی نماز وتر سمیت تیرہ رکعت
پڑھتے تھے نہرات کہ نماز تہجد وتر کی جانب منسوب کر دی گئی۔

(۸) وَلَوْ أَنَّ عِبَادَ النَّارِ لَكُنُوا يَعْلَمُونَ قَالَ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْلَمُونَ قَالَ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْلَمُونَ قَالَ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْلَمُونَ قَالَ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْلَمُونَ

۱۱۔ اپنے وز سب سے اجنبی میں ہڑ مارو۔

(۴۴) وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَمْرٍو إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ فَقَدَّمَ فَصَلَّى وَكَتَبَتَيْنِ ثُمَّ بَقِيَ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا فَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى وَكَتَبَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ - ترجمہ عطاء سے روایت ہو کہتے ہیں کہ ابن عمر جب مکہ میں نماز جمعہ پڑھتے تھے تو بعد نماز جمعہ اپنی جگہ پر جہاں فرض پڑھتے تھے (اگے بڑھ جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے تھے) پھر اس جگہ سے ہی اور اگے بڑھ جاتے تھے اور چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور جب مدینہ میں ہوتے تو نماز جمعہ پڑھ کر اگے بڑھ جاتے تھے اور دو رکعت گہر میں پڑھتے تھے مسجد میں (سنت) نہیں پڑھتے تھے تو اس بارہ میں ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویسا ہی کیا کرتے تھے۔ ابو داؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں۔

الفصل لثانی فی صلوٰۃ الوتر

دوسری فصل

نماز وتر کے بیان میں۔

(۱) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا قَالُوا لَكُنَّا لِمَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ - ترجمہ بريدہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر حق (لازم) ہے پس جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہو گیا آپ نے میں بار فرمایا۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَوْ تَرَيْتُ كَصَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَجَّهَ الْحُجُبِ الْوُتْرَ فَأَوْزِدُوا أَيُّهَا أَهْلُ الْقُرْآنِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ - ترجمہ علی سے روایت ہو کہ کہتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح فرض اور حتمی نہیں ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ وتر دھاق (ہے) وتر کو عزیز رکھتا ہے تو اسے قرآن (پر ایمان لانے) والو وتر پڑھا کرو صحابہ سنیں اس کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ أَنَسٍ مَخْزُومٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يَكُنَّى عَلِيًّا كَانَ يَسْمَعُ رَجُلًا يَأْتِيهِ السَّامِعُ كُنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوُتْرُ وَاجِبٌ قَالَ الْكِنَانِيُّ تَسَاءَلْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى الْعِبَادِ فَكَيْفَ جَاءَ بِهِمْ وَلَمْ يُفْعِلْ مِنْهُمْ شَيْئًا اسْتَحْفَافًا لِحَقِّهِمْ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَكُنْ خَلْفَهُ الْحُجَّةُ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ سَاعِدَ عَنْهُ فَإِنْ سَاءَ أَدْخَلَهُ الْحُجَّةَ أَحْبَبَ إِلَا رُبْعَ الْوُتْرَيْنِ الْوُتْرَيْنِ هَذَا آمِنْ الْإِنصَارَ لَهُ فَصَلِّ وَفِي عِبَادَةِ فَيَكُنْ بَأَبَا مُحَمَّدٍ أَحَى أَخْطَاؤًا يَحْذَرُ أَنْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَحْبَابِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو کہ قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے جسکو محمدی کہتے ہیں تمام میں ایک شخص سے جس کی کنیت ابو محمد تھی یہ سنا کہ (فرض) ہر کئی کا بیان ہو کہ ہر حج عبادہ بن صامت سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ابو محمد نے غلط بیان کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ پانچ نمازیں ہیں جو خدا نے بنو عبدمنہ پر فرض کی ہیں پس جو شخص ان کو ادا کر گیا اور انکو حقیر سمجھ کر ضائع اور ناسخ نہیں کر گیا تو اس کے لیے خدا کے نزدیک یہ عہد اور پیمان ہو کہ خدا تعالیٰ ضرور اسکو جنت میں داخل فرمائے گا اور جو شخص ان کو نہ ادا کر گیا تو اس کے لیے خدا کے نزدیک کوئی عہد و پیمان نہیں ہو اگر خدا چاہے اسکو عذاب دیوے اور اگر چاہے اسکو جنت میں داخل فرمائے مگر ترمذی کے

یعنی ہمارے تابعداروں سے نہیں ہے ۱۶ صفحہ پر ہیں آپ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ بیان فرمائی اگر وتر فرض ہوتا تو آپ ضرور بیان فرمائی

(۱۹) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي وَشْرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ خَطَايَاكَ وَمِنْ عَافَايَاكَ مِنْ عَقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِيَنَّ تَنَاءُ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ أَخْرَجَهُ أَهْلُ الْإِسْلَامِ تَرْجُومَهُ عَلَى رَأْسِهِ رَوَايَتُ يَرْوَاهُ كَثِيرٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ وَثْرِينَ يَرُدُّ عَابِطُ حَبَّةٍ تَبْرَأُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ خَطَايَاكَ وَمِنْ عَافَايَاكَ مِنْ عَقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِيَنَّ تَنَاءُ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ - اصحاب بن اسكے راوی ہیں۔

الفصل الثالث في صلاة الليل.

تیسری فصل

رات کی نماز یعنی تہجد کے بیان میں۔

[illegible]

(۳) وعن ابن عمر بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قام بعشر آيات لم يكتب من الغافلين ومن قام بحاترة آية كتب من القانتين ومن قام بالآية كتب من المقنطين أخرجه أبو داود وله في أخرى عن عبد الله بن حبشي قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الأعمال أفضل قال طول القيام ترجمه ابن عمر بن عاص سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دن آیتیں (تہجد کی نماز میں) کہے ہو کر پڑھے گا وہ غفلت کرے والوں میں نہیں لکھا جائیگا اور جو شخص سو آیت (تہجد میں) کہے ہو کر پڑھے گا وہ فرمانبردار اور اطاعت گزاروں میں لکھا جائیگا اور جو شخص زار آیتیں (تہجد میں) کہے ہو کر پڑھے گا وہ بہت زیادہ ثواب جمع کرے والوں میں لکھا جائیگا۔ ابو داؤد اس کے راوی میں

تو دوسری گرہ کھل گئی پھر اگر ناز پڑی تو سب گرہیں کھل گئیں پھر وہ صبح کو خوش مزاج بپاشا اٹھتا ہے ورنہ نہایت عید
مزاج سے مست اٹھتا ہے۔ بجز ترمذی کی چینیوں اسکے راوی ہیں۔ قافیۃ الراۓین سے سر کا آخری حصہ مراد ہے اور سب سے شعر کا
قافیہ مبنی ہے اور بیان پورا سر مراد ہے تو بعض حصہ سے کل کی جانب اشارہ کیا ہے۔

(۸) **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ عَمَّا لَمْ يَكُنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ مَا ذَلَّ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ فَأَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ**
فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتْ رَجُلٌ بِأَلِ الشَّيْطَانِ فِي أَذُنِهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْطَانُ وَالنَّسَائِيُّ تَرْجِمَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَفَعَهُ رُفْعًا
بہ وہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک شخص نے ذکر کیا کیا اور کیا کیا کہ وہ شخص تار یا پھانک صبح ہو گئی اور نماز
کے لیے اٹھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا شخص ہے جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۹) **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامِينَ أَمْرًا يَكُونُ لَهُ صَلَوةٌ يَكْبَلُ فَحَلَّكَ عَلَيْهَا تَوَمُّمًا**
كَيْتَبَ لَكَ أَجْرَ صَلَوةٍ وَكَانَ تَوَمُّمًا عَلَيْهِ صَلَوةٌ فَأَخْرَجَهُ إِلَّا التَّوَمُّمَ فِي تَرْجِمِهِ حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ رسول صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمیشہ رات کو (تہجد کی نماز پڑھ کر) نا ہو پھر ایک شب اس پر نیند غالب جائے (اور اٹھ نہ سکے)
تو خدا تعالیٰ اس کو نماز کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کی نیند اس پر صدق ہوگی بجز ترمذی کے چاروں اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) **وَعَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ قَطْرَةُ اللَّهِ تَقَالِي مِنَ اللَّيْلِ فَمَا يَجْعَلُ النَّحْرَ حَتَّى يَفْرُغَ**
مِنْ جُزْءِهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجِمُهُ عَائِشَةُ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خدا تعالیٰ رات کو جو کچھ
بتاؤ آپ صبح ہوئے سے قبل ہی اپنے وظیفہ سے فارغ ہو جاتے تھے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) **وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَيْ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ**
إِلَّا أَتَمُّهُ قُلْتُ وَأَيُّ جَنِّينَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّادِخَ تَقْنِي ذَلِكَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ
إِلَّا التَّوَمُّمَ فِي تَرْجِمِهِ مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے دریافت کیا کہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو کونسا کام زیادہ پسند تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جو کام ہمیشہ کیا جائے میں نے کہا کہ آپ رات کو کس وقت اٹھا
کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ جب آپ مرغ کی بانگ کی آواز سننے سے اس وقت (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے تھے۔ بجز
ترمذی کے باقیوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) **وَعَنْ عَائِشَةَ كَرَفَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ**
عَشْرًا وَكَانَتْ رُتُوبًا تَسْبِيحًا وَكَانَتْ كَرَفَى الْجُزْءِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ دَكَّةً أَخْرَجَهُ الْمُسَنِّدُونَ وَهَذَا الْفَرْقُ مَسْنُونٌ
ابن ابی داؤد۔ ترمذی۔ عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رات کو (تہجد کی) رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
دس رکعت تھی اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور دو رکعت صبح کی (سنت) پڑھتے تھے تو یہ سب تیرہ رکعتیں ہیں چینیوں
اسکے راوی ہیں۔ اور یہ سلم اور ابو داؤد کے الفاظ ہیں۔

(۱۳) **وَعَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْبَلْ صَلَوةَ بَرٍّ كَمَنْ يَتَّقِي**
أَخْرَجَهُ الْمُسَنِّدُونَ وَأَبُو دَاوُدَ لَمْ يَكُنْ يَحْمِلُ بَعْدَ مَا نَأَى تَرْجِمَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَفَعَهُ رُفْعًا سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب کوئی شخص تم میں سے رات کو (تہجد کی نماز) پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو اس کو پہلے ہلکی دو رکعت سوائی نماز شروع کرنی چاہیے
مسلم۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور ابو داؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ پھر اس کے بعد یعنی لمبی چاہے پڑھے۔

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صحابہ کو رمضان میں نماز (تراویح) پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے
 انہیں کہتے کہ آپ کو نیک اور جو کچھ طور پر حکم دین تو آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ماہ رمضان میں (بقائمی) ایمان و حصول ثواب کو غرض نہ کرے
 پھر تو اس کے اگلا گناہ بخش دیتے جائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا اور یہی طریقہ جاری رہا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلافت
 میں اور حضرت عمر کے شروع خلافت کو زمانہ تک یہی طریقہ جاری رہا اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص شب قدر میں یا ان وجوہ حصول ثواب
 کی غرض سے نماز پڑھے تو اس کے اگلا گناہ بخش دیتے جائیں گے۔ چہیوں اس کے راوی ہیں۔ اور بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رمضان اور
 شب قدر میں قیام اور نماز پڑھنے کے بارہ میں مرفوع روایت کیا ہے۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي رَمَضَانَ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ وَفِي أَوَّلِ الْأَدْنَى
 أَشَدَّ وَكَانَ يَجْعَلُ لِنَفْسِهِ وَتَوْفِظَ أَهْلِهِ وَكَيْفَ مِزْدَةَ أَخُوهُ الْخَمْسَةَ شَدَّ الْإِذْرَ كِنَايَةً عَنْ اجْتِنَابِ الْإِسَاءِ وَعَنِ الْجِدْلِ
 وَالْأَجْهَادِ فِي الْعَمَلِ۔ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ رمضان میں (عبادت میں)
 اتنی کوشش اور محنت کرتے تھے کہ کسی اور مہینہ میں ایسی کوشش نہیں کرتے تھے اور اخیر کے دس و زمین تو سب سے زیادہ کوشش کرتے تھے اور
 آپ رات بھر جاگتے تھے اور اپنی گھر والوں کو جگا دیتے تھے اور نہ بند مضبوط باندھ لیتے تھے۔ پانچوں راوی ہیں سب بند مضبوط باندھنا
 ہے اس جانب کہ آپ عورتوں سے پرہیز کرتے تھے اور عبادت میں کوشش اور محنت فرماتے تھے۔

(۳) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي رَمَضَانَ فَخَشْتُ فَمَتُّ إِلَى جَنْبِهِ فَجَاءَ رَجُلٌ أَخُو قَتَامٍ
 أَبْصَحَ كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا أَحْسَسْنَا خَلْفًا جَعَلَ يَتَوَضَّعُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ دَخَلَ فَصَلَّيْ صَلَاةً لَا يَصِلُهَا عَدَنَانَا فَقُلْنَا
 لَهُ جِئْنَا أَصْبَحْنَا أَطْفَلَتْ لَنَا اللَّيْلَةُ قَالَ لَكُمْ ذَلِكُ الَّذِي تَكَلَّمْتُمْ عَلَى مَا صَنَعْتُ أَخُوهُ مُسْلِمٌ الْقَوْلُ لَا اسْرُكُمُ فِي الْعَمَلِ
 تَحْقِيقًا۔ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں نماز پڑھتے تھے تو (ایک رات کو) میں
 آپ کے پہلو سے کھڑا ہو گیا پھر ایک دوسرے شخص آیا اور وہ بھی (آپ کے ساتھ) کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ ہماری ایک جماعت ہو گئی تو جب کچھ محسوس
 اور معلوم ہوا کہ ہم لوگ آپ کو پیچھے ہیں تو آپ نماز میں جلدی کرنے لگے پھر جلدی سے نماز پڑھ کر آپ نہ تشریف لے گئے پھر آپ نے دوبارہ
 ایسی نماز پڑھی جیسی پہلے سے سانسے نہیں بیٹھی تھی۔ جب صبح ہوئی تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ کیا رات کو آپ کھانا پیچھا
 گئے کہ ہم پیچھے رہیں، آپ نے فرمایا کہ ہاں یہی تو میرے اس فعل کا باعث ہوا جو میں نے کیا دینے جلدی نماز پڑھ کر سیدہ ہارندہ چلا
 گیا اسلم اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاتَهُ صَلَاةً نَاسٌ يَكُونُونَ صَلَاتِهِ مِنَ الْقَائِلَةِ
 فَكَذَرُوا أَلْتَمَاجُ مَعْوَارِ مِنَ اللَّيْلِ النَّالِيَةِ فَكَمْ يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ فَلَمَّا أَصْبَحُوا قَالَ قَدْ زَايْتُ صَدِيقَكُمْ فَكَمْ يَمْنَعُكُمْ مِنَ الْخُتُوبِ وَالْإِذَا
 لَا إِلَهَ إِلَّا خَشِيتُ أَنْ تَقْرَأَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ أَخْرَجَهُ السُّنَّةُ الْإِسْلَامِيَّةُ۔ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
 ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک شب) مسجد میں نماز (تراویح) پڑھی تو آپ کے ساتھ چند اشخاص نے نماز
 پڑھی پھر دوسری شب کو آپ نے نماز پڑھی تو لوگ بکثرت آپ کے ساتھ شریک ہو گئے پھر تیسری شب کو تو لوگ بہت ہی کثرت کرنا
 جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد نہیں ہوئے جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری حالت اور حرکت
 دیکھی کہ تم سب جمع ہو لیکن میرے نکلنے میں بجز اسکے کوئی اور سبب نفع نہ ہوا کہ میں ڈر گیا کہ کہیں تمہیں (نماز تراویح) فرض
 ہو جائے (اور یہ نہ ادا کر سکو) اور یہ رمضان کا واقعہ ہے۔ بخاری ترمذی کے چہیوں اس کے راوی ہیں۔

۱۱۔ راستہ سے لوگ کثرت شریک ہو گئے ۱۲۔ جلدی جلدی پڑھنے لگے ۱۳۔ منہ بولی نماز پڑھی اور ہمارا منہ بولی پڑھی ہوتی ۱۴۔

الْبَابُ الثَّانِي فِي التَّوَكُّلِ الْمَقْرُونِ بِالسَّابِقِ فِيهِ اَكْبَرُ فُضُولِ

الفصل الأول في الكسوف

پہلی فصل

گنہگار کی نماز کے بیان میں۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَطَاعُوا أَمْرَهُ ثُمَّ دَعَا فَنَزَلَ رَأْسَهُ فَاكْطَأَ الْفِرَاقَةُ وَهِيَ ذُوْنُ فِرَاقَةٍ أَكْبَدُ الْأَوَّلَى ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَاعُوا الرُّكُوعَ وَهُوَ ذُوْنُ رُكُوعٍ أَحْوَجُ الْأَوَّلِ ثُمَّ دَعَا رَأْسَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَةً ثَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرُّكُوعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَحَلَّى الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْتَسِفَانِ لِنُبُوتِ أَحَدٍ وَلَا لِخُبُوبِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى يُرِيهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُ ذَلِكَ فَأَفْرِغُوا إِلَى الصَّلَاةِ أَخْوَجُهُ السَّبْعَةُ ترجمہ عاشرہ مرتب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سوچ گھن ہوا تھا آپ کھڑے ہو اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ بڑی لمبی قرأت پڑھی یہ آپ نے رکوع کیا اور بڑا لمبا رکوع کیا یہ آپ نے رکوع سے سر اٹھا یا یہ آپ نے بڑی لمبی قرأت پڑھی لیکن یہ قرأت پر نسبت پہلی قرأت کو کم بتی یہ آپ نے رکوع کیا اور بڑا لمبا رکوع کیا لیکن یہ رکوع بہ نسبت پہلے رکوع کے کم تھا یہ آپ نے رکوع سے سر اٹھا یا یہ آپ نے دو سجود کیے یہ آپ کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی آپ نے ایسا ہی کیا (جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا) اسکے بعد آپ نے سلام پیرا اور افتاب صاف ہو چکا تھا یہ آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ پڑھ کر سنایا اور آپ نے فرمایا کہ سوچ اور جاننا کہیں کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں ہوتا لیکن یہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنکو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو تمنا تاکہ جس جب تم ایسا دیکھو تو نماز کی طرف چپٹو اور دوڑو۔ چپیوں اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثاني في الاستسقاء

دوسری فصل

نماز استسقاء کے بیان میں۔

(۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَتْ النَّاسَ سَنَةٌ فَمَيَّنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطِبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ

[illegible]

أَعْرَابٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْكَ الْمَالُ وَضَاعَ الْيَمَالُ فَادْعُنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَزَلِي فِي
 السَّمَاءِ فَزَعَهُ قَوْلُ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهُمَا حَتَّى نَارَ السَّحَابِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ كُنَّ
 مِنْ عِلَالِ الْمُنَافِرِ حَتَّى رَأَيْتُ السَّحَابَ تَحْتَا دُرْعَنٍ مُجَبَّتَةٍ فَمُطَرٌ يَأْتِي مِنَّا ذَلِكَ وَمِنْ الْغَدَاةِ
 مِنْ بَعْدِ الْغَدَاةِ وَالَّذِي يَكُونُ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْآخِرَةِ فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ خَلِيفَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ تَهْجُرُكُمْ أَيْسَاءُ وَخَيْرُ الْمَالِ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا تَحْلِكْ بَيْنَنَا
 لِيُسَيِّرَ بَيْنَهُ إِلَى نَاحِيَةِ مَنْ السَّحَابِ لَا تَفْرَجَتْ فِي رِوَايَةِ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا تَحْلِكْ بَيْنَنَا اللَّهُمَّ
 عَلَى الْأَكَامِ وَالصَّرَافِ وَطُغْيُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ خَالَ فَالْفَلَكُتُ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّجَرِ
 أَخْرَجَ السُّنَّةُ الْأَرْبَعُ كَقَوْلِهِ يَا تَحْيِيكَ قِطْعَةً مِّنَ الْخَيْمِ وَالْجَمْعُ قُزْعٌ - ترجمہ
 انس رضی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگ خشک سالی میں مبتلا ہوئے تو ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے ہو کہ ایک بیانی شخص نے کہہ کرے ہو کہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مال برباد ہو گئے اور بال بچے
 ضائع ہو گئے تو آپ ہمارے واسطے دعا کیجیے تو آپ نے دو نو ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے اور آسمان میں ہمراہ کا کوا
 کوا ابھی نہیں دیکھتے تھے تو قسم ہے اُس ذات کی جس کے اختیار میں میری جان ہے کہ ہنوز آپ نے دو نو ہاتھ نہیں کہہ کرے کہ
 ابھی پہاڑ کی طرح آسمان میں پھیل گیا ہے ہنوز آپ منبر پر سے نہیں اترے ہو کہ میں نے دیکھا کہ اسے آپ کی ڈاڑھی مبارک پر
 بوندیں پڑ رہی ہیں غرض کہ اُس دن تمام روز بانی برستارا اور دوسرے روز بھی بانی برستارا اور تیسرے روز بھی
 بانی برستارا حتیٰ کہ دوسرے جمعہ تک پانی برستار ہی رہا پھر وہی دیکھا کہ شخص یا کوئی اور شخص کہہ رہا ہوا اور عرض کیا کہ
 یا رسول اللہ مکانات گر گئے اور مال ڈوب گئے تو آپ ہمارے لیے دعا کیجیے تو آپ نے دو نو ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے اور کہنے
 لگے یا اللہ ہمارے اطراف میں برسا اور ہم پرست برسا پس آ پنا ہر دست مبارک سے ابر کی جس جانب اشارہ فرماتے تھے اُس
 جانب سے پھٹ جاتا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے دعا کی کہ یا اللہ ہمارے اطراف پر برسا اور ہم پرست برسا۔
 یا اللہ ٹیلوں اور بلند یوں اور نالوں اور درخت کے گٹے کی جگہوں پر برسا راوی کا بیان ہے کہ بالکل صاف ہو گیا اور ہم
 دیوبند میں ابس چلے بھر تریزی کے چیلوں کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَتْ رَبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْكَ فَاسْمُ غَوَاطِرِ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِذِكْرِ قَوْمِهِ لَهُ فِي
 الْمَصَلِيِّ وَوَعَدَ النَّاسَ بِوَمَآ تَجُوزُونَ فِيهِ قَالَتْ فَخَرَجَ حِينَ بَكَرَ أَحَابِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَكَبَّرَ وَحَمْدُ
 اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ سَبَّحْتُمْ جَدَّ بَدِيَّارِكُمْ وَأَسْلَيْتُمْ خَارِ الْمَطَرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ رَمَانٍ عَفَاكُمْ وَقَدْ أَمَرَ
 اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ كَمَا أَنَّ يَسْخَبُ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
 مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَخَيْرُ الْفُقَرَاءِ
 أَنْزَلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا نَزَلَتْ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاءً عَالِي حِينَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى بَكَرَ أَبْيَاحُ بَطْنِ
 ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَحَوَّلَ رِجَاءَهُ وَهُوَ رَافِعُ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلَّى لِكُلِّكُمْ
 فَأَنْشَأَ اللَّهُ تَعَالَى سَحَابًا فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى فَلَمَّا بَاتَ مُسَجِدُكَ حَتَّى
 سَأَلَتِ السُّبُحُ فَلَمَّا نَالَى سُرْعَةً ثُمَّ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى حَتَّى بَكَرَ تَوَاحِدُهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ - ترجمہ
 عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ لوگوں نے

(۱۷) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الصُّبْرِ إِذَا صَلَّيْنَا لَوْ قُتِلَتْهَا
أَخْرَجَ مَالِكٌ وَالتَّحَارِي فِي تَرْجُمَةِ بَابِ بَعْدَ إِسْنَادِهِ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّي إِلَّا طَاهِرًا وَلَا يَمْلَأُ
عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا وَيُزْفَعُ بِدَيْهِ - تَرْجُمَةُ نَافِعٍ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن عمر
ماکان سکے راوی ہیں۔ اور بخاری نے ترجمہ باب میں بغیر اسناد کے بیان کیا ہے کہ ابن عمر نماز (جنازہ) بغیر
طہارت کو نہیں پڑھتے تھے اور نہ نماز جنازہ طلوع آفتاب کے وقت پڑھتے تھے نہ غروب آفتاب کے وقت اور
(تجذیب کے وقت) دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔

(۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنَّهَا لَمَّا مَاتَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ إِذْ دَخَلُوا الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ
فَأَذْكُرُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَبِيَّ النَّاسِ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِي بَيْنَمَا فِي
الْمَسْجِدِ مُسَبِّلٌ وَقَدْ أَخْبَرَنَا خُزَيْمَةُ بْنُ الْكَلْبِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَ ابْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَمَا اسْتَقَالَ بَعْدَ
تَوَضُّعِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَمَا بِكَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي جَنَازَةِ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي جَنَازَةِ ابْنِ عُمَرَ
كَهَذَا قَوْلُ كُنَا بَشِيرٍ كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي جَنَازَةِ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي جَنَازَةِ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي جَنَازَةِ ابْنِ عُمَرَ
دو نوں پیر سہیل اور ان کے بیانی کے جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھی بجز بخاری کو چھوٹیوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْمَسْجِدِ أَخْرَجَ مَالِكٌ تَرْجُمَةُ ابْنِ عُمَرَ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت
عمرؓ کے جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھی گئی۔ مالک اس کو راوی ہیں۔

(۲۰) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى حَنَافَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَكَّ
لَهُ فِي شِعْثَةٍ فَلَا يَمُوتُ عَلَيْهَا خُزَيْمَةُ بْنُ الْكَلْبِ تَرْجُمَةُ ابْنِ عُمَرَ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھے اس کے لیے کچھ (ثواب) نہیں ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ اس پر کچھ (گناہ) نہیں ہے
ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲۱) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى حَنَافَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَكَّ
عَنْهَا فَقَالَ لَوْ مَا أَتَتْ فَقَالَ لَوْ مَا أَتَتْ فَقَالَ لَوْ مَا أَتَتْ فَقَالَ لَوْ مَا أَتَتْ فَقَالَ لَوْ مَا أَتَتْ فَقَالَ لَوْ مَا أَتَتْ فَقَالَ لَوْ مَا أَتَتْ
فَلَوْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ
يَصَلُّونَ عَلَيْهِمْ أَخْرَجَ ابْنُ عُمَرَ وَالْفُطْرُ الْمُسْلِمِينَ وَالْأَزِيدَانِ الْأَعْلَامُ - تَرْجُمَةُ ابْنِ عُمَرَ سے روایت
ہے کہ ایک کالی عورت مسجد کی خدمت کیا کرتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو نہ پایا تو آپ نے اس کی کیفیت
دریافت فرمائی تو لوگوں نے عرض کیا کہ وہ مر گئی تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھے کیوں اطلاع نہیں دی تو بایک لوگوں
نے اس کی موت کو حقیر سمجھا (اور آپ کو اطلاع نہ دی) تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر بتاؤ لوگوں نے اس کی قبر آپ کو
بتلائی تو آپ نے اس کی قبر پر نماز (جنازہ) پڑھی پھر آپ نے فرمایا کہ یہ قبریں قبر والوں پر اندھیر سے ہی مہولی ہیں
اور خدا تعالیٰ انہیں سب سے ناز پڑھنے کی وجہ سے ان کے لیے قبر کو سنورا اور روشن کر دیتا ہے یہ سنیں اور ابوداؤد
اسکے راوی ہیں اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

۱۰ کہ نماز جنازہ مسجد میں کیوں کر ہو سکتی ہے ۱۱ جہاں وغیرہ دینی ہی ۱۲ اللہم اغفر لکاتبہ ولین سبی فیہ واللہ بہم

(۲۸) **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَتَلَ نَفْسًا فَكَلِمَتُكَ عَلَيْكَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالزُّمَرِيُّ وَالشَّيْخَانِيُّ -** ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے جنازہ آیا جس نے خود کو کئی تہی تو آپ کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھی۔ نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۲۹) **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ نُصِلَ عَلَيْهِ أَمْرٌ مِنَ السُّلَاطِ يَبْتَغُونَ مَا كُنْهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالزُّمَرِيُّ وَالشَّيْخَانِيُّ -** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مرد پر مسلمانوں کا ایک نہ نماز پڑھے جب تک کہ اس کو موت نہ پہنچے ہو اور وہ سب اس کی شفاعت کریں (مغفرت کی دعا کریں) تو ضرور اس کے بارہ میں ان کی شفاعت قبول ہوگی (یعنی اس کی مغفرت ہو جائیگی)۔ نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۳۰) **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَائِزِهِمْ أَوْ يُؤْتُونَ رَجُلًا لَا يَشْفَعُ لَهُ إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَتَرْجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَتَرْجَمَهُ ابْنُ سِنَاءٍ -** ترجمہ سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مسلمان شخص مر جائے اور اس کے جنازہ کی نماز ایسی جا لیس شخص پڑھیں جو خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرتے ہوں (پوسے مسلمان ہوں) تو خدا تعالیٰ اس کے حق میں ضرور ان کی شفاعت کو قبول فرماتا ہے۔ نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۳۱) **وَعَنْ مَالِكِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ مَصْلُوحَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أُخْرِجَ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقْبَلَ أَهْلَ الْجَنَائِزِ فَعَزَّاهُمْ ثَلَاثَ مَصْلُوحَاتٍ لِهَذَا الْحَدِيثِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالزُّمَرِيُّ -** ترجمہ مالک بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور اس کے جنازہ کی نماز مسلمانوں کی تین صفیں پڑھیں تو ضرور اس کے لیے (جنت) واجب و ضروری ہو جائیگی۔ تو مالک (راوی) جب اہل جنازہ کو ملے جہتے تھے تو ان کو اسی حدیث کو جو جب تین صفوں پر تقسیم کر دیتے تھے۔ ابو داؤد۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

الفصل الرابع في صلوات متفرقة

چوتھی فصل -
متفرق نمازوں کے بیان

تحية المسجد

نماز تحیۃ المسجد کا بیان -

(۱) **عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُصَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِيُّ -** ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص مسجد میں آئے اس کو دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے چنانچہ اس کے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنْ صَلَاةٍ أَرَادَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِيهِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ مَرْدَةً جَنَّتِي هُوَ جَاءَهُ ۝ اللَّهُمَّ غُفِرَ لَكَ ابْنُ سِنَاءٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ -** ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد مسجد میں آتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

[illegible]

صَلَوَاتُكَ الْكَامِلَاتُ

نہایت شیعہ کا بیان

[illegible]

جلسہ الثانی آخری۔ ابو داؤد۔ ترجمہ کعب بن مالک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لائے تو پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے تھے پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھتے تھے ابو داؤد اسکے راوی ہیں

صلوۃ الاستخارۃ

نماز استخارہ کا بیان۔

۱) عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارۃ في الأمور كلها كما يعلمنا السورۃ من القرآن يقول إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل اللهم اني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسألك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال عايلي أم لا فادع لي به وبيّره لي وسهّله لي ثم بارك لي فيه اللهم ان كنت تعلم ان هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال عايلي فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به قال وليست بي حاجة أخرجه الخمسة إلا مسلماً ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی امور میں استخارہ سکھاتے تھے طرح کہ آپ سکھو قرآن کی سورہ سکھاتے تھے اور آپ سکھاتے تھے کہ جب تم میں کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو سکھو دو رکعت نماز بخیر فرمیں پڑھنی چاہیے پھر یہ دعا کرکے چاہیے اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرك بقدرتك واسألك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال عايلي أم لا فادع لي به وبيّره لي وسهّله لي ثم بارك لي فيه اللهم ان كنت تعلم ان هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال عايلي فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به۔ (اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کی برکت و خیر اور پہلائی مانگتا ہوں اور تیری قدرت کی برکت و تحسین و قدرت طلب کرتا ہوں اور مانگتا ہوں میں تیرے بڑے فضل سے اس لیے کہ تو قدرت والا ہو اور میں قدرت نہیں کہتا اور تو جانتا ہو اور میں جانتا ہوں اور تو غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے لیے بخیر اور بہتر ہے تو تو اس کام پر مجھ کو قدرت عطا فرما اور میرے لیے اس کام کو آسان کر دے پھر تیرے لیے اس میں تو برکت عطا فرما۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے لیے خیر ہے دین اور دنیا اور انجام کار میں مضر اور برے ہے یا اپنے فرمایا کہ اس کام کا نتیجہ فی الحال بالآخر خیر ہے میرا نقصان نہ ہو تو تو اس کام کو مجھ سے دور کر دے اور مجھ کو اس کام سے دور کر دے اور مجھے پہلائی پر قدرت دے جہاں کہیں ہو پھر اس کو مجھ کو خوش و خرم کر دے، اور اپنے فرمایا کہ اپنی حاجت اور کام کا نام لیوے بخیر مسلم کے ہاتھوں اسکے راوی ہیں۔

صلوۃ الحاجۃ

نماز حاجت کا بیان۔

۱) اس موقع پر کلام کا نام لینا چاہیے جیسا کہ آخر حدیث میں مذکور ہے ۱۱ اللہم اغفر لکاتبہ لمن سأل فی حقہ اللہم

تاریخ الخلفاء

مصنف علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ

جسمیں

خلفاء راشدین و دیگر خلفاء بنو امیہ بنو عباس وغیرہ کا حالات ۹۰۳ ہجری تک مندرج ہیں

یہ تو مشہور ہے کہ فیصلہ الاولین عہدہ الخیرین یعنی تقذین کے دوستان متاخرین کے حق میں عبرت اور نیکو مال میں تامل کر کے اصلاح اعمال پر توجہ کرنے کے لیے کافی سامان ہیں۔ اسکے علاوہ علم تاریخ میں ایک خاص حال چسپی ایسی ہوتی ہے کہ انسان کو دل بہلانے اور غم غلط کرنے کے لیے اس سے بہتر ذریعہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ... بہوم و کروب میں ناولوں اور فرضی داستانوں کی ایسی گرم بازاری ہے جسکی حد نہیں۔ اور قوم غمزہ وہ انہیں ترشیدہ کہانیوں سے اپنے خزشیدہ دلوں کی مرہم بناتے ہیں۔ اسیو اسطر بہت سے مصلحین قوم نے عوام میں واقعات تاریخی پھیلانے کے لیے تاریخی ناول لکھے۔ بلکہ فسانے اس ڈھنگ پر تصنیف کیے کہ ان میں عقائد اسلامی، آداب معاشرت، اخلاق حمیدہ، تدبیر منزل اصول تمدن بھی آجائیں (جزاہم اللہ) مگر مشکل یہ ہے کہ انسانے آخر افسانے میں۔ پڑھنے والا ان کو فرضی اور من گھڑت سمجھتا ہے۔ اسی لیے مقصود اصلی بالکل ضائع ہو جاتا ہے۔ تاریخی واقعات تو ایک طرف عقائد کو بھی وہ فرضی ڈھنگ سے سمجھنے لگتا ہے۔ (معاذ اللہ) اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں بجا و نفع کے نقصان حاصل ہوتا ہے۔ اسی لیے مطبع صدیقی لاہور نے جسکا فرض منصبی ہمیشہ سے براہِ ان اہل اسلام کو دینی نقصانوں سے بچانا اور دینی فوائد کے اسباب کا بہم پہنچانا ہے۔ ایک ایسی کتاب تلاش کی جس میں دل چسپی بھی بدرجہ کمال ہو اور دینی فوائد سے مالا مال ہو اور صحیح صحیح واقعات زمانہ گذشتہ کے اسیں درج ہوں اور اسکے مطالعہ سے مسلمانوں کو اپنی دینی دنیاوی حالت موجودہ کا اپنے اسلاف کرام کی ترقیات و روزنوں سے موازنہ کر کے تنبہ ہو اور اپنی موجودہ پستی کی علت پر آگاہی حاصل کر کے اپنی اصلاح کی طرف توجہ ہو۔ یعنی تاریخ الخلفاء مصنفہ علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جنکے نام نامی اور علم و تقویٰ سے ہر کس و ناکس واقف ہے۔ بس یہی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جس میں یہ سب باتیں موجود ہوں کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کتاب

[illegible]

(۱۰) و عن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر معہ ابی بکر بنی الاثیر من امور المسلمین و انامہما اوجہ اللذان ینسب الیہ۔ ترجمہ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کے ساتھ مسلمانوں کو بعض امور میں رات کو گشت فرماتے تھے اور یہی اُن دونوں کے ساتھ رہتا تھا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(١١) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ خُرَاعَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْتَنِي صَلَّيْتُ نَاسْتَرْجِحُ
فَكَأَنَّهُمْ عَانُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَمْ تَقْرَأِ الصَّلَاةَ يَا بِلَالُ وَارْحَنِيهَا وَ
فِي رِوَايَةٍ لِّعَلِيِّ مُنْصًّى نَاسْتَرْجِحُ قَالَ فَأَنْكَرُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَمْ تَقْرَأِ بِلَالُ
فَارْحَنِيهَا يَعْنِي الصَّلَاةَ - آخِرُهَا أَبُو دَاوُدَ وَمَعْنَى رَحْنِهَا أَيْ لَسْتَرْجِحُ بِأَدْنَاهَا عَنْ شُغْلِ الْقَلْبِ بِهَا.

ترجمہ کسی خارجی شخص سے جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہو اور ایت ہو کہ انہوں نے کہا کہ کاش میں نماز پڑھ لیتا تو آرام لجاتا تو گوئیہ کو گونٹا کہ اس نے کوئی بیوقوف خیال کیا تو اس شخص نے کہا کہ میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ لے بلال نماز کی تکبیر کہو بھگو نماز سے آرام دو اور ایک وایت میں ہو کہ کسی شخص نے کہا کہ کاش میں نماز پڑھ لوں تو آرام پاؤں راوی کا بیان ہے کہ ان کی یہ بات کو گون کو ناگوار ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ لے بلال اٹھو اور بھگو نماز سے آرام دو۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں ارحضائہا کے معنی ہیں کہ نماز کو ادا کر کے آرام پائیں اس تعلق سے جو دل کو نماز کی طرف لگا ہوا ہے۔

خاترا الطبع۔

الحمد لله الذي جعل هذا الكتاب مستطاباً لنحو القرآن الكريم مترجم سہول اور اس کی چوٹی پانچویں جلد ہی زیر طبع ہر افشا
اسد تعالیٰ عنقریب علی طبع سے آراستہ ہو کر بدینہ ناظرین ہوگی۔ فقط والسلام علی خیر العالمین۔

۱۵ کہ ناکہ کو تکلیف سمجھتا ہے کہ اس کے پڑھنے کے بعد آرام لے جاتا ہے ۱۷ ۵۲ یعنی نماز پڑھنے کے بعد اطمینان اور بے لکڑی ہو جائے ۱۲ ۵۳ اعوذ بامسئد الشیطان الرجیم ۱۲ اللہم غفر لکاتبہ و لمن فی غیثہ و لوالدہ ۱۲ اللہم ارحم الراحمین آمین

میں صرف خلفائے اسلام رحمہم اللہ کا ذکر کیا ہے۔ اول الخلفاء افضل الخلق بعد الانبیاء حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیکر اپنے زمانہ کے خلیفہ المتوکل علی اللہ ابو العزیز جبکا انتقال ہوا
میں ہوا) ہر خلیفہ کے حالات علیحدہ علیحدہ ترتیب وار لکھے۔ اور ہر ایک کی کشور کشائی و ملک گیری و
رعیت پروری و عدل گستری و اخلاق و عادات و جو و وسخا اور علم و ہنر کا دوست
ہونا وغیرہ حالات مفصل لکھ دیے۔ اور ہر خلیفہ کے عہد خلافت میں جو جو واقعات عجیبہ و حادثات
غریبہ ہوئے۔ سب کو بقیہ سنہ و سال لکھ دیا اور ہر ایک خلیفہ کے زمانہ میں جو جو ائمہ و فضلاء
اور کسی فن کے نامی لوگ ہوئے۔ سب کا زمانہ وفات درج کر دیا۔ اور جس جس خلیفہ نے جو جو حدیث
نبی کریم علیہ السلام سے روایت کی ہیں۔ ان کو بھی باسناد لکھا۔ اور خلفاء میں سے جو جو شاہ
ہوئے ہیں ان کے اشعار بھی لکھ دیے۔ غرض یہی ایک ایسی کتاب تھی جو اہل اسلام کے ہر گروہ
کے کام کی تھی۔ امرا و حکام اسکے مطالعہ سے فیضیاب ہو سکتے ہیں فقہاء و محدثین کی ہیں
ہمچپی ہے اہل ادب و ارباب انشاء اس سے لطف اٹھا سکتے ہیں۔ غزبا و مساکین کی اس سے
تشی و تسکین ہے تجار و اہل حرفہ کی اس میں ہدایت ہے۔ مقررین سلاطین اس سے
سلیقہ سیکھ سکتے ہیں۔ غرض کوئی فرد بشر اس کتاب مستطاب سے مستغنی نہیں۔ مگر ان سب
خوبیوں کے ساتھ ایک مشکوک تھی کہ کتاب عربی زبان میں تھی اور جمہور اہل ملک اسکے استفادہ سے
عاجز تھے۔ اسلئے مطبع نے بصرف زر کثیر و انفاق مبلغ خیر اسکا ترجمہ اردو کر کر شائع کیا اور
باوجود کہ لاگت اس پر بہت آگئی ہے۔ مگر اخیال سے کہ ہر کوئی اسکو خرید سکے۔ قیمت نہایت و جہی رکھی
گئی ہے یعنی فی جلد صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

اس کتاب کی جامعیت اور ضخامت اور خوبیاں دیکھنے سے تلقی رکھتی ہیں۔ پس اب ناظرین انگلیں سے ہدیت
کہ اس کتاب ہر اس صدق و صواب کی حیداری میں تامل نہ کر گئے اور اپنے دوستوں و متعلقین کو اسکے خریدنے
کی ترغیب و تحریک دے کر ثواب ہونگے۔ وَمَا عَلَيْكَ مَالًا لَّا يَكْفِيكَهُ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَمَّ اَمْرًا ۝

عمیرت بن عبد العزیز کا پہلا

زمانہ سلف سے آج تک مسلمانوں کے کل فرقے خواہ وہ سنت جماعت ہوں یا شیعہ و خوارج وغیرہ
امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز کی مدح میں رطب اللسان رہے۔ کیوں نہ ہو خلفائے اربعہ رضی اللہ
عنہم کے بعد کوئی شخص اس شان کا جو اعلیٰ رتبہ کا بادشاہ اور انتہا درجہ کا عابد۔ زائد متقی۔ پارسا۔ مزید بڑا
مجدد بھی ہو نہیں پایا گیا۔ جن دیندار مسلمانوں نے ترجمہ اردو تاریخ الخلفاء کے مطالعہ سے لطف اٹھایا ہے وہ
ضرور اس سچی سیرت کو ہی خرید گئے۔ ہمارے مطبع صدیقی لاہور میں موجود ہے قیمت ۸ روپے

الحشتہم عہد کحی و عہد اسلام مالکان مطبع صدیقی لاہور محلہ سادہواں